e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 73 Friday , December 13 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۷۳) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۳-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۰/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

حکومت کو ہٹ دھرمی چھوڑ کر کسانوں سے بات کرنی چاہئے: ہڈا

چنڈی گڑھ، 12 دسمبر (یو این آئی) ہریانہ کے سابق وزیر اعلی بھوپیندر سنگھ ہڈا نے جمعرات کو کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ کر کسانوں سے بات کرنی چاہئے اور کسان لیڈر جگجیت سنگھ ڈلیوال کی بھوک ہڑتال کو ختم کرنا چاہئے، 16 دن سے ہڑتال پر ہیں اسے ختم کرائی جائے کیونکہ اس کی صحت مسلسل خراب ہو رہی ہے۔ مسٹر ہڈا اپنی چنڈی گڑھ کی رہائش گاہ پر صحافیوں کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسان کوئی نیا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں، وہ حکومت کو اس کا وعدہ یاد دلا رہے ہیں۔ یہ وہی وعدہ ہے جو حکومت نے کسانوں کی تحریک ختم کرتے وقت کسانوں سے کیا تھا۔ کسان چاہتے ہیں کہ انہیں کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت دی جائے اور یہ مطالبہ پوری طرح سے جائز ہے۔

ممتابنرجی نے ایک ملک، ایک انتخابات کو جمہوریت مخالف قرار دیا

کولکاتا، 12 دسمبر (یو این آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے جمعرات کو مرکزی کابینہ کی جانب سے ایک ملک، ایک انتخابات بل کی منظوری دینے کے بعد مرکزی حکومت پر حملہ کیا اور اس بل کو جمہوریت مخالف قرار دیتے ہوئے کہا کہ ماہرین اور اپوزیشن رہنماؤں کی جانب سے ظاہر کی گئی تشویش کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ محترمہ بنرجی نے اپنے سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا، "مرکزی کابینہ نے ماہرین اور اپوزیشن رہنماؤں کی طرف سے ظاہر کی گئی تشویش کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر آئینی اور جمہوریت مخالف ایک ملک، ایک انتخابات بل کو منظور کیا ہے۔ یہ کوئی سوچ سمجھ کر کیا گیا اصلاح نہیں ہے، بلکہ ہندوستان کے جمہوری نظام اور وفاقی ڈھانچے کو کمزور کرنے کے لیے ایک آمریت پسند اصول کو مسلط کرنے کی کوشش ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "ہمارے ارکان پارلیمنٹ اس ظالمانہ قانون کے خلاف پورے زور سے احتجاج کریں گے۔

عبادت گاہ قانون:
مندر-مسجد تنازعہ سے متعلق کوئی مقدمہ درج نہیں ہوگا
4 ہفتوں میں جواب داخل کرے مرکز: سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ میں آج (12 دسمبر 2024) کو عبادت گاہ قانون (پلیسز آف ورشپ ایکٹ) پر سماعت ہوئی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے کہا کہ عدالت اس معاملے کی سماعت کرے گی لیکن اگلی سماعت تک نئے مقدمات پر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ عدالت نے واضح کیا کہ نئے مقدمات دائر ہو سکتے ہیں لیکن عدالت ان پر کوئی سماعت یا کارروائی نہیں کرے گی۔ دریں اثنا، مرکزی حکومت کو ہدایت دی گئی کہ وہ چار ہفتوں کے اندر عدالت میں تمام زیر التوا درخواستوں پر اپنا جواب داخل کرے۔ چیف جسٹس نے استفسار کیا کہ کتنے مقدمات ابھی زیر التوا ہیں، جن میں متھرا اور گیانواپی کے مقدمات بھی شامل ہیں۔ سماعت کے دوران چند وکلاء نے مختلف عدالتوں کی جانب سے دیے گئے سروے کے احکامات پر اعتراض ظاہر کیا لیکن سپریم کورٹ نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ایک وکیل نے عدالت کو بتایا کہ اس وقت 10 مذہبی مقامات سے متعلق 18 مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر التوا ہیں۔ جسٹس کے وی وشواناتھن نے واضح کیا کہ اگر سپریم کورٹ میں کوئی معاملہ زیر سماعت ہے تو سول عدالتیں ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ چار ہفتوں میں مرکز جواب داخل کرے اور تمام فریقین کو ان جوابات پر اپنے اعتراضات جمع کرنے کے لیے وقت دیا جائے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے تجویز دی کہ ایک پورٹل یا کوئی ایسا نظام ترتیب دیا جائے جہاں تمام جوابات آسانی سے دیکھے جا سکیں۔ اس پر سالیسٹر جنرل نے کہا کہ گوگل ڈرائیو لنک جیسا کوئی پلیٹ فارم استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے تمام فریقین کو مزید چار ہفتوں کا وقت دیا تاکہ وہ اپنے جوابات جمع کر سکیں۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ جب تک یہ مقدمہ زیر سماعت ہے، ملک بھر میں ایسے نئے مقدمات پر ٹرائل کورٹ میں کوئی سماعت نہیں ہوگی۔ مقدمے دائر کیے جا سکتے ہیں، مگر ان پر کارروائی نہیں ہوگی۔ بھوجشالہ، گیانواپی اور سنبھل جیسے جاری مقدمات کی سماعت جاری رہے گی لیکن عدالت چار ہفتوں تک ان پر کوئی حکم جاری نہیں کرے گی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ وہ 1991 کے عبادت گاہ قانون کی آئینی حیثیت پر حتمی فیصلہ سنانے سے پہلے مرکز کا موقف جاننا چاہتا ہے۔ اس کے لیے مرکز کو چار ہفتوں میں اپنی رائے پیش کرنے کی ہدایت دی گئی۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے عدالت میں ایڈوکیٹ دشینت داوے اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں اور ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی موجود تھے۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ مرکز کے جوابی حلف نامے (counter affidavit) کی کاپی کسی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی جائے تاکہ کوئی بھی شخص اسے ڈاؤن لوڈ کر سکے۔ اس معاملے کی اصلی درخواست اشونی کمار اپادھیائے بنام یونین آف انڈیا کے عنوان سے 2020 میں دائر کی گئی تھی، جس میں سپریم کورٹ نے مارچ 2021 میں مرکز کو نوٹس جاری کیا تھا۔ آج کی سماعت میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے بھی ایک رٹ پٹیشن درج کی گئی جس میں 1991 کے ایکٹ کے مکمل نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کئی سیاسی جماعتوں نے اس قانون کے تحفظ کے لیے مداخلتی درخواستیں دائر کی ہیں، جن میں سی پی آئی (ایم)، انڈین یونین مسلم لیگ، ڈی ایم کے، آر جے ڈی ایم پی منوج جھا اور این سی پی (شرد پوار) کے ایم پی جیتیندر اوہاد شامل ہیں۔

’فرقہ واریت پھیلانے والوں پر روک لگے گی‘
سپریم کورٹ کے فیصلہ پر مولانا ارشد مدنی کا ردعمل

نئی دہلی: عبادت گاہ ایکٹ 1991 سے متعلق عرضی پر سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے جو آج حکم جاری کیا، اسے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے انتہائی اہم اور قابل قدر قرار دیا ہے۔ انھوں نے ایک بیان میں کہا کہ امید ہے اس فیصلے سے ملک میں فرقہ واریت اور بدامنی پھیلانے والوں پر روک لگے گی۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ یہ معاملہ حساس ہے، اس لیے عدالت اس پر اپنا حتمی فیصلہ سنائے گا، حالانکہ یہ عبوری فیصلہ بھی اپنے آپ میں بہت بڑا اور اہم ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ عدالت نے نہ صرف مسلم عبادت گاہوں کے سروے پر اگلے حکم تک روک لگادی ہے، بلکہ عدالتوں پر نئے معاملے درج کرنے اور سماعت کرنے پر بھی روک لگادی گئی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے کی آڑ میں وہاں جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے، اس سے صاف ہو گیا ہے کہ مساجد اور درگاہوں پر مندر ہونے کا دعویٰ کر کے اور ان کے سروے کے پس پشت فرقہ پرست عناصر ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس طرح وہ صدیوں پرانے امن اور اتحاد و بھائی چارہ کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وہ اہم وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کو عبادت گاہ ایکٹ 1991 کانٹے کی طرح چبھ رہا ہے اور وہ اسے کسی نہ کسی طرح سے رد کرنے کی خطرناک سازش کر رہے ہیں۔ اسی لیے 2022 میں اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی گئی جس کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مولانا مدنی کا کہنا ہے کہ "ہم نے بابری مسجد پر آئے فیصلے کو بھاری من سے قبول کیا تھا اور سوچا تھا کہ ملک میں کوئی مسجد۔مندر تنازعہ آئندہ پیدا نہیں ہوگا اور ملک میں امن و بھائی چارہ کا ماحول ہوگا، لیکن ہماری سوچ غلط ثابت ہوئی۔ آج ایک بار پھر ملک کی صورت حال کو بابری مسجد کی طرح دھماکہ خیز بنانے کی سازش کی جا رہی ہے۔ مولانا مدنی نے ساتھ ہی کہا کہ اگر ذیلی عدالتوں نے سنبھل معاملہ میں حکم جاری کرنے میں کوئی جلد بازی نہ کی ہوتی تو 5 بے قصور نوجوان کی جان بچ جاتی۔ انھوں نے مزید کہا کہ ذیلی عدالتوں کا رویہ اور طریقہ بہت مایوس کن تھا۔ آج بھی انتظامیہ اور مقامی پولیس وہاں کے لوگوں کے ساتھ بربریت والا سلوک کر رہی ہے۔

’غیر ملکی فنڈنگ‘ معاملہ میں مفتی خالد ندوی گرفتار
این آئی اے اور اے ٹی ایس کی مشترکہ ٹیم نے مارا چھاپہ

جھانسی۔ ملک و بیرونی ممالک کے طلبا کے لیے آن لائن کلاس چلانے والے مفتی خالد ندوی کی مدد سے اے ٹی ایس اور این آئی اے کی ٹیم غیر ملکی فنڈنگ کا سراغ تلاشنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں علی الصبح تقریباً 4 بجے این آئی اے اور اے ٹی ایس کی مشترکہ ٹیم نے جھانسی کوتوالی علاقے میں واقع سلیم باغ دتیا گیٹ کے رہنے والے مفتی خالد کے یہاں چھاپہ مارا جو بنیادی طور پر دینی تعلیم کی آن لائن اور آف لائن کلاس چلاتے ہیں۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی ٹیم کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس غیر ملکی فنڈنگ معاملہ میں اہم سراغ ہے۔ خالد ندوی کے گھر پر چھاپہ ماری سے قبل مرکزی تفتیشی ایجنسی کی ٹیم ان کے رشتہ دار صابر ندوی، جو کہ ریانہ میں چھوٹی مسجد کے رہنے والے ہیں، وہاں چھاپہ مارا۔ ٹیم نے وہاں پہنچ کر صابر سے بھی تقریباً ایک گھنٹہ تک پوچھ تاچھ کی۔ صابر ندوی کو پولیس کی تحویل میں چھوڑ کر تفتیشی ٹیم مفتی خالد کے گھر پہنچی۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی جب مفتی خالد ندوی کے گھر پہنچی تو ان سے طویل پوچھ تاچھ شروع کر دی۔ تفتیش کے دوران کسی کو بھی مفتی خالد سے ملنے نہیں دیا گیا جس کے بعد وہاں کی مسجد سے اس بارے میں اعلان کر دیا گیا۔ جب لوگوں کو اعلان کے ذریعہ واقعہ کا علم ہوا تو مفتی خالد کے گھر کے باہر ایک بڑی تعداد میں بھیڑ جمع ہو گئی۔ بھیڑ نے ہنگامہ کرتے ہوئے مفتی خالد کو تفتیشی ایجنسی ٹیم کی تحویل سے چھڑا لیا۔ حالانکہ ٹیم دوبارہ ان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ تفتیشی ٹیم مفتی خالد ندوی کو حراست میں لے کر ایس پی آفس پہنچی جہاں ایس پی سدھا سنگھ کی سربراہی میں این آئی اے اور پولیس کی ٹیم ان سے پوچھ تاچھ کر رہی ہے۔ معاملے کی سنگینی کے پیش نظر علاقے میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ مفتی خالد نے اس پورے معاملے کے بارے میں کہا کہ "رات کے تقریباً تین بجے این آئی اے دہلی کے لوگوں نے میرے دروازے پر دستک دی۔ انہوں نے پورے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی لیکن انہیں کچھ بھی نہیں ملا۔ انہیں جو بھی کتابیں مشکوک لگیں انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔ تفتیشی ٹیم پاسپورٹ اور سعودی عرب کا پرانا ویزا جیسے دستاویز بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ انہوں نے میرے فون کی جانچ کی اور میرے واٹس ایپ رابطوں اور گروپس کے بارے میں بھی پوچھ تاچھ کی۔ ٹیم نے محمد الیاس گھمن کے بارے میں بھی پوچھا۔ میں ایک آن لائن اسلامک کوچنگ سینٹر چلاتا ہوں جہاں میں ہندوستانی اور این آر آئی طلباء کو تعلیم دیتا ہوں۔ تفتیشی ٹیم نے میرے بینک اسٹیٹمنٹس بھی چیک کیے۔"

راجیہ سبھا: کرن رجیجو کے خلاف خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس پیش

نئی دہلی۔ راجیہ سبھا میں اجلاس کے دوران جاری ہنگامہ آرائی کے درمیان پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو کے خلاف ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ ساگریکا گھوس نے خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس پیش کیا ہے۔ ایوان بالا میں اپوزیشن لیڈران کے خلاف مبینہ ہتک آمیز تبصرہ کرنے کے معاملے میں یہ خصوصی استحقاق کی تحریک پیش کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس خصوصی استحقاق کی تحریک کو 60 اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کی حمایت ملی ہے اور ان سبھی نے اس نوٹس پر اپنا دستخط کیا ہے۔ اس معاملے میں ترنمول کانگریس رکن پارلیمنٹ ساگریکا گھوس کا کہنا ہے کہ "کل ایوان میں اپوزیشن کو خطاب کرتے ہوئے کرن رجیجو نے کہا کہ آپ سبھی اس ایوان میں رہنے کے اہل نہیں ہیں۔ پارلیمانی امور کے وزیر کو پارلیمنٹ بہتر طریقے سے چلانے پر توجہ دینی چاہیے، لیکن وہ اس کی جگہ بار بار اپوزیشن کی بے عزتی کر رہے ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "کرن رجیجو نے اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کی بے عزتی کی ہے اور پارلیمنٹ کے اندر و باہر دونوں جگہ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے خلاف ذاتی حملہ کیا۔ یہ پوری طرح سے نامناسب ہے اور وہ اپنے عہدہ کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔" واضح رہے کہ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے راجیہ سبھا چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے خلاف گزشتہ روز تحریک عدم اعتماد پیش کیا تھا۔

’ایک ملک، ایک انتخاب‘ بل کو مودی کابینہ کی ملی منظوری
پارلیمنٹ میں جلد ہوسکتا ہے پیش

نئی دہلی۔ مرکزی کابینہ ’ایک ملک، ایک انتخاب‘ پر بی رامناتھ کووند کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کر چکی ہے، حکومت چاہتی ہے کہ اس بل پر عام اتفاق بنے اور سبھی فریقین سے وسیع تبادلہ خیال ہو۔ جیسا کہ امید کی جا رہی تھی، ’ایک ملک، ایک انتخاب‘ بل کو مودی کابینہ سے منظوری مل گئی ہے۔ ذرائع کے حوالے سے کچھ میڈیا رپورٹس نے بتایا ہے کہ اب یہ بل رواں پارلیمانی اجلاس میں کبھی بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس بل کو تفصیلی بحث کے لیے جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کو بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی کابینہ ’ایک ملک، ایک انتخاب‘ سے متعلق مشورہ کے لیے بی رامناتھ کووند کمیٹی کی رپورٹ منظور کر چکی ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ اس بل پر عام اتفاق بنے اور سبھی فریقین کے درمیان تبادلہ خیال ہو۔ جب یہ بل جے پی سی کے پاس جائزہ کے لیے بھیجا جائے گا تو سبھی سیاسی پارٹیوں کے نمائندے اس پر بحث کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی سبھی ریاستی اسمبلیوں کے اسپیکرس کو بھی میٹنگ میں مدعو کیا جا سکتا ہے۔ ملک بھر کے دانشور افراد کے ساتھ ہی عام لوگوں کی رائے بھی لی جائے گی۔ میٹنگ میں ’ایک ملک، ایک انتخاب‘ کے فوائد اور اسے عملی جامہ پہنانے کے طریقوں پر تفصیلی گفتگو ہوگی۔ واضح رہے کہ مودی حکومت اس بل کے تعلق سے لگاتار سرگرم دکھائی دے رہی ہے۔ حکومت نے ستمبر 2023 میں اس دیرینہ منصوبہ کو آگے بڑھانے کے لیے سابق صدر جمہوریہ رامناتھ کووند کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کووند کمیٹی نے اپریل-مئی میں ہوئے لوک سبھا انتخاب کے اعلان سے عین قبل مارچ میں حکومت کو اپنی سفارشات سونپی تھی۔ مرکزی حکومت نے کچھ وقت پہلے کمیٹی کی سفارشات کو منظوری دی تھی۔ کووند کمیٹی کی رپورٹ میں دو مراحل میں انتخاب کرانے کی سفارش کی گئی تھی۔ کمیٹی نے پہلے مرحلہ کے تحت لوک سبھا اور اسمبلی انتخاب کرانے کی سفارش کی ہے، جبکہ دوسرے مرحلہ میں مقامی بلدیات کے لیے انتخاب کرانے کا مشورہ دیا ہے۔

چیئرمین پارلیمانی روایت توڑ رہے ہیں: کھڑگے

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملک ارجن کھڑگے نے جمعرات کو کہا کہ پارلیمانی روایت کو آگے بڑھانے میں حکمراں پارٹی اور اپوزیشن دو پہیوں کی طرح کام کرتے ہیں، لیکن چیئرمین من مانے طور پر صرف حکمراں پارٹی کی طرفداری کرتے ہوئے اور اپوزیشن کی نہیں سنتے۔ مسٹر کھڑگے نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا، جمہوریت ہمیشہ دو پہیوں پر چلتی ہے۔ ایک پہیہ حکمران جماعت کا اور دوسرا اپوزیشن کا۔ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ایوان کا اجلاس ہوتا ہے تو ملک ارکان پارلیمنٹ کے خیالات کو سنتا ہے۔ 16 مئی 1952 کو راجیہ سبھا کے پہلے چیئرمین ڈاکٹر رادھا کرشنن نے ممبران اسمبلی سے کہا تھا کہ میں کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا اور اس کا مطلب ہے کہ میں ایوان میں موجود ہر پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔ یہ غیر جانبدار رہنے کی روایت آپ کی مدت کار میں مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ پارلیمنٹ پارلیمانی نظام کی آئینہ دار ہے۔ پارلیمنٹ طاقت کے احتساب کا تعین کرنے کی جگہ ہے، جہاں آج اپوزیشن کی آواز کو دبانا اب راجیہ سبھا میں پارلیمانی طریقہ کار کا ضابطہ بن چکا ہے، جہاں پارلیمنٹ کی اخلاقیات پر مبنی روایات کی خلاف ورزی اب ایک معمول بن چکی ہے۔ راجیہ سبھا، جہاں جمہوریت کو کچلنے اور سچ کو شکست دینے کی کوششیں مسلسل جاری ہیں۔ آئین کے سپاہیوں اور محافظوں کے طور پر ہمارا عزم مزید مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ ہم نہیں جھکیں گے، نہ دبیں گے، نہیں رکیں گے اور آئین، پارلیمانی وقار اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہی قوتوں نے مجھے آج پارلیمنٹ میں سچ بولنے سے روکا ہے میں ملک کے عوام کے سامنے 10 نکات رکھوں گا جن میں سے پہلا نکتہ یہ ہے کہ ارکان کو پارلیمنٹ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا پورا حق ہے لیکن مسٹر اسپیکر اپوزیشن کو مسلسل ٹوکتے ہیں، انہیں اپنی بات مکمل کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ وہ اپوزیشن سے بغیر کسی وجہ کے ثبوت مانگتے ہیں جبکہ حکمران جماعت کے ارکان، وزراء اور وزیر اعظم کو کچھ بھی کہنے کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ ایوان میں کوئی جھوٹ کہہ دیں، کوئی جھوٹی خبر پھیلائیں، وہ انہیں کبھی نہیں روکتے لیکن اپوزیشن ارکان سے کہتے ہیں کہ میڈیا رپورٹس کی تصدیق کریں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں انہیں کارروائی کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ دوسرا، چیئرمین نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے متعدد بار ممبران کو معطل کیا۔ اجلاس ختم ہونے کے بعد بھی بعض ارکان کی معطلی جاری رکھی گئی جو کہ اصول و روایات کے خلاف تھی۔

’ون نیشن ون الیکشن‘ پر کانگریس کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) کانگریس نے ون نیشن ون الیکشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملے پر اس کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور کہا کہ پارٹی کے صدر ملکارجن کھڑگے نے اس سال کے آغاز میں جو خیال ظاہر کیا تھا پارٹی اب بھی اسی پر قائم ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرکزی کابینہ نے ملک میں سیاسی اصلاحات کے طور پر اہم فیصلہ کرتے ہوئے ایک ملک، ایک انتخاب سے متعلق بل کی منظوری دی ہے۔ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے اس بل کا مخالف کرتے ہوئے اسے غیر جمہوری اور سیاہ قانون قرار دیتے ہوئے حکومت پر حملہ کیا ہے۔ کانگریس کے مواصلات شعبے کے انچارج جے رام رمیش نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا، "پارٹی کے صدر ملکارجن کھڑگے نے اس موضوع پر 17 جنوری کو مضبوطی کے ساتھ اپنی بات رکھی تھی اور اس کے بعد کانگریس کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔" پارٹی نے بل کو مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ یہ آئین کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف ہے، لہذا کانگریس اس کی مخالفت کرے گی۔ اس معاملے پر کھڑگے نے جنوری میں سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کو چار صفحات پر مشتمل ایک خط بھیجا تھا جس میں بل کا حقائق کے ساتھ مخالفت کرتے ہوئے اسے آئین کی روح کے خلاف قرار دیا تھا، اور اس حوالے سے کانگریس کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

اتر پردیش: راتوں رات ہٹادیا گیا 100 سال قدیم مزار
بی جے پی ممبر اسمبلی نے دی تھی دھمکی

سیتاپور: انتظامیہ نے اتر پردیش کے سیتاپور میں سڑک کے بیچوں بیچ واقع 100 سال پرانے مزار کو پولیس اور پی اے سی ٹیم کی موجودگی میں گاؤں کے اندر منتقل کرایا۔ تقریباً 4 گھنٹے کی محنت کے بعد مزار کو منتقل کر دیا گیا۔ اس کارروائی کے دوران تقریباً آٹھ تھانوں کی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر نقل و حرکت پر پابندی لگا دی تھی۔ اس کارروائی کے دوران میڈیا کے داخلے پر مکمل پابندی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ مقبرہ اپنا وجود کھو چکا تھا، جس کے بعد اس کی تعمیر نو کا کام کچھ دن پہلے ہی شروع ہوا تھا، جس پر بسواں اسمبلی سے بی جے پی ایم ایل اے نرل ورما نے فیس بک پر پوسٹ کر کے اعتراض درج کیا تھا اور ضلع انتظامیہ کو خبردار بھی کیا تھا۔ یہ پورا معاملہ بسواں کوتوالی علاقہ کے سلیم پور علاقہ کا ہے۔ خیال رہے کہ بسواں-لہرپور روڈ پر سلیم پور گاؤں کے باہر سڑک کے بیچوں بیچ ایک مزار تھا۔ یہاں کا مزار 100 سال سے زیادہ قدیم بتایا جاتا ہے جو اپنا وجود تقریباً کھو چکا تھا۔ چند روز قبل مزار کو دوبارہ بنانے کے لیے تعمیراتی کام شروع کیا گیا تھا۔ اس پر مقامی بسواں بی جے پی ایم ایل اے نرل ورما نے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور سڑک پر بنائے جا رہے مزار کو دوسری جگہ پر منتقل کرنے کیلئے کہا تھا۔ بدھ کی دوپہر تقریباً آٹھ تھانوں کی پولیس فورس بشمول ایس ڈی ایم بسواں اور ایک پلاٹون پی اے سی ٹیم نے گاؤں کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا اور گاؤں کی طرف جانے والے راستوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت پر مکمل پابندی لگا دی۔

منی پور: ’ریاست میں مستقل امن قائم ہونے میں ابھی کافی وقت درکار‘
وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے خراب حالات کا کیا اعتراف

منی پور۔ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے کہا کہ " ریاستی اور مرکزی حکومت منی پور میں مستقل طور پر امن و امان قائم کرنے کے حوالے سے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ ریاست کی حالت کافی نازک ہے اس لیے مستقل حل میں وقت لگے گا۔ ’نوپی لان کی یاد میں منعقد پروگرام میں خطاب کے دوران منی پور کے وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ریاست میں حالات بہت خراب ہیں۔ انھوں نے کہا کہ " ریاستی اور مرکزی حکومت منی پور میں مستقل طور پر امن و امان قائم کرنے کے حوالے سے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ ریاست کی حالت کافی نازک ہے اس لیے مستقل حل میں وقت لگے گا۔ 6 "پولیس اسٹیشنوں میں پھر سے ’افسپا‘ لگانے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ " ریاستی حکومت نے مرکز سے ان پولیس اسٹیشنوں سے ’افسپا‘ کو ہٹانے کی بھی اپیل کی ہے۔ "پروگرام سے خطاب کے پہلے بیرین سنگھ نے اراکین اسمبلی کے ساتھ امپھال میں نوپی لان میموریل کمپلیکس میں نوپی لان کے مجسمے پر پھول بھی چڑھائے۔ پروگرام میں ان کے ساتھ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کے وزیر وشواجیت سنگھ بھی موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ 1904 اور 1939 میں انگریزوں کے خلاف بغاوت میں منی پور کی خواتین کے کردار کو یاد کرنے کے لیے ’نوپی لین نومیت‘ ہر سال منایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین نے دو تاریخی واقعات میں کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ " ہمیں 1819-1826 کے دوران برمی لوگوں کو بھگانے میں منی پور کی خواتین کی بہادری اور ہمت کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔‘ وزیر اعلیٰ سے جب نامہ نگاروں نے میانمار کے پناہ گزینوں کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ " جو لوگ تنقید کر رہے ہیں وہ یہاں آ کر زمینی حقائق دیکھ لیں۔ یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے، پناہ گزینوں کے ساتھ اقوام متحدہ کی ہدایات کے مطابق سلوک کیا جا رہا ہے۔

راہل گاندھی اچانک ہاتھرس پہنچے
حکومت نے ہاتھرس کے مظلومین کے ساتھ وعدہ خلافی کی

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو کہا کہ ہاتھرس کے مظلومین کے ساتھ مجرموں جیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے، جس سے وہ شدید خوفزدہ ہیں، لیکن انہیں ان کے حال پر نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے کانگریس انہیں انصاف دلانے کے لئے پوری طاقت کے ساتھ متاثرہ خاندان کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ اتر پردیش کے ہاتھرس میں آج اچانک پہنچے مسٹر گاندھی نے مظلوم خاندان کے ارکان سے ملاقات کے بعد کہا کہ متاثرہ خاندان نے انہیں جو داستان سنائی اس نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ مجرم آزاد گھوم رہے ہیں اور مظلومین کے لیے خوف کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ حکومت نے مظلومین سے جو وعدے کیے تھے، وہ پورے نہیں ہوئے۔ حکومت نے ہاتھرس کے مظلومین کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ چار سال پہلے ہاتھرس میں دلت برادری کی ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی اور حملہ ہوا تھا، اور اس معاملے میں تین نوجوانوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ واقعے کے چند دن بعد لڑکی کی دہلی کے صفدر جنگ اسپتال میں علاج کے دوران موت ہو گئی تھی۔ اس واقعے کو لے کر پورے ملک میں مظاہرے ہوئے تھے۔ مسٹر گاندھی نے ہاتھرس میں مظلومین سے ملاقات کی اطلاع دیتے ہوئے کہا: "آج ہاتھرس جا کر چار سال پہلے ہوئی شرمناک اور افسوسناک واقعے کے متاثرہ خاندان سے ملا۔ ملاقات کے دوران انہوں نے جو باتیں بتائیں، اس نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ پورا خاندان آج بھی خوف کے سائے میں جی رہا ہے۔ ان کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ وہ آزادانہ طور پر کہیں آجا نہیں سکتے۔ انہیں ہر وقت بندوقوں اور کیمروں کی نگرانی میں رکھا جاتا ہے۔"

اسرائیلی حملوں کے باعث اللاذقیہ بندرگاہ پر شامی جنگی بحری جہاز ڈوب گئے

شام: للاذقیہ اور طرطوس میں فوجی ٹھکانوں پر اسرائیل کے فضائی حملے

دمشق:(ایجنسی)۔ایک خصوصی رپورٹ میں العربیہ اور الحدث چینلز کے کیمروں نے ایسی تصاویر کو محفوظ کیا ہے جس میں اسرائیلی نشانہ بننے کے بعد اللاذقیہ بندرگاہ میں شامی جنگی جہازوں کو ڈوبتا ہوا دکھایا گیا ہے۔صدر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد سے اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ اس نے شام میں بری اور بحری فوجی اہداف پر سینکڑوں حملے کیے ہیں۔ایجنسی فرانس پریس کے مطابق اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس نے شام میں سٹریٹجک ہتھیاروں کے ذخیرے کی اکثریت پر حملہ کیا۔صیہونی فوج نے یہ بھی بتایا کہ پیر کے روز اسرائیلی جنگی جہازوں نے بیک وقت مینا البیضا بندرگاہ اور اللاذقیہ بندرگاہ میں شامی بحریہ سے تعلق رکھنے والے دو مقامات پر حملہ کیا۔یہاں شامی بحریہ سے تعلق رکھنے والے 15 بحری جہازوں کو ڈوبا دیا گیا۔سمندر میں مار کرنے والے درجنوں میزائلوں کو ہدف بنایا گیا۔انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ فضائیہ نے مختلف قسم کے زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی بیٹریوں،شامی فضائیہ کے ہوائی اڈوں۔دمشق،حمص،طرطوس،اللاذقیہ کے علاقوں میں مختلف پیداواری مقامات پر درجنوں اہداف کو نشانہ بنایا اور لگ بھگ 350 فضائی حملے کیے۔یہ حملے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی پیر کے روز اس بات کی تصدیق کے بعد ہوئے کہ اسرائیل کے زیر قبضہ شامی گولان کی پہاڑیوں کا وہ حصہ جس سے الجلیل پہاڑیاں اور جھیل طبریا نظر آتے ہیں ہمیشہ کے لیے اسرائیلی رہے گا۔یہ پیش رفت گولان کے مقبوضہ حصے سے ملحقہ بفرزون پر اسرائیلی فوج کے کنٹرول کے بعد ہوئی ہے۔یاد رہے اسرائیل نے 1967 میں شامی گولان کی پہاڑیوں کے سب سے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تھا اور 1981 میں اس کے الحاق سے قبل 1973 کی جنگ میں شام کے حملے کو پسپا کر دیا تھا۔شام نے یہ حملہ گولان کی پہاڑیوں کو واپس لینے کے لیے کیا تھا۔تاہم اقوام متحدہ اور عالمی برادری نے اس الحاق کو تسلیم نہیں کیا ہے اور اقوام متحدہ کی متعدد قراردادوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ گولان اب بھی اسرائیل کے زیر قبضہ ہیں۔

وہیں اسرائیل نے شام میں لاذقیہ اور طرطوس میں سابق صدر بشار الاسد کے زیر انتظام فوجی ٹھکانوں کو فضائی حملوں کا نشانہ بنایا۔یہ بات شام میں انسانی حقوق کی رصدگاہ "المرصد" نے بدھ کے روز ایک بیان میں بتائی۔المرصد نے جس کا صدر دفتر لندن میں ہے، بتایا کہ اسرائیلی جنگی طیاروں نے لاذقیہ کی بندرگاہ پر حملہ کیا اور طرطوس کے دیہی علاقے میں سابق حکومت کے فوجی گوداموں پر بم باری کی۔بیان کے مطابق اسرائیلی جنگی طیاروں نے سابق شامی حکومت کے سقوط کے بعد مسلسل چوتھے روز بھی بم باری کی۔اس کی جانب سے شام کے فوجی اسلحہ خانے کا بقیہ ذخیرہ تباہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔المرصد نے بتایا کہ طرطوس اور لاذقیہ میں اسرائیلی حملوں نے "ریڈار اور فضائی دفاع کے ٹھکانوں" کو نشانہ بنایا۔اتوار آٹھ دسمبر کو علی الصبح بشار الاسد کی حکومت ختم ہونے کے بعد سے اب تک اسرائیل نے شام کے 13 صوبوں میں 352 فضائی حملے کیے ہیں۔اس سے قبل منگل کے روز اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ اس نے بشار حکومت کے خاتمے کے بعد 48 گھنٹے کے اندر شام میں سیکڑوں حملے کیے ہیں۔اس دوران میں ہتھیاروں کے ذخیرے کو زیادہ نشانہ بنایا گیا۔اسرائیل نے اپنے حملوں میں دمشق، حمص، طرطوس، لاذقیہ اور تدمر میں کئی علاقوں میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے مختلف نوعیت کے میزائلوں کی بیٹریوں اور فوجی فضائی اڈوں پر بھی بم باری کی۔

شام: باغیوں نے معزول صدر بشار الاسد کے والد کا مزار نذرِ آتش کر دیا

دمشق:(ایجنسی)۔شام میں باغیوں نے بشار الاسد کے والد اور سابق صدر حافظ الاسد کے مزار کو نذر آتش کر دیا ہے۔برطانوی نشریاتی ادارے 'بی بی سی' کی رپورٹ کے مطابق تصدیق شدہ ویڈیوز میں مسلح افراد کو شام کے شمال مغربی قصبے قرداحہ میں حافظ الاسد کے جلتے ہوئے مقبرے کے گرد چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا گیا۔خیال رہے کہ باغیوں کی جانب سے دارالحکومت دمشق پر قبضے کے بعد شام کے صدر بشار الاسد 24 سالہ اقتدار کے خاتمے پر ملک سے فرار ہونے کے بعد اہل خانہ سمیت روس پہنچ گئے تھے۔دریں اثنا ہیئت تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) کی قیادت میں باغیوں کے انقلاب کے نتیجے میں حکومت ختم ہونے کے بعد آنجہانی صدر حافظ الاسد اور ان کے بیٹے بشار الاسد کے مجسمے اور پوسٹرز کو ملک بھر میں اتار دیا گیا تھا۔دوسری جانب خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق ہیئت تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) کے سربراہ ابو محمد الجولانی جاری بیان میں سابق حکومت کی سیکیورٹی فورسز کو تحلیل اور بدنام زمانہ جیلوں کو بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔شام میں حکومت کے خاتمے کے بعد لوگ بڑی تعداد میں ان بدنام زمانہ جیلوں کا رخ کر رہے ہیں جہاں بشار الاسد کی حکومت کے زیر حراست ہزاروں افراد کو رکھا گیا تھا۔شام کی ایک جیل سے رہائی پانے والی قیدی نے کہا تھا کہ جیل میں میرا نام 'نمبر 1100' تھا، انہیں 2019 میں حما میں ایک چیک پوسٹ سے لے جایا گیا تھا اور ان پر 'دہشت گردی' کا الزام لگایا گیا تھا، انہیں حلب لے جایا گیا جہاں انہوں نے مختلف جیلوں میں وقت گزارا ہے۔جیل سے رہائی کے بعد ہالا کا کہنا تھا کہ 'ہمیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ حقیقی ہے اور ہم روشنی دیکھیں گے۔' ہالا رہائی پانے والے ایک لاکھ 36 ہزار 614 قیدیوں میں سے ایک تھی، شامی انسانی حقوق گروپ کے مطابق ان قیدیوں کو 'قصاب جیلوں' کے نیٹ ورک میں رکھا گیا تھا۔

شام کے مستقبل کا فیصلہ شامی عوام کریں گے

تہران:(ایجنسی)۔ایران کے نائب وزیر خارجہ نے عشق آباد میں ایک اجلاس میں شام کی وحدت، ارضی سالمیت اور قومی اقتدار اعلی کے احترام کا مطالبہ کیا ہے۔اسلامی جمہوریہ ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے کہا ہے کہ اس ملک کے مستقبل کا فیصلہ شامی عوام کو کرنا ہے۔نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے شام کے خلاف غاصب صیہونی حکومت کی جارحیتوں اور اس کے ایک حصے پر قبضے کو صیہونی حکومت کی جارحانہ و توسیع پسندانہ طینت نیز بین الاقوامی قوانین اور اصول و ضوابط کو اہمیت نہ دینے کا ثبوت بتایا۔ایران کے نائب وزیر خارجہ نے صیہونی حکومت کی جارحیتوں کو روکنے اور جرائم پر اس کے مواخذے کے لئے عملی اقدامات کا مطالبہ کیا۔انھوں نے اپنے خطاب میں شام کی وحدت، ارضی سالمیت اور قومی اقتدار اعلی کے احترام پر مبنی اسلامی جمہوریہ ایران کے اصولی موقف پر زور دیا۔کاظم غریب آبادی نے اسی کے ساتھ کہا کہ شام کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اس ملک کے عوام کو ہے اور اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عسکری لڑائیاں جلد سے جلد بند ہوں، دہشت گردانہ کارروائیوں کی روک تھام کی جائے اور اس ملک کے سبھی فرقوں اور طبقات کی مشارکت سے، وسیع البنیاد حکومت کے قیام کے لئے قومی مذاکرات شروع کئے جائیں۔

یورپی ٹرائیکا کے بیان پر ایران کا ردعمل

تہران:(ایجنسی)۔ایران کے دفتر خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے تین یورپی ملکوں برطانیہ، فرانس اور جرمنی کی وزارت خارجہ کے ترجمانوں کے مشترکہ بیان میں ایران کے پرامن ایٹمی پروگرام کے بارے میں کئے جانے والے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے، اعلان کیا ہے کہ جدید ترین سینٹری فیوج مشینوں کا استعمال این پی ٹی معاہدے کے دائرے میں ہے اور اس سلسلے میں تمام سرگرمیاں آئی اے ای اے کی نگرانی میں انجام پا رہی ہیں۔اسماعیل بقائی نے کہا کہ یہ بات نہایت قابل افسوس ہے کہ یہ تینوں یورپی ممالک آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل کے دورہ ایران کے نتائج پر توجہ دیے بغیر جو مستقبل میں تعاون کی تقویت کی بنیاد بن سکتے ہیں، غیر تعمیری امور پر زور دے رہے ہیں اور انہوں نے ایران کے خلاف غیر منطقی قرارداد منظور کرائی۔ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران باہمی احترام کی بنیاد پر تعمیری مفاہمت پر یقین رکھتا ہے تاہم تہران اپنے خلاف کسی بھی طرح کے غیر قانونی اور غلط اقدام کا قانون کے دائرے میں بھرپور جواب بھی دے گا۔

شام پر صیہونی حکومت کی جارحیت فوری طور پر روک دی جائے؛ ایران کے وزیر خارجہ

تہران:(ایجنسی)۔اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے ایکس پر ایک پیغام میں لکھا: اسرائیلی حکومت نے شام میں تقریباً تمام دفاعی اور شہری بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے۔اس حکومت نے 1974 کے معاہدے اور سلامتی کونسل کی قرارداد 350 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شام کی مزید زمینوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے، اس لئے شام میں اسرائیلی جارحیت اور تباہی کو روکنے کے لیے علاقائی ممالک کا اتحاد اور ان کی جانب سے فوری و موثر اقدام ضروری ہے۔

جنوبی کوریا: صدر نے مارشل لاء نافذ کرنے کے فیصلے کا دفاع کیا

جنوبی کوریا:(ایجنسی)۔جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول کا کہنا ہے کہ مارشل لاء نافذ کرنے کا ان کا فیصلہ جمہوریت کے تحفظ کی ایک کوشش تھی۔ان کا یہ بیان ان کی اپنی ہی پارٹی کی جانب سے ان کے مواخذے کے مطالبات کے درمیان آیا ہے۔صدر یون نے ٹیلیویژن پر اپنے بیان میں حزب اختلاف پر الزام لگایا کہ وہ انہیں عہدے سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے اور انہوں نے آخری دم تک لڑنے کا عزم جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے جمعرات کے روز ملک میں مختصر مدت کے مارشل لا کے نفاذ کے اپنے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کی جمہوریت کے تحفظ کے لیے ایک اقدام تھا۔صدر سے فی الوقت مبینہ بغاوت کی مجرمانہ تحقیقات کی جا رہی ہیں۔انہوں نے گزشتہ ہفتے مارشل لا کے نفاذ کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ملک کو "شمالی کوریا کی حامی قوتوں" سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔تاہم ان کے اس اقدام نے ملک کو سیاسی بحران میں ڈال دیا ہے۔صدر یون نے ٹیلیویژن پر اپنے بیان میں حزب اختلاف پر الزام لگایا کہ وہ انہیں عہدے سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔انہوں نے کہا، "میں ان قوتوں اور جرائم پیشہ گروہوں کو روکنے کے لیے آخری دم تک لڑوں گا، جو ملک کی حکومت کو مفلوج کرنے کے ذمہ دار ہیں اور جمہوریہ کوریا کے مستقبل کے لیے خطرہ بننے کے لیے ملک کی آئینی حکومت میں خلل ڈال رہے ہیں۔" انہوں نے ملک کی قومی اسمبلی کو ایک ایسا عفریت قرار دیا جو لبرل جمہوریت کے آئینی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ایوان فی الوقت حزب اختلاف کی بڑی جماعت کے کنٹرول میں ہے اور صدر نے اس حوالے سے "قومی بحران" کی مذمت کی۔انہوں نے کہا، اپوزیشن اب افراتفری کے خنجر لے کر رقص کر رہی ہے اور یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ مارشل لا کا اعلان بغاوت کی کارروائی تھی۔لیکن کیا واقعی ایسا تھا؟" جمعرات کے روز ان کے یہ تازہ تبصرے ان کے پہلے موقف سے بالکل برعکس ہیں، جس میں انہوں نے عوام سے یہ کہتے ہوئے معافی طلب کی تھی کہ مارشل لا کے اعلان سے "لوگوں کو صدمہ پہنچا" ہے اور انہوں نے اپنی مدت صدارت کا معاملہ اپنی پارٹی کو سونپ دیا ہے۔ان کے یہ بیانات ایک ایسے وقت آئے ہیں، جب یون کی اپنی پیپلز پاور پارٹی (پی پی پی) کے رہنما ہان ڈونگ ہون نے کہا ہے کہ صدر کے استعفیٰ دینے کے کوئی آثار نہیں نظر آ رہے ہیں، اس لیے ان کا مواخذہ ہونا چاہیے۔جنوبی کوریا میں ناکام مارشل لا کے بعد اب کیا ہوگا؟ حزب اختلاف کی جماعت ڈیموکریٹک پارٹی (ڈی پی کے) نے صدر کے خلاف مواخذے کی نئی تحریک پیش کی ہے اور ان کا یہ بیان اس سے محض چند گھنٹے قبل آیا۔اپوزیشن کی مواخذے کی پہلی کوشش گزشتہ ہفتے کے روز اس وقت ناکام ہو گئی جب حکمران جماعت نے ووٹ کو روک دیا تھا۔واضح رہے کہ صدر یون کے کئی اعلیٰ عہدیداروں کو پہلے ہی یا تو گرفتار کیا جا چکا ہے یا پھر حراست میں لیا گیا ہے اور ملک میں مارشل لا لگانے میں ان کے کردار کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ملک کے سابق وزیر دفاع کم یونگ ہیون، جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مارشل لا کے نفاذ میں کلیدی کردار ادا کیا تھا، نے دوران حراست اپنی جان لینے کی بھی کوشش کی ہے۔جنوبی کوریا کے حکام نے صدر پر بیرون ملک سفر کرنے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے اور گزشتہ ہفتے کے واقعات کی تحقیقات کے دوران ان کے دفتر کی تلاشی لی گئی تھی۔

غزہ پر اسرائیلی حملے جاری، کم از کم پینتیس افراد ہلاک

غزہ:(ایجنسی)۔غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر اسرائیلی بمباری میں جمعرات 12 دسمبر کو علی الصبح کم از کم 35 فلسطینی مارے گئے۔فلسطینی خبر رساں ادارے وفا کے مطابق غزہ شہر کی الجلا اسٹریٹ میں ایک رہائشی عمارت پر بمباری سے مرنے والوں میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں۔اس نیوز ایجنسی نے مزید بتایا کہ غزہ پٹی کے وسطی علاقے میں واقع نصیرات کیمپ کے مغرب میں ایک مکان پر بمباری میں مزید 15 افراد کی موت ہو گئی۔حملے کا نشانہ بننے والے اس مکان میں بے گھر فلسطینی پناہ لیے ہوئے تھے۔وفا نیوز ایجنسی کے مطابق غزہ پٹی کے جنوب میں رفح شہر میں امداد فراہم کرنے والے کارکنوں کو سکیورٹی فراہم کرنے والے افراد کو نشانہ بنایا گیا، جس میں 13 فلسطینی ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہو گئے۔مسلح گروہوں کی جانب سے غزہ میں داخل ہونے کے فوراً بعد امدادی ٹرکوں کا سامان لوٹ لیا جاتا ہے مسلح گروہوں کی جانب سے غزہ میں داخل ہونے کے فوراً بعد امدادی ٹرکوں کا سامان لوٹ لیا جاتا ہے قبل ازیں طبی ماہرین نے کہا تھا کہ رفح حملے میں کم از کم 30 افراد زخمی بھی ہوئے، جن میں سے کئی کی حالت تشویشناک ہے۔طبی ماہرین نے بتایا کہ قریبی شہر خان یونس میں امدادی سامان کی ترسیل کے لیے حفاظت پر مامور افراد کے ایک اور گروپ کو ایک الگ اسرائیلی فضائی حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔اسرائیلی فوج کی جانب سے فوری طور پر ان حملوں پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔مسلح گروہوں کی جانب سے غزہ میں داخل ہونے کے فوراً بعد امدادی ٹرکوں کا سامان لوٹ لیا جاتا ہے، جس سے نمٹنے کے لیے غزہ میں عسکریت پسند تنظیم حماس کو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک ٹاسک فورس قائم کرنا پڑی۔حماس کے ذرائع اور طبی ماہرین کے مطابق، حماس کے جنگجوؤں نے حالیہ مہینوں میں لوٹ مار کرنے والے گروہ کے دو درجن سے زائد ارکان کو ہلاک کیا ہے۔حماس کا کہنا ہے کہ سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل کے ساتھ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسرائیلی فوجی حملوں میں غزہ میں امدادی ٹرکوں کی حفاظت پر مامور کم از کم 700 پولیس اہلکار ہلاک ہو چکے ہیں۔قبل ازیں بدھ کے روز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے غزہ پٹی میں اسرائیل اور حماس کے درمیان فوری، غیر مشروط اور مستقل جنگ بندی اور تمام اسرائیلی یرغمالیوں کی فوری رہائی کے مطالبات پر مبنی ایک قرارداد کی بھاری اکثریت سے منظوری دے دی۔یہ کوئی قانونی شرط نہیں ہوتی تاہم یہ سیاسی وزن رکھتی ہیں، جو جنگ کے بارے میں عالمی نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔امریکہ، اسرائیل اور سات دیگر ممالک نے جنگ بندی کی قرارداد کے خلاف ووٹ دیا، جب کہ 13 ممالک نے ووٹنگ میں حصہ نہ لیا۔غزہ میں جاری جنگ اس وقت شروع ہوئی تھی، جب حماس کے عسکریت پسندوں نے سات اکتوبر 2023ء کو اسرائیل پر وہ دہشت گردانہ حملہ کیا تھا، جس میں تقریباً 1200 افراد ہلاک ہوئے، جن میں سے زیادہ تر عام شہری تھے، اور تقریباً 250 افراد کو اغوا کر لیا گیا، جن میں بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے۔غزہ میں حماس کی وزارت صحت کے حکام کے مطابق، اسرائیل کی جوابی عسکری کارروائیوں میں اب تک 45 ہزار کے قریب فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ مرنے والوں میں نصف سے زیادہ خواتین اور بچے تھے۔اسرائیل کا کوئی ثبوت فراہم کیے بغیر کہنا ہے کہ اس کی فوجی کارروائیوں کے دوران 17 ہزار سے زیادہ فلسطینی عسکریت پسندوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔دوسری جانب غزہ میں جنگ بندی کے لیے امریکی حمایت یافتہ ثالث ممالک قطر اور مصر ابھی تک دونوں فریقوں یعنی اسرائیل اور حماس کو سیز فائر اور اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کے لیے قائل نہیں کر سکے۔

جواب دینا کابینہ کی ذمہ داری ہے: یوسف رضا گیلانی

اسلام آباد:(ایجنسی)۔چیئرمین سینیٹ یوسف رضا گیلانی کی زیرِ صدارت جاری سینیٹ اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سینیٹر کامران مرتضیٰ نے کہا کہ حکومتی بینچز پر کوئی وفاقی وزرا موجود ہی نہیں ہے۔چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ اطلاع آئی ہے کہ وزیر توانائی اویس لغاری وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات میں مصروف ہیں، وزارت توانائی سے متعلق جو سوالات ہیں، انہیں آخر میں ٹیک اپ کر لیں۔پاکستان پیپلز پارٹی کی سینیٹر شیری رحمٰن نے کہا کہ قومی اسمبلی میں بھی کوئی وفاقی وزیر موجود نہیں تھا، اب یہاں بھی کوئی نہیں ہے، اجلاس کو ملتوی کر دیں، سینیٹر کامران مرتضیٰ نے کہا کہ جو وزرا نہیں آئے، انہیں معطل کر دیں۔پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے سینیٹر دوست محمد نے ایوان میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ واضح کر دیتا ہوں کہ بانی پی ٹی آئی عمران خان کے ساتھ کبھی بھی دھوکا نہیں کریں گے، 26 نومبر کو جو ہوا، ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔سینیٹر دوست محمد نے کہا کہ اس رات ہسپتالوں میں کوئی جگہ نہیں تھی، ہمارے گھر پر چھاپے مارے جاتے ہیں، حملہ کیے جاتے ہیں۔اس موقع پر چیئرمین سینیٹ نے کہا۔

توشہ خانہ ٹو کیس میں عمران خان اور بشریٰ بی بی پر فرد جرم عائد

اسلام آباد:(ایجنسی)۔توشہ خانہ ٹو کیس میں سابق وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی چیئرمین عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ڈان نیوز کے مطابق عمران خان اور بشریٰ بی بی کے خلاف توشہ خانہ ٹو کیس کی سماعت اسپیشل جج سینٹرل شاہ رخ ارجمند نے کی، کیس کی سماعت اڈیالہ جیل میں ہوئی۔اس موقع پر سابق وزیر اعظم عمران خان کے علاوہ سابق خاتون اول بشریٰ بی بی بھی اڈیالہ جیل میں موجود تھیں۔اسپیشل عدالت کے جج شاہ رخ ارجمند نے فرد جرم پڑھ کر سنائی جس کے بعد توشہ خانہ ٹو کیس کی سماعت 18 دسمبر تک ملتوی کر دی گئی۔کیس کی گزشتہ سماعت 5 دسمبر کو اڈیالہ جیل میں ہوئی تھی، سماعت کے دوران بشریٰ بی بی عدالت میں حاضر نہیں ہوئی تھیں جس پر عدالت نے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے تھے۔عدالت نے ملزمہ کے ضامن کو بھی نوٹس جاری کرتے ہوئے کیس کی سماعت ملتوی کر دی تھی۔یاد رہے کہ عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کو 13 جولائی کو عدت کیس میں بری کیے جانے کے بعد اس کیس میں گرفتار کیا گیا تھا جب کہ اسلام آباد ہائی کورٹ دونوں ملزمان کی ضمانت منظور کر چکی ہیں، بشریٰ بی بی کو رہائی مل گئی تاہم عمران خان کو ضمانت ملنے کے باوجود رہائی نہ مل سکی۔توشہ خانہ ٹو کیس میں اکتوبر کے آخری ہفتے میں بشریٰ بی بی کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے 10 لاکھ روپے کی ضمانت پر رہا کرنے کے احکام جاری کیے تھے، جس کے بعد ان کی رہائی کی روبکار جاری کی گئی تھی اور بشریٰ بی بی اڈیالہ جیل سے نکل کر پشاور چلی گئی تھیں۔بشریٰ بی بی کو رواں سال 31 جنوری کو توشہ خانہ کیس میں 14 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی، احتساب عدالت کی جانب سے فیصلہ سنائے جانے کے بعد بشریٰ بی بی نے خود جیل جا کر گرفتاری دی تھی اور انہوں نے مجموعی طور پر 9 ماہ کا عرصہ جیل میں گزارا ہے۔سابق خاتون اول کی گرفتاری کے بعد کمشنر اسلام آباد نے بنی گالا میں واقع سابق وزیر اعظم عمران خان کی رہائش گاہ کو سب جیل قرار دے دیا تھا جس کے بعد بشریٰ بی بی کو بنی گالا منتقل کر دیا گیا تھا تاہم اسلام آباد ہائی کورٹ نے بشریٰ بی بی کی توشہ خانہ کیس میں سزا معطل کر دی تھی لیکن نیب نے توشہ خانہ کیس ٹو میں انہیں 13 جولائی 2024 کو دوبارہ گرفتار کر لیا تھا۔رواں سال 3 فروری کو اسلام آباد کے سول جج قدرت اللہ نے سابق وزیر اعظم عمران خان اور بشریٰ بی بی کو دوران عدت نکاح کے مقدمے میں 7 سال قید کی سزا سنائی تھی تاہم 13 جولائی کی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت نے دوران عدت نکاح کے مقدمے میں سزا کو کالعدم قرار دے کر عمران خان اور بشریٰ بی بی کو بری کر دیا تھا۔گزشتہ روز (23 اکتوبر) کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے توشہ خانہ ٹو کیس میں سابق وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کی ضمانت 10، 10 لاکھ روپے ضمانتی مچلکوں کی عوض منظور کی تھی، تاہم روبکار جاری نہ ہونے کے باعث ان کی رہائی نہیں ہو سکی تھی۔جسٹس میاں گل حسن اورنگزیب نے بشریٰ بی بی کی توشہ خانہ ٹو کیس میں ضمانت پر رہائی کا مختصر تحریری فیصلہ جاری کیا تھا۔بعد ازاں، 20 نومبر کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے توشہ خانہ ٹو کیس میں عمران خان کی 10 لاکھ روپے کے مچلکے اور 2 ضامنوں کے عوض ضمانت منظور کر کے انہیں رہا کرنے کا حکم دیا تھا اور 22 نومبر کو اڈیالہ جیل سے ان کی رہائی کی روبکار جاری کر دی گئی تھیں۔بانی پی ٹی آئی گزشتہ سال 5 اگست کو توشہ خانہ ون کیس میں گرفتاری کیے جانے کے بعد سے اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔عمران خان کے خلاف 16 مزید مقدمات درج ہیں جن میں انہوں نے ضمانت نہیں حاصل کیں، تھانہ کوہسار میں 4، تھانہ نون میں 2، کورال میں ایک مقدمہ درج ہے، سابق وزیر اعظم کے خلاف تھانہ گولڑہ، کراچی کمپنی، آئی نائن، شہزاد ٹاؤن، سنگجانی اور تھانہ رمنا میں بھی ایک ایک مقدمہ درج ہے۔یاد رہے کہ 12 ستمبر 2024 کو توشہ خانہ ٹو کیس کی تحقیقات کے لیے ایف آئی اے کی تین رکنی جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم (جے آئی ٹی) تشکیل دے دی گئی تھی۔نیب ترامیم کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد احتساب عدالت نے بانی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان اور بشریٰ بی بی کے خلاف توشہ خانہ ٹو ریفرنس نیب سے ایف آئی اے کو منتقل کر دیا تھا۔قبل ازیں، عدالت نے توشہ خانہ 2 ریفرنس کا ریکارڈ اسپیشل جج سینٹرل کی عدالت کو منتقل کرنے کا حکم دیا تھا۔13 جولائی کو نیب نے عمران خان اور ان کی اہلیہ کو عدت نکاح کیس میں ضمانت ملنے کے فوری بعد توشہ خانہ کے ایک نئے ریفرنس میں گرفتار کر لیا تھا۔نیب کی انکوائری رپورٹ کے مطابق نیا کیس 7 گھڑیوں سمیت 10 قیمتی تحائف خلاف قانون پاس رکھنے اور بیچنے سے متعلق ہے۔

عالمی سطح پر انسانی اسمگلنگ میں 25 فیصد اضافہ ہوا: رپورٹ اقوام متحدہ

جینوا:(ایجنسی)۔اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسداد منشیات و جرائم (یو این او ڈی سی) کے مطابق 2019 اور 2022 کے درمیان انسانی اسمگلنگ میں 25 فیصد کا اضافہ ہوا، اور بچوں کے استحصال اور ان سے جبری مشقت لیے جانے کے واقعات غیر معمولی طور پر بڑھے۔یو این او ڈی سی کی جانب سے جاری 'گلوبل رپورٹ آن ٹریفکنگ ان پرسن 2024' میں انکشاف کیا گیا ہے کہ 2019 اور 2020 میں مشقت کے لیے اسمگل کیے جانے والوں کی تعداد میں 47 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ 2022 میں نوعمر متاثرین کی تعداد 31 فیصد بڑھ گئی، جن میں لڑکیوں کی تعداد میں 38 فیصد اضافہ ہوا۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جائزے سے پتا چلتا ہے کہ دنیا بھر میں انسانی اسمگلنگ کے شکار افراد میں بڑی تعداد (61 فیصد) خواتین اور لڑکیوں کی رہی، جبکہ 60 فیصد لڑکیوں کو جنسی استحصال کے لیے اسمگل کیا جاتا رہا۔رپورٹ کے مطابق اسمگل کردہ لڑکوں میں 45 فیصد کو جبری مشقت جبکہ 47 کو دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا، جس میں جرائم اور بھیک مانگنے پر مجبور کرنا بھی شامل ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آن لائن دھوکا دہی جیسے جرائم پر مجبور کرنے کے لیے اسمگل کیے گئے متاثرین تیسرے نمبر پر ہے جبکہ 2016 کے دوران مجموعی متاثرین میں ان کا تناسب ایک فیصد رہا تھا، تاہم 2022 میں یہ 8 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔رپورٹ کے مطابق 2022 میں افریقہ سے کم از کم 162 مختلف قومیتوں کے لوگوں کو 128 مختلف علاقوں میں اسمگل کیا گیا۔مزید انکشاف کیا گیا ہے کہ سرحد پار انسانی اسمگلنگ کے متاثرین میں 31 فیصد کا تعلق افریقہ سے تھا، ان میں بیشتر متاثرین کو براعظم کے اندر ہی اسمگل کیا گیا جہاں نقل مکانی عدم تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں حالات بگڑ رہے ہیں۔'یو این او ڈی سی' نے خبردار کیا کہ افریقہ کے بیشتر حصوں میں انسانی اسمگلنگ کا شکار بننے والوں میں بالغوں کی نسبت بچوں کی تعداد زیادہ ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کو میرا سلام: شیعہ عالمِ دین مولانا یعسوب عباس

لکھنؤ۔ ملک میں مندل مسجد تنازع پر سپریم کورٹ میں جمعرات کو سنوائی ہوئی۔ کورٹ نے کہا کہ عدالتیں ایسے معاملوں میں کوئی آرڈر نہ دیں اور نہ ہی سروے کے حکم صادر فرمائیں۔ اس کو لے کر آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ میں عزت مآب سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو سلام کرتا ہوں۔ نچلی عدالتوں میں اس طرح کے کیس دائر کرنے سے ملک کا ماحول بگڑ رہا ہے اور آپسی بھائی چارے کو دشمنوں کی نظر لگ رہی ہے۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ سپریم کورڑ کے اس فیصلے سے ملک کا ماحول بہتر ہوگا کیوں کہ ہر طرف نچلی عدالتوں میں کیس دائر کر کے ایک خاص مذہب کے مذہبی مقامات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے ایسا کرنے والے ہمارے ملک کی یکجہتی کو توڑنا چاہتے ہیں۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ ہر مسجد، مزار اور درگاہوں کے نیچے مندل تلاش کرنا یہ ایک صحت مند ملک کی الامت نہیں مولانا نے کہا کہ ملک میں تعلیم، صحت اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری پر بات کیوں نہیں ہورہی جو ملک کے ہر فرد کا اہم مدا ہے۔ مولانا نے کہا کہ مندر، مسجد، گرو دوارا، چرچ جیسے سبھی مذہبی مقامات پر انسان من کی شانتی کے لئے جاتا ہے ان مقامات کو سیاست میں لانے سے لوگوں کی مذہبی بھاوناؤں کو چوٹ پہونچے گی ایسے لوگوں کے خلاف سخت کاروائی ہونا چاہئے ہے جہ مندر مسجد کے نام پر ملک میں نفرت پھیلا رہے ہیں۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

یوپی میں محکمہ صحت بدعنوانی کی زد میں: اکھلیش

لکھنؤ:12 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش میں طبی خدمات کے حوالے سے ایک بار پھر یوگی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ محکمہ صحت بدعنوانی میں ڈوبا ہوا ہے اور طبی خدمات دلالی اور منافع خوری کی گرفت میں ہیں۔ یادو نے جمعرات کو کہا کہ پہلے پریاگ راج میں نقلی پلیٹ لیٹ کا انکشاف ہوا اور اب آگرہ میں نقلی دواؤں کے گورکھ دھندے کا انکشاف ہوا ہے۔ کل ملا کر اتر پردیش میں پورب سے پچھم تک سب جگہ ڈرگ مافیاؤں کا راج چل رہا ہے۔ پوری ریاست میں نقالوں کا بول بالا ہے۔ اتنے بڑے نیٹ ورک کو چلانے والوں کے تار کس سے جڑے ہیں اور ان کے سر پر کس کا ہاتھ ہے اس کا انکشاف ہونا چاہئے۔ برجیش پاٹھک کا نام لئے بغیر ان پر نشانہ سادھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر اتر پردیش میں کوئی ہیلتھ منسٹر ہو تو وزیر اعلی انہیں بلا کر پوچھیں کہ ایسا کیوں ہورہا ہے اور اگر یہ کاروبار پولیس کی ملی بھگت سے چل رہا ہے تو خود اس کے لئے ذمہ دار ہیں۔ جب جانچ ہو تو یہ بھی پتہ کر لیجئے کہ کانپور، پریاگ راج ہائی وے پر علی پور میں آپ کے تحت میں جنے میڈیکل کالج میں دوائیں کیوں پڑ گئیں اور لیکج کیوں ہورہی ہے۔

ٹھٹھرنے کے لیے ہوجائیں تیار

25 سے زائد اضلاع میں سرد لہر کا الرٹ، پارہ گرا

لکھنؤ:12 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش میں ٹھٹھرن بھری سردی نے دستک دے دیا ہے۔ بدھ کو دن کے وقت بھی یوپی کے بیشتر علاقوں میں ٹھنڈ ہوائیں چلیں۔ اس سال اکتوبر کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ بدھ کو مغربی اضلاع سمیت ریاست کے بیشتر علاقوں میں کم از کم درجہ حرارت معمول سے نیچے چلا گیا۔ جمعرات کے لیے محکمہ موسمیات نے 25 سے زائد اضلاع میں سرد لہر کا الرٹ جاری کیا ہے۔ ترائی میں کہرے کا الرٹ ہے۔ یوپی میں سرد لہر اگلے پانچ دنوں تک رہنے کی امید ہے۔ لکھنؤ کے زونل میٹرولوجیکل سینٹر کے سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ گزشتہ پانچ دنوں میں ریاست کے بیشتر علاقوں میں کم از کم پارہ پانچ ڈگری تک گر گیا ہے۔ مغربی ہمالیہ کے علاقوں میں فعال ویسٹرن ڈسٹربنس کے گزرنے اور برف باری اور پہاڑی علاقوں سے آنے والی سرد شمال مغربی ہواؤں کے اثر سے موسم میں تبدیلی آئی ہے۔ اگلے چند دنوں میں درجہ حرارت مزید گرنے کے امکانات ہیں اور بدھ کو سرد ہواؤں کے درمیان زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 ڈگری سیلسیس رہا۔ وارانسی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 8.26 ڈگری اور پریاگ راج میں 8.25 ڈگری سیلسیس رہا۔ کم سے کم درجہ حرارت کی بات کریں تو ایودھیا میں سب سے کم درجہ حرارت 4 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ بلند شہر میں درجہ حرارت 5 ڈگری سیلسیس اور بریلی میں 6.5 ڈگری سیلسیس تھا۔ دارالحکومت میں سردی نے زور پکڑ لیا۔ یہاں بدھ کو دن کے وقت بھی ہلکی دھوپ اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ دیر شام تک پگھلتی ہوا کی وجہ سے لوگ کانپتے دیکھے گئے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اس سال اکتوبر کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ بدھ کے روز لکھنؤ میں کم سے کم درجہ حرارت معمول سے 6.3 ڈگری نیچے چلا گیا۔ سرد لہر آئندہ پانچ روز تک برقرار رہنے کا امکان ہے۔ زونل میٹرولوجیکل سنٹر کے سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ مغربی ہمالیائی علاقوں میں سرگرم مغربی ڈسٹربنس کے گزرنے اور برف باری اور پہاڑی علاقوں سے آنے والی سرد شمال مغربی ہواؤں کے اثر سے موسم بدل گیا ہے۔ آئندہ چند روز میں درجہ حرارت میں مزید کمی کے امکانات ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران لکھنؤ میں کم از کم پارہ پانچ سے چھ ڈگری تک گرا ہے۔ گزشتہ جمعرات کو لکھنؤ میں کم سے کم درجہ حرارت 2.12 ڈگری ریکارڈ کیا گیا تھا۔ بدھ کو دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 1.0 ڈگری کی کمی کے ساتھ 1.24 ڈگری اور رات کا کم سے کم درجہ حرارت 4.3 ڈگری کی کمی کے ساتھ 6.6 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ سردیوں کے موسم کے آغاز کے درمیان بدھ کو لکھنؤ میں فضائی آلودگی کی پیمائش کرنے والے چھ اسٹیشنوں میں سے صرف علی گنج کی ہوا ہی نارنجی رہی یعنی خراب معیار کی۔ گومتی نگر، تالکٹورہ، لال باغ اور بی بی اے یو کی ہوا پیلے رنگ کی تھی یعنی معتدل معیار کی تھی۔ جبکہ کوکریل کی ہوا سبز کیٹیگری یعنی اچھی کوالٹی کی تھی۔

نجف الہند جوگیرام پورہ میں وندے بھارت کا ٹھہراؤ

وفا عباس امبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین علی زیدی نے وزیر دفاع اور اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے وزرائے اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا

لکھنؤ: امبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس اور شیعہ سنٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی نے لکھنؤ نجف ہند جوگی پورہ کے نجیب آباد ریلوے اسٹیشن پر وندے بھارت ٹرین کے رکنے کا اعلان کرنے پر ریلوے کے وزیر، وزیر دفاع اور اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے وزرائے اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ وفا عباس نے کہا کہ جوگی پور ریلوے اسٹیشن پر وندے بھارت ایکسپریس یاتریوں کے لیے نجف ہند ایک نئی لائف لائن ہے، وفا عباس نے ریلوے اور وزیر دفاع اور اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے وزرائے اعلیٰ کو شکریہ کا خط بھیجا ہے۔

لکھنؤ: ریلوے نے اب اتر پردیش کے ثقافتی شہر لکھنؤ سے زائرین کے لیے دہرادون کی خوبصورت وادیوں اور نجیب آباد کے نجف الہند جوگیرام پورہ کے لیے ایک نیا راستہ کھول دیا ہے، جہاں حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ نے معجزاتی روضہیں اس جگہ وندے بھارت ایکسپریس کی نئی سہولت سے اب یاتریوں کے لیے لکھنؤ سے صبح روانہ ہونا، نجیب آباد جانا اور اسی دن رات کو واپس آنا ممکن ہوگیا ہے۔ اس سہولت کے متعارف ہونے سے نہ صرف سفر آسان اور سستا ہوا ہے بلکہ مذہبی سفر کے تجربے کو بھی تقویت ملی ہے۔ ٹرین نمبر 22545/ 22546 (لکھنؤ - دہرادون - لکھنؤ وندے بھارت ایکسپریس) اب نجیب آباد اسٹیشن پر شروع ہوگئی ہے، جس سے یاتریوں اور مسافروں کے لیے سفر اور بھی آسان اور آرام دہ ہوگیا ہے۔ وزیر ریلوے اشونی وشنو اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی قیادت میں اس تاریخی فیصلے سے اس شعبے کی ترقی کے ساتھ ساتھ یاتریوں کو ایک نئی راحت ملی ہے۔ خاص طور پر نجف ہند جوگیرام پورہ جو نجیب آباد میں واقع ہے جہاں حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسین علیہ السلام، جناب سکینہ علیہا السلام اور مولا عباس علمدار علیہ السلام روزے رکھتے ہیں اور سید راجو کی قبر پر چشمے ہیں۔ وہ پانی جس کا پانی پینے سے لوگ شفا پاتے ہیں، یہاں ہر مذہبی لوگوں کے لیے سفر زیادہ قابل رسائی ہوگیا ہے۔ نجیب آباد اسٹیشن پر وندے بھارت ایکسپریس کے استقبال کے لیے ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا، جس میں ایم ایل اے مسز ریتو کھنڈوری بھوشن، میونسپل چیرمین انجینئر معظم، ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے منیجر ایس پی۔ تیواری اور دیگر سرکردہ عوامی نمائندوں نے شرکت کی۔ مرادآباد ریلوے ڈویژن کی ثقافتی ٹیم نے اس موقع کو مزید رنگین بنا دیا۔ امبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس نے اس تاریخی اقدام کے لیے وزیر ریلوے اشونی وشنو اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو شکریہ کا خط بھیجا ہے۔ وفا عباس نے کہا نجیب آباد میں وندے بھارت ایکسپریس کا سٹاپ یاتریوں کے لیے ایک تحفہ ہے۔ اب لوگ ایک دن کی مذہبی یاترا کے بعد رات کو گھر واپس آسکتے ہیں۔ یہ سفر بھی سستا ہوگیا ہے، کیونکہ اس کا کرایہ صرف ایک طرفہ 1100 روپے ہے، جو کہ حاجیوں کے لیے ایک سستا آپشن ہے۔ علاوہ ازیں وفا عباس نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ نجیب آباد میں واقع اس تاریخی مقام کو سی ایس آر فنڈ، محکمہ سیاحت کے ذریعے ترقی دینے کے لیے وزارت دفاع اور وزارت ریلوے کی کمپنیوں سے اپیل کی جائے گی تاکہ گیسٹ ہاؤس، اسپتال اور بیوٹیفکیشن جیسی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ یہاں جاسکتے ہیں۔ اس سہولت نے نہ صرف زائرین کے سفر کے تجربے کو آسان بنا دیا ہے بلکہ مذہبی مقام کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ اس موقع پر وفا عباس نے کہا کہ یہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ اس سٹاپ اوور کی وجہ سے عازمین کا سفر زیادہ قابل رسائی اور متاثر کن ہوگیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس علاقے کی ترقی میں مزید تیزی آئے گی اور مقامی کمیونٹی کو بہتر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ شیعہ وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی نے کہا کہ یہ مطالبہ کافی عرصے سے کیا جا رہا تھا، اس سے عازمین کو کافی راحت ملے گی، انہوں نے کہا کہ اس سے رابطہ آسان ہوجائے گا اور لوگوں کو سہولت ملے گی۔

انڈین پیسٹی سائیڈ لمیٹڈ کے احاطے پر انکم ٹیکس کا چھاپہ

ٹیمیں یوپی سے ممبئی تک احاطے کی لے رہی ہیں تلاشی

لکھنؤ:12 دسمبر (پی این ایس) یوپی میں محکمہ انکم ٹیکس نے جمعرات کو نصف درجن شہروں میں انڈین پیسٹی سائیڈ لمیٹڈ کے 25 مقامات پر چھاپے مارے۔ راجدھانی لکھنؤ میں واٹرورکس روڈ عیش باغ پر واقع کمپنی کی فیکٹری اور دفتر کا معائنہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح نوئیڈا، ممبئی، بریلی اور ہردوئی میں بھی چھاپے مارے گئے ہیں۔ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ نے یہ قدم کمپنی کی جانب سے بڑے پیمانے پر ٹیکس چوری کی شکایت کے بعد اٹھایا ہے، اگر ذرائع کی مانیں تو انڈین پیسٹی سائیڈ لمیٹڈ کے انکم ٹیکس ریٹرن میں کئی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ جس کے بعد اس کیس کی تحقیقات کی ذمہ داری انویسٹی گیشن ونگ کو سونپی گئی جس کے بعد تقریباً 60 افسران کی قیادت میں ٹیموں نے سیکورٹی فورسز کے ساتھ مل کر جمعرات کو کمپنی کے تمام مقامات پر بیک وقت چھاپے مارے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ انڈین پیسٹی سائیڈ لمیٹڈ ایک لسٹڈ کمپنی ہے۔ دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد، محکمہ انکم ٹیکس کچھ دوسری جگہوں پر بھی چھان بین کر سکتا ہے۔ دارالحکومت میں، کمپنی کا کارپوریٹ دفتر عیش باغ میں ہے، جبکہ ہردوئی میں چھبٹ اور سندیلا میں اس کی فیکٹریاں ہیں۔ اس کے علاوہ، کمپنی کے ممبئی، نوئیڈا وغیرہ میں بھی دفاتر ہیں۔ کمپنی کے ڈائریکٹرز میں مدھو ڈکشٹ، آنند سوروپ اگروال، موہن دستت نکسلے، آدیش کمار گپتا، راہول ارون، وشال سوروپ اگروال، وشواس سوروپ اگروال، راجندر سنگھ شرما وغیرہ شامل ہیں۔ کمپنی زرعی کیمیکلز اور نامیاتی مصنوعات کی درآمد اور برآمد بھی کرتی ہے۔ اس کی ایک ایسوسی ایٹ کمپنی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا ہمیر پور میں پلانٹ ہے۔

انسٹاگرام، فیس بک پر دوستی اور پھر ہوٹل میں عصمت دری

لکھنؤ:12 دسمبر (پی این ایس) آج ہر کوئی سوشل میڈیا پر اپنے 'رشتے' کا دائرہ بڑھا رہا ہے۔ عمر سے قطع نظر، تقریباً سبھی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس پر سرگرم ہیں۔ سوشل میڈیا کے یہ پلیٹ فارمز معاشرے کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں لیکن کئی مواقع پر لوگ ایسی دوستی کے دھوکے کا شکار بھی ہوجاتے ہیں۔ اس قسم کی دوستی میں خیانت کا شکار ہونے والی خواتین اور لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ون اسٹاپ سینٹر کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو ہر ماہ ایک لڑکی اس 'دوستی' کا شکار ہورہی ہے۔ اپریل سے اب تک اس طرح کے آٹھ معاملے مرکز تک پہنچ چکے ہیں۔ عالم باغ کی رہنے والی لڑکی کی دو سال قبل انسٹاگرام پر آگرہ کے رہنے والے بھوپیندر سے دوستی ہوئی تھی۔ اس نے خود کو فوجی افسر بتایا تھا۔ وہ اکثر آرمی وردی میں اپنی تصویر لڑکی کو بھیجتا تھا۔ آہستہ آہستہ اس نے لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسایا اور شادی کی بات کی۔ 2 جنوری کو اس نے لڑکی کو چار باغ کے ایک ہوٹل میں ملنے کے لیے بلایا اور اس کے ساتھ جسمانی تعلقات استوار کیا۔ اس کے بعد وہ اکثر اس سے ملنے آتا رہا۔ کچھ دنوں کے بعد لڑکی کو معلوم ہوا کہ اس کے کئی لڑکیوں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ اس نے سوشل میڈیا کے ذریعے کئی لڑکیوں کو شادی کا وعدہ کر کے جنسی طور پر ہراساں کیا۔ لڑکی نے 24 ستمبر کو ون اسٹاپ سینٹر میں اس کی شکایت کی۔ راجی پورم کی رہنے والی لڑکی نے فیس بک پر موہت نامی نوجوان سے دوستی کی تھی۔ نوجوان یوپی پولیس میں کانسٹیبل ہے۔ اس نے لڑکی سے شادی کا وعدہ کیا اور بہکا کر اس کے ساتھ جسمانی تعلقات قائم کرتا رہا۔ اسی دوران لڑکی حاملہ ہوگئی۔ جب لڑکی نے اسے یہ بتایا تو نوجوان نے اسے دوائی دی اور اسقاط حمل کروادیا۔ اس نے لڑکی کو شادی کے لیے دباؤ ڈالنے پر بلاک کر دیا ہے۔

افہام زماں سوسائٹی کے زیر اہتمام خدمت خلق کرنے والے لوگوں کو اوارڈ سے نوازا گیا

افہام زماں سوسائٹی کے سرپرست جناب مسعود میر عبداللہ کی نگرانی میں ۱۲ رسماجی خدمات انجام دینے والے کارکنان کو مجاہد ملت مرحوم حاجی سید اشفاق حسین ایڈوکیٹ اوارڈ سے نوازا گیا جسمیں سماجی کارکن وفا عباس صدر امبر فاؤنڈیشن کو تعلیمی اور صحت مندی کے میدان میں کیے گیئے کاموں کے لیے بہترین کاموں کے لیئے تو خطاطی کے ہنر کے لیئے آغا محمد حسن الا خطاط کو سماجی کاموں کے لیئے جناب مہتاب عالم ایڈوکیٹ کانپور، جناب امت کمار شکلا ایڈوکیٹ اناؤ، ایم۔ علی مدہوش ایڈوکیٹ لکھنؤ، ناگندر ورما ایڈوکیٹ سیتاپور، ایس آئی سورج راٹھی، ایس آئی مدت رائے کے علاوہ چار صحافیوں کو انکے بہترین کاموں کے لیئے اوارڈ دیا گیا جس میں جناب اعظم حسین روزنامہ آگ، اختر انصاری، جمال مرزا، محمد اکرام ہیں، سوسائٹی کے صدر سید علی مشم نقوی ایڈوکیٹ، یوشع عابد ایڈوکیٹ، سوسائٹی کے خواتین سیل کی صدر محترمہ متھلیش سنگھ، یوگیش موریہ ایڈوکیٹ، مولانا محمد علی شاہ، ڈاکٹر آغا پرویز مسیح، زیا الدین خان کے علاوہ مقامی لوگوں کی بڑی تعداد میں شرکت رہی، پروگرام کے کنوینر سوسائٹی کے صدر سید علی مشم نقوی ایڈوکیٹ تھے۔

شادیوں میں فضول خرچی اور غیر ضروری رسومات سے پرہیز ضروری

مسلم پرسنل لا بورڈ کی خاتون رکن کے ذریعہ بھتیجی کی سادگی سے شادی کر کے عملی طور پر مثال پیش کرنے کی کوشش

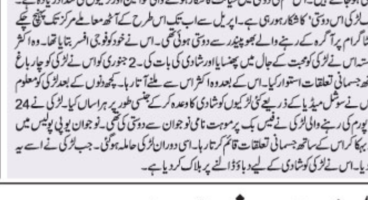

لکھنؤ: شادی ایک مقدس فریضہ ہے جسے سادگی اور اسلامی اصولوں کے مطابق انجام دینا سب کی ذمہ داری ہے۔ ہمارے معاشرے کو غیر ضروری اخراجات اور فضول رسومات کے بوجھ سے آزاد کرنے کے لیے اس طرح کی مثالیں قائم کرنا ضروری ہے ان خیالات کا اظہار اصلاح معاشرہ کیلئے سرگرم افراد نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی خاتون رکن اور مجلس عاملہ کی معزز ممبر محترمہ نکہت خان کی اپنی بھتیجی خالدہ امیر خالد کی شادی نہایت سادگی اور اسلامی شریعت کے مطابق انجام دینے کے موقع پر کہیں اور کہا کہ اس طرح انھوں نے ایک مثالی مثال قائم کی۔ شادی کی تقریب میں ہر طرح کے غیر ضروری رسم ورواج سے مکمل اجتناب کیا گیا، اور صرف قریبی خاندان کے گنے چنے افراد اور محدود مہمانوں کو مدعو کیا گیا۔ نکاح کی رسم مدرسہ کے ایک کمرہ میں مولانا محمد مستقیم ندوی قاضی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے نہایت سادگی کے ساتھ ادا کرائی، جس میں مروجہ فضول رسومات کے بجائے اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے تقریب کو مختصر اور بامقصد رکھا گیا۔ تقریب میں مہمانوں کی تواضع بھی انتہائی سادگی سے کی گئی، جو کہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ شادی جیسے مقدس موقع پر فضول خرچی اور نمود و نمائش کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ محترمہ نکہت خان نے اس مناسبت سے معاشرے کے تمام افراد کو تلقین کی کہ وہ اپنی شادیوں میں غیر ضروری رسومات اور فضول خرچوں سے پرہیز کریں اور اسلامی شریعت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر سادگی کو فروغ دیں۔ اس طرح ایک خاتون جو عام طور پر رسم ورواج کی غیر ضروری طور پر پاسدار سمجھی جاتی ہیں کے ذریعہ یہ شادی نہ صرف دینی و سماجی طور پر ایک روشن مثال ہے بلکہ ان افراد کے لیے بھی ایک پیغام ہے جو شادیوں کو فضول خرچی اور غیر ضروری رسومات کا شکار بنا دیتے ہیں۔ محترمہ نکہت خان کی اس سادگی اور پاکیزگی سے بھرپور تقریب کی عوامی حلقوں میں خوب پذیرائی ہورہی ہے۔

شمالی ریلوے لکھنؤ ڈویژن مہا کمبھ کے انعقاد کے لیے تیزی سے مختلف ترقیاتی کام کر رہا ہے

لکھنؤ۔ شمالی ریلوے لکھنؤ ڈویژن مہا کمبھ کے انعقاد کے لیے تیزی سے مختلف ترقیاتی کام کر رہا ہے۔ یہ کام ڈویژنل ریلوے منیجر ایس ایم شرما کی قیادت میں کئے جارہے ہیں۔ ڈویژنل ریلوے منیجر خود ان کاموں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مسلسل پریاگ راج جاتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں جمعرات کو ڈویژنل ریلوے منیجر ایس ایم شرما نے ڈویژن کے دیگر عہدیداروں کے ساتھ پریاگ راج کا دورہ کیا۔ اپنے معائنہ کے دوران، انہوں نے ریل انڈر برج RUB نمبر 77 کے تعمیراتی کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور پریاگ جنکشن اور پھپھاماؤ جنکشن پر جاری مختلف ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے پریاگ جنکشن پر نئے فٹ اوور برج کا معائنہ کیا۔ انہوں نے دونوں اسٹیشنوں کے انفراسٹرکچر، فٹ اوور برج، ہولڈنگ ایریا، مسافروں کی آسانی سے نقل وحرکت کے انتظامات اور مہا کمبھ میلے کے دوران مسافروں کے لیے مختص اضافی سہولیات کی نشاندہی کی اور ان کے قیام کے لیے ضروری تجاویز دیں۔ ڈویژنل ریلوے منیجر نے اسٹیشنوں پر مناسب روشنی، سگنلز کی وضاحت اور ٹرینوں کو محفوظ اور بروقت چلانے پر خصوصی زور دیا۔ معائنہ کے دوران ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے منیجر سچن ورما اور ڈویژن کے دیگر برانچ افسران اور ملازمین موجود تھے۔

مہا کمبھ کے لئے چلائی جائے گی 400 بسیں

لکھنؤ: لکھنؤ مہا کمبھ کے دوران عقیدت مندوں کی سہولت کے لیے ٹرانسپورٹ کارپوریشن لکھنؤ خطہ سے 400 بسیں چلائے گی۔ ان میں چار باغ ڈپو کی 78 بسیں، اودھ ڈپو کی 61، قیصر باغ کی 92، قیصر باغ کنٹریکٹڈ ڈپو کی 20، رائے بریلی ڈپو کی 49، حیدر گڑھ ڈپو کی 65 اور عالم باغ ڈپو کی 35 بسیں شامل ہیں۔ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ان بسوں کو 13 جنوری سے 27 مارچ تک چلائے گی۔ لکھنؤ ریجن کے ریجنل منیجر آر کے ترپاٹھی نے کہا کہ لکھنؤ خطہ سے چلنے والی 340 بسیں ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی ہیں اور 60 کا معاہدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں کی سہولیات کے لیے، میلے کے مقام پریاگ راج میں بنائے گئے عارضی بس اسٹیشن، چیک پوسٹ اور عارضی ورکشاپ میں لکھنؤ علاقے کے 41 ملازمین اور 33 تکنیکی ملازمین سمیت کل 74 ملازمین کو تعینات کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ لکھنؤ سے چلنے والی بسیں درمیان میں نہ ٹوٹیں، تمام ڈپوؤں کو سخت ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ 18 پوائنٹس کی جانچ کے بعد ہی بسوں کو روٹ پر بھیجیں۔ بس ڈرائیور اور کنڈکٹر نام کی پلیٹوں اور جوتوں کے ساتھ یونیفارم میں ڈیوٹی کریں۔

انجن کے الٹ جانے سے گورکھپور لوک مانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس کا رخ موڑا گیا

لکھنؤ۔ وارانسی جنکشن اسٹیشن پر وقت بچانے اور انجن کے الٹ جانے کے لیے ٹرین نمبر 11081 اور 11082 لوک مانیہ تلک ٹرمینس گورکھپور لوک مانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ یہ تبدیلی لوک مانیہ تلک ٹرمینس سے 11 دسمبر سے اور گورکھپور سے 13 دسمبر سے کی گئی ہے۔ ٹرین نمبر 11081 اور 11082 لوک مانیہ تلک ٹرمینس گورکھپور لوک مانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس بدلے ہوئے وقت کے مطابق وارانسی جنکشن، جونپور اور سیہر کے راستے پر چلے گی۔ تبدیل شدہ روٹ پر نظر ثانی شدہ وقت کے مطابق، ٹرین نمبر 11081 لوک مانیہ تلک ٹرمینس گورکھپور ایکسپریس 11 دسمبر سے لوک مانیہ تلک ٹرمینس سے صبح 4:35 بجے شروع ہوگی اور وارانسی جنکشن سے اگلے دن صبح 7:45 اور وارانسی سے صبح 9:20 بجے جنکشن سے نکلتے ہوئے۔ یہ مقررہ راستے اور وقت پر چلے گی اور 9:10 بجے جونپور سے روانہ ہوگی۔ مقررہ راستے اور وقت کے مطابق صبح 11:30 بجے، اور سیہر سے 12:22 پر، ماؤ سے 1:35 پر، بیلتھرہ روڈ سے۔ یہ بھٹنی سے دوپہر 2:02 بجے، دیوریا صدر سے 3:40 بجے روانہ ہوگی اور 5:45 بجے گورکھپور پہنچے گی۔ تبدیل شدہ روٹ پر نظر ثانی شدہ وقت کے مطابق، ٹرین نمبر 11082 گورکھپور لوک مانیا تلک ٹرمینس ایکسپریس 13 دسمبر سے گورکھپور سے دوپہر 2:25 پر، دیوریا صدر دوپہر 3:27 پر، بھٹنی دوپہر 3:48 بجے، بیلتھرا روڈ سے دوپہر 2:25 پر روانہ ہوگی۔ شام 4:25، ماؤ شام 5:20، اڈیہر سے 6:22، جونپور سے اگلے دن صبح 11:45 بجے لوک مانیہ تلک ٹرمینس پہنچے گی۔

اسی طرح ٹرین نمبر 15022 اور 15021 گورکھپور شالیمار گورکھپور ایکسپریس کا روٹ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ روٹ میں تبدیلی کے بعد، ٹرین نمبر 15022 اور 15021 گورکھپور شالیمار گورکھپور ایکسپریس کو تبدیل شدہ روٹ پر وارانسی جنکشن، جونپور اور سیہر کے راستے پر نظر ثانی شدہ اوقات کے مطابق چلایا جارہا ہے۔ تبدیل شدہ روٹ پر نظر ثانی شدہ وقت کے مطابق، ٹرین نمبر 15022 گورکھپور شالیمار ایکسپریس گورکھپور سے صبح 11 بجے، دیوریا صدر سے دوپہر 12:05 پر، بھٹنی سے دوپہر 12:30 پر، سلیم پور سے دوپہر 12:47 پر روانہ ہوگی۔ بیلتھارا روڈ دوپہر 1:08 بجے، ماؤ سے 1:05 بجے، اور سیہر سے 3:02 بجے، جونپور سے 4:15 بجے اور۔ یہ وارانسی جنکشن سے صبح 6:25 بجے روانہ ہوگی اور مقررہ راستے اور وقت کے بعد اگلے دن صبح 9:35 پر شالیمار پہنچے گی۔ تبدیل شدہ روٹ پر نظر ثانی شدہ وقت کے مطابق ٹرین نمبر 15021 شالیمار گورکھپور ایکسپریس مقررہ راستے اور وقت پر صبح 8 بجے شالیمار سے روانہ ہوگی اور دوسرے دن وارانسی جنکشن سے صبح 11:40 بجے، جونپور سے 1:00 بجے روانہ ہوگی۔ 55 بجے، اور سیہر سے 2:48 بجے، ماؤ سے شام 4 بجے، بیلتھرا روڈ سے 4:42 پر، سلیم پور سے شام 5:02، بھٹنی سے۔ یہ دیوریا صدر سے 5:25 بجے روانہ ہوگی اور 7:50 بجے گورکھپور پہنچے گی۔

ایک کے بعد ایک

یہ بات ہمارے جج صاحبان کو سمجھ لینی چاہیے، اور تحفظ عبادت گاہ قانون کو سامنے رکھتے ہوئے اس قسم کی عرضیاں قبول ہی نہیں کرنی چاہیے، چہ جائے کہ اس کے سروے کا حکم دے کر نفرت اور فرقہ پرستی کے نئے دروازے کھولے جائیں اور ملک کو انتشار کے راستے پر گامزن کیا جائے

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

بابری مسجد کے سلسلے میں غیر واقعی اور دلائل سے عاری فیصلے نے فرقہ پرستوں کے حوصلے اس قدر بلند کردیے ہیں کہ وہ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں مسجد، مزارات اور دوسرے آثار پر تابڑتوڑ مقدمات کر رہے ہیں اور انہیں کسی نہ کسی مندر کا نام دے کر عدالتوں سے سروے کروانے کے احکام جاری کروا رہے ہیں، حالاں کہ بابری مسجد قضیہ کے وقت ہی 1991ء میں تحفظ عبادت گاہ قانون بن گیا تھا، جس کا خلاصہ تھا کہ 15 / اگست 1947ء میں جس عمارت کی جو حیثیت عرفی تھی اور جو استعمال تھا، اس کو بدلا نہیں جاسکے گا، پہلے بابری مسجد عدالتی فیصلے کے نتیجے میں گئی، اس کے بعد گیان واپی مسجد، دھار مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ، جامع مسجد سنبھل کا نمبر آیا، جامع مسجد سنبھل کے سروے کے حکم پر جو وہاں پولیس نے یک طرفہ کارروائی کی اور فرقہ پرستوں نے جو ننگا ناچ کیا، اس کی وجہ سے پانچ نوجوان شہید ہوگیے، حالات بے قابو ہوئے تو نیٹ بند کردیا گیا اور سنبھل کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا، آج بھی حالات وہاں کے ناگفتہ بہ ہیں، جامع مسجد سنبھل کا قضیہ 1878ء میں انگریز دور حکومت میں اٹھا تھا، چھیدا سنگھ نامی ایک ہندو نے جامع مسجد کے ذمہ دار محمد افضل پر مقدمہ کیا تھا، ہائی کورٹ نے اس مقدمہ کی سماعت کی تھی اور ہندو فریق کے دعویٰ کو یہ کہتے ہوئے خارج کردیا تھا، سر اسٹوارٹ چیف جسٹس نے اپنے فیصلے میں لکھا تھا کہ "اس پر کثیر شواہد ہیں کہ یہ عمارت طویل زمانہ سے بطور اسلامی مسجد کے استعمال کی جاری ہے، یہ کہنا ناقابل توجیہ حد تک لغو ہے کہ بوقت ضرورت اسے ہندو بھی استعمال کرتے رہے ہیں، اس لیے مع کلی اخراجات عدالت ہم اسے (ہندو فریق کے دعوے کو) خارج کرتے ہیں"۔

تازہ تنازعہ سپریم کورٹ کے وکیل وشنو شنکر جین اور کلکی دیوی مندر سنبھل کے مہنت رشی راج گری سمیت آٹھ افراد کا کھڑا کیا ہوا ہے، ان لوگوں نے 19 / نومبر 2024ء کو سول جج آدتیہ سنگھ کی عدالت میں ایک درخواست دی تھی اور جامع مسجد کے مندر ہونے کا دعویٰ کیا تھا، جج صاحب کو بھی جلدی تھی، تین گھنٹے سماعت ہوئی، کمشنر سروے کے لیے مقرر ہوا، تین بجے سروے کا فیصلہ آیا اور اسی دن شام کے سات بجے جا کر سروے کا کام شروع ہوگیا، اتنی تیزی سرکاری کاموں میں عموماً نہیں ہوتی ہے، لیکن جب نیت میں کھوٹ ہو تو کچھ بھی ہوسکتا ہے، جلدی اس لیے کی گئی کہ کہیں مسجد کمیٹی اس حکم کے خلاف اوپر کی عدالت سے اسٹے نہ لائے اور اس کے بعد وہاں کے مسلمانوں پر جو گذری اس کی رپورٹیں سوشل میڈیا اور اخبارات میں آچکی ہیں، معاملہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کے فیصلے کے نفاذ پر روک لگادی اور مسجد کمیٹی کو الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت دی ہے، اور سپریم کورٹ میں اس مقدمہ کی سماعت منظور کرلی ہے، اور 8 / جنوری 2025ء کو دوبارہ اس مقدمہ کی سماعت سپریم کورٹ میں ہوگی، چیف جسٹس آف انڈیا سنجو کھنہ نے سماعت کے دوران یہ بات کہی ہے، لیکن اس فیصلے کے خلاف باہری حصے میں آج بھی سروے کا کام ہو رہا ہے۔

اب معاملہ مساجد سے مزارات تک پہونچ گیا ہے، درگاہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کو بھی مندر ثابت کرنے اور سروے کرانے کی درخواست پڑ چکی ہے، ڈیڑھ دن کا جھونپڑا کو بھی مندر ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان کے علاوہ فرقہ پرستوں کا دعویٰ بھوج شالہ کمال موئی مسجد، دھار مدھیہ پردیش، جامع مسجد جون پور، جامع مسجد بدایوں، جامع مسجد دہلی، تاج محل، قطب مینار وغیرہ پر بھی ہے اور یہ فہرست آخری نہیں ہے، دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے، اسی لیے کانگریس صدر نے بھاجپا کو طنزاً یہ مشورہ دیا ہے کہ جتنی عمارتیں مسلمانوں کی بنوائی ہوئی ہیں، سب کو منہدم کرادو، واقعہ یہ ہے کہ مسلم عہد حکومت میں تعمیر شدہ مساجد، مزارات، تاریخی عمارتیں اس ملک کی پہچان اور شناخت ہیں، جس طرح ان عمارتوں کو مندر ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، یہ اصلاً ہندوستان کے آثار قدیمہ اور یہاں کی تہذیب و شناخت پر حملہ ہے، یہ بات ہمارے جج صاحبان کو سمجھ لینی چاہیے، اور تحفظ عبادت گاہ قانون کو سامنے رکھتے ہوئے اس قسم کی عرضیاں قبول ہی نہیں کرنی چاہیے، چہ جائے کہ اس کے سروے کا حکم دے کر نفرت اور فرقہ پرستی کے نئے دروازے کھولے جائیں اور ملک کو انتشار کے راستے پر گامزن کیا جائے، ہندوستان کا دستور اور آئین اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، فرقہ پرستوں کو یہ بات کوئی سمجھائے خصوصاً اس شکل میں جب حالت یہ ہے کہ اس وقت "ہر مورخ کا قلم ہے زہر میں ڈوبا ہوا"

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ

کیا یہ سوچ خطرناک نہیں؟

سہیل انجم

جب سے اس ملک میں ایک خاص مذہبی و سیاسی نظریات کی حامل تنظیموں کو عروج حاصل ہوا ہے، بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد بھی انھی کی بولی بولنے لگے ہیں۔ جس کی زد عمومی طور پر مسلمانوں پر پڑتی ہے۔ اس کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ بھی اسی نظریے کے حامل ہوں۔ یا پھر وہ حکمراں جماعت کو خوش کرنے کے لیے ایسا کرتے ہوں۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ان کی زبان بولنے کے لیے مجبور ہوتے ہوں۔ اگر عام لوگ مسلم دشمن خیالات ظاہر کریں یا سیکولرزم مخالف جذبات کا اظہار کریں تو وہ زیادہ خطرناک بات نہیں ہے۔ لیکن اگر عدلیہ میں بیٹھے لوگ یعنی جج حضرات بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کریں تو وہ بہت زیادہ خطرناک بات ہو جاتی ہے۔ اس ملک میں عوام کو عدلیہ سے ہی انصاف کی امید ہے۔ اور اس نے وقتاً فوقتاً یہ ثابت کیا ہے کہ اگر چہ بہت سے لوگوں کو اس پر پہلے جیسا اعتبار نہیں رہا لیکن اس کا معاملہ اب بھی بڑی حد تک اطمینان بخش ہے۔ اگر ایک دو فیصلے ایسے آتے ہیں جن سے انصاف پسند اور سیکولر طبقات فکر مند ہو جائیں تو دو چار فیصلے ایسے بھی آجاتے ہیں جو اس فکر مندی کو زائل کر دیتے ہیں۔ لیکن بہرحال اگر جج حضرات آر ایس ایس یا وشو ہندو پریشد کے اجلاسوں اور پروگراموں میں شریک ہوں اور ان کے نظریات کے مطابق اظہار خیال کریں تو اس پر تشویش میں مبتلا ہو جانا فطری بات ہے۔

گزشتہ دنوں الہ آباد ہائی کورٹ کے لائبریری ہال میں یونیفارم سول کوڈ کے موضوع پر وشو ہندو پریشد کا ایک پروگرام منعقد ہوا جس میں ہائی کورٹ کے ایک جج شیکھر کمار یادو نے ایک ایسی تقریر کی جس پر اعتراض کیا جارہا ہے۔ چونکہ وہ برسر کار جج ہیں اور 2026 میں ریٹائر ہوں گے اس لیے انھوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ان پر انصاف پسند طبقات کا مضطرب ہو جانا فطری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریر پر ایک تنازع پیدا ہوگیا۔ ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے اور یہ بھی کہا جارہا ہے کہ جب کوئی جج ایسے خیالات رکھے گا تو پھر اس سے اقلیتی طبقات انصاف کی توقع کیسے کریں گے۔ جج صاحب نے ذبیحہ، یونیفارم سول کوڈ، طلاق ثلاثہ، حلالہ، کثرت ازواج اور رام مندر وغیرہ کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انھوں نے بظاہر "ہم بمقابلہ وہ" کے نظریے کی حمایت کی۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے بچوں کو بچپن سے ہی رحم دلی سکھائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کے اندر پیار محبت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بچے بچپن سے ہی جانوروں کو ذبح ہوتا دیکھتے ہیں تو ان میں رحم دلی کا جذبہ کہاں سے آئے گا۔ اگر عورتوں کو آپ دیوی کا درجہ دیں گے تو پھر ان کی بے احترامی نہیں ہوگی۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں چار بیویاں رکھنے کا حق ہے۔ ہمیں حلالہ کرنے، تین طلاق دینے اور اپنی بیویوں کو نان نفقہ سے محروم رکھنے کا حق ہے۔ انھوں نے کہا کہ اب ملک میں مذکورہ حقوق چلنے والے نہیں ہیں۔ یہ وی ایچ پی، آر ایس ایس یا ہندو برادری نہیں ہے جو یکساں سول کوڈ کی بات کرتی ہے بلکہ اس کی بات اعلیٰ عدلیہ نے کی ہے۔ جب ہندو قوانین میں موجود ستی، جوہر اور چھوا چھوت جیسی خرابیاں ختم کردی گئیں تو پھر آپ اس قانون کو کیوں نہیں ختم کرسکتے کہ ایک بیوی کی موجودگی میں مزید تین بیویاں رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ کوئی شخص میری ان باتوں پر یہ کہہ کر سوال نہیں اٹھا سکتا کہ آپ جج ہو کر ایسی بات کیوں کر رہے ہیں۔ بلکہ قانون اکثریت کے مطابق کام کرتا ہے اور ملک اکثریت کے حساب سے چلتا ہے۔ آپ معاشرے کو دیکھ لیں جہاں اکثریت ہے وہاں اس سے یعنی یکساں سول کوڈ سے اتفاق ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس برادری (مسلمانوں) کے سبھی لوگ برے نہیں ہیں۔ دراصل کٹھ ملا لوگ خطرناک ہیں جو لوگوں کو لڑاتے ہیں۔ جو نہیں چاہتے کہ ملک ترقی کرے۔ انھوں نے رام مندر کے حوالے سے کہا کہ کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ رام للا کو دیکھ پائے گا لیکن اس نسل نے دیکھ لیا۔ اسی طرح ایک دن یکساں سول کوڈ بھی لوگ دیکھیں گے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب جج صاحب نے اس قسم کی باتیں کیں۔ انھوں نے 2021 میں گائے چوری کرنے اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے ذبح کرنے کے الزام میں گرفتار ایک مسلم نوجوان کو یہ کہتے ہوئے ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا کہ گائے کو قومی جانور اور گورکشا کو بنیادی حقوق میں شامل کیا جانا چاہیے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ سائنس دانوں کے مطابق گائے واحد جانور ہے جو آکسیجن اندر لیتی اور چھوڑتی ہے۔

انھوں نے اسی سال ایک دوسرے فیصلے میں کہا تھا کہ رام، کرشن، رامائن، گیتا اور ان کے مصنفین والمیکی اور وید ویاس کو پارلیمنٹ سے قانون منظور کرا کے قومی اعزاز سے نوازا جانا چاہیے۔ بہرحال ان کی تقریر پر بہت سے سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ ہندو بھی گوشت کھاتے ہیں۔ ذبیحے کی بیشتر فیکٹریاں ہندوؤں کی ہیں۔ مندروں میں جانوروں کی بلی دی جاتی ہے۔ ایک غیر مسلم تجزیہ کار نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوؤں میں بہوؤں کو جلایا جاتا ہے۔ ان کی تقریر پر خاصی گفتگو ہوسکتی ہے اور بہت سے سوالات کیے جاسکتے ہیں لیکن ہم فی الحال اس کو الگ رکھتے ہیں۔

جسٹس یادو متنازع ریمارکس دینے والے واحد جج نہیں ہیں بلکہ اسی سال الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک اور جج جسٹس روہت رنجن اگروال نے اپنے ایک فیصلے میں کہا کہ اگر تبدیلی مذہب اسی طرح ہوتا رہا تو ایک دن اکثریت یعنی ہندو اقلیت میں آجائیں گے۔ انھوں نے، جو کہ پہلے بھی متعدد متنازع فیصلے سنا چکے ہیں، ایک شخص کیلاش کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ دستور کی دفعہ 25 صرف مذہبی آزادی، اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کی اجازت دیتی ہے نہ کہ تبدیلی مذہب کی۔ عدالت کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ اتر پردیش میں قبائلیوں اور معاشی اعتبار سے کمزوروں کا مذہب غیر قانونی طور پر تبدیل کروا کر ان کو عیسائی بنانے کا مہم زوروں پر ہے۔ اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو اکثریت اقلیت میں آجائے گی۔ جسٹس اگروال کے یہ ریمارکس میڈیا کی سرخیوں میں چھائے رہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ لکھنو میں این آئی اے کی اے ٹی ایس عدالت نے مذکورہ ریمارکس کا حوالہ دیتے ہوئے ایک اجتماعی تبدیلی مذہب کے کیس میں 16 افراد کے خلاف سزا سنائی جن میں سے 12 کو عمر قید کی سزا دی۔ ملزم کیلاش نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور عدالت عظمیٰ سے اپیل کی کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے متنازع ریمارکس کو فیصلے سے خارج کیا جائے۔ اس وقت کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس منوج مشرا کی بینچ نے اس پر سماعت کرتے ہوئے حکم دیا کہ جسٹس روہت رنجن اگروال کے تبصرے کا کوئی بھی جج حوالہ نہ دے۔ بینچ نے ملزم کو ضمانت دے دی۔ کیلاش نے اپنی عرضی میں یہ بھی کہا تھا کہ جسٹس اگروال کا تبصرہ نچلی عدالتوں میں انصاف کے عمل کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ اس کا عدالتی کارروائیوں پر غلط اثر پڑے گا اور عدلیہ کی غیر جانبداری کے سلسلے میں عوام کے اعتماد کو متزلزل کرے گا۔ اسی سال کرناٹک ہائی کورٹ کے جج سریشانند نے ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے بنگلور کے ایک علاقے کو پاکستان قرار دیا تھا۔ جس پر ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی پانچ رکنی بینچ نے سخت اعتراض کیا اور کہا کہ آپ ملک کے کسی بھی حصے کو پاکستان نہیں کہہ سکتے۔ عدالت عظمیٰ کی جانب سے سخت رد عمل کے بعد مذکورہ جج نے اپنے تبصرے پر معذرت کی تھی۔ لیکن اسی تسلسل میں ڈی وائی چندر چوڑ کے اس بیان کو بھی حوالہ دیا جاسکتا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ایودھیا فیصلہ لکھنے سے قبل وہ بھگوان کے سامنے بیٹھے تھے۔ تجزیہ کاروں اور قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ جج حضرات کے ان بدلتے ہوئے خیالات سے اقلیتیں کیسے یہ امید رکھیں کہ انھیں عدلیہ سے انصاف ملے گا۔

sanjumdelhi@gmail.com

ہماری دعویداریاں اور حقیقتیں!

پروفیسر مشتاق احمد

انسانی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ دنیا کی ہر قوم عروج و زوال کی شکار رہی ہے اور تغیر زمانہ کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی بقا و بہبود کے راستے بھی خود تلاش کئے ہیں۔ اگر کوئی قوم اس آزمائش میں ناکام رہی ہے تو پھر وہ بدلتے وقت کے ساتھ مزید مصائب و آلام میں گرفتار ہوتی گئی ہے۔ اس وقت اپنے وطن عزیز ہندوستان میں جس طرح کے حالات پیدا ہوئے ہیں وہ کوئی ایک دن میں نہیں ہوا ہے بلکہ امن و آشتی کے اس گہوارے کی فضا کو مکدر بنانے کے لئے ایک صدی سے جہد مسلسل جاری ہے جس کا نتیجہ ہے کہ آج اس ملک کی ایک بڑی مسلم اقلیت کے لئے چہار طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اس تلخ حقیقت کا اعتراف بھی ضروری ہے کہ اس طرح کے حالات پیدا کرنے کے لئے کسی ایک نظریے کے علمبردار یا ایک سیاسی جماعت کے پیروکار کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا ہے البتہ حالیہ دہائی میں جس نظریے کو فروغ حاصل ہوا ہے اس نے اذیت ناک ماحول بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب اس ملک کی سب سے بڑی اقلیت کہیں لباس کی بنیاد پر تو کہیں اپنی مذہبی شناخت کی وجہ سے تشدد کا شکار ہو رہی ہے۔ فرقہ وارانہ نفرت انگیزی کا حال یہ ہے کہ اکثریت طبقے کی آبادی میں کوئی اقلیت طبقے کا شخص کرایہ دار بھی نہیں رہ سکتا اور مکان خریدنے کی حماقت کرتا ہے تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ حال ہی میں مراد آباد کے ایک علاقے میں ایک مسلم ڈاکٹر کے ذریعہ اکثریت طبقے کے محلے میں مکان خریدنے کو لے کر جس طرح کا ہنگامہ برپا ہوا ہے وہ صرف ایک جگہ کی بات نہیں ہے بلکہ مختلف شہروں کا منظر نامہ یہی ہے۔ ہماری عبادت گاہوں کو جس طرح متنازعہ بنایا جا رہا ہے وہ تو جگ ظاہر ہے اب اپنے گھروں میں بھی عبادت کرنے پر پابندی کا مطالبہ شروع ہوگیا ہے کہ دہرادون میں اسی طرح کا ایک واقعہ رونما ہوا ہے۔ ہم ایک جمہوری ملک میں رہتے ہیں اور جمہوریت میں آئین کو روح کا درجہ حاصل ہے۔ حالیہ برسوں میں آئین کی کس طرح دھجیاں اڑائی جارہی ہیں وہ جگ ظاہر ہے۔ جمہوریت میں عدلیہ کو آخری امید کی کرن سمجھا جاتا ہے کہ تمام تر ناانصافیوں کے خلاف ہم اسی سے رجوع کرتے ہیں لیکن اب وہاں بھی ایسے منصفوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو ایک خاص نظریے کی وکالت کرنے لگے ہیں ۔کہیں کسی فاضل جج کو اذان کی آواز سے تکلیف ہے تو کوئی اب اعلانیہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ملک اکثریت کے مزاج کے مطابق چلے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ سب اچانک نہیں ہوا ہے اس کے لئے برسوں سے زمین تیار کی گئی ہے۔ حال ہی میں متھورا میں ایک خاص شدت پسند تنظیم کے ملک بھر کے تقریباً تین سو سے زائد مختلف سطحوں کی عدلیہ کے جج صاحبان شامل ہوئے تھے اور اپنے نظریے کی وضاحت کی تھی۔ ملک کی تمام عدلیہ میں ایک خاص نظریے کے وکلا کی تنظیم کی فعالیت دیکھ کر ایسے جج جو انصاف پسند ہیں وہ بھی حیران ہیں کہ کس طرح ایک خاص نظریے کے وکلا نے عدلیہ نظام کو متاثر کرنا شروع کیا ہے لیکن افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ ہم اس بدلتے حالات سے واقف ہوتے ہوئے بھی خواب خرگوش میں مبتلا ہیں اور بس جذباتی نعروں میں بہے جا رہے ہیں۔ دعوے در دعوے کر رہے ہیں اور زمینی حقیقت سے نگاہیں بچا رہے ہیں۔ دراصل ہماری ظاہری دعویداریاں اور قول و فعل کے تضاد نے ہمارے معاشرے کو اس دہانے تک پہنچا دیا ہے کہ اوروں کی سازش تو ہو ہی رہی ہے اپنے بغض و عناد اور مذہبی و مسلکی تضادات نے ہمارے معاشرے کو تہس نہس کر رکھا ہے۔ ہماری کئی مذہبی جماعتیں ہیں ان میں کسی کا دعویٰ ہے کہ وہ سو سالوں سے مذہبی اصلاحی تحریک چلا رہے ہیں اور کسی کا دعویٰ ہے کہ ۷۵ برسوں سے ان کی جماعت مسلم معاشرے میں تعلیمی اور سماجی بیداری کے لئے کام کر رہی ہے۔ ذرا غور فرمائیے کہ ان کے دعووں کی حقیقت کیا ہے جو یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ سو برسوں سے لوگوں کو مسجدوں تک لے جانے کی جدوجہد کر رہے ہیں ان کے دعووں کی پول اس وقت کھل جاتی ہے جب کسی بھی گاؤں اور محلے کی آبادی سے دس سے پندرہ فیصد سے زیادہ نمازیوں کی صف تیار نہیں ہوئی اور جو تعلیمی اور سماجی برائی کے لئے کام کرنے کا بلند بانگ دعویٰ کر رہے ہیں اس کی سچائی بھی سامنے ہے کہ تعلیمی پسماندگی کا گراف کتنا بلند ہوا ہے اور جہیز جیسی لعنت نے ہمارے معاشرے کو کس اضطرابی کیفیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دراصل ہماری مذہبی تنظیمیں ہوں کہ سماجی، پروپیگنڈہ کی شکار ہیں اور وہ اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے صرف اور صرف کبھی کسی خاص سیاسی جماعت کو تو کبھی کسی خاص نظریے کی شدت پسند تنظیم کو کوستے رہتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ان تمام ظاہری عمل سے کنارہ کش ہو کر زمینی حقیقت کی تلاش میں لگ جائیں اور جس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں اقلیتوں نے اپنے معاشرتی اور معاشی نظام کو مستحکم کیا ہے اس نسخے کو اپنایا جائے۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں سیاہ فام نے جس طرح تعلیمی اور سماجی شعبے میں متحد ہو کر کام کیا اور اس سوپر پاور ملک میں خود کو سوپر بنایا وہ نسخہ سبق آموز ہے۔ اب ہمیں کسی بڑے شہروں میں نہ دین بچاؤ ریلی کرنے کی ضرورت ہے اور نہ آئین بچانے کی ظاہری تماشہ بازی، بلکہ گاؤں اور شہر میں وارڈ کی سطح پر اپنی حقیقت سے روبرو ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم کس قدر مسلکی تنازعے کے شکار ہیں، ذاتیات میں تقسیم ہیں، کورٹ کچہری کے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں اور شادی بیاہ کا مسئلہ کس قدر سنگین ہوگیا ہے۔ اگر ایک وارڈ کی اصلاح کرنے اور اس کی تصویر بدلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو خود بخود ہمارا معاشرہ ایک مثالی بن جائے گا جس کے اسباق قرآن اور حدیث نے سکھائے ہیں کہ ہماری شناخت ہمارے اعمال و کردار کے ذریعہ ہونی چاہیے۔ نئی نسل کو سنجیدگی سے اس مسئلے پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ ملک کے دن بہ دن بدلتے حالات میں خود کو کس طرح نمایاں کر سکیں گے اور اپنے معاشرے کی تصویر بدلنے میں کس طرح کا کردار ادا کریں گے۔ اگر واقعی ہم اپنی زمینی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے تو خود بخود ہم متحد بھی ہوں گے اور مستحکم بھی۔ اب وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم انفرادی اصلاح کو اپنا مشن بنائیں جب کسی قوم میں فرد مصلح ہو جاتا ہے تو خود بخود اس کا معاشرہ مثالی بن جاتا ہے۔ دراصل اب اس ملک میں جس طرح کی سیاسی فضا پروان چڑھی ہے اس میں کسی بھی واحد سیاسی جماعت کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھنا اور کسی کی آنکھ بند کر حمایت کرنا بھی ہمارے لئے مضر ثابت ہوگا کہ ہم ایک جمہوری ملک میں رہتے ہیں اور جمہوریت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے جمہوری فرائض کی انجام دہی کو تماشہ نہ بنائیں۔ المیہ یہ ہے کہ منبروں سے ہمیں خطاب کیا جاتا ہے کہ ہم سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور متحد ہو جائیں مگر وہ منبر سے اترتے ہی خود اپنی ڈفلی آپ بجانے لگتے ہیں اور نتیجہ ہے کہ مسلکی تنازعے تو اپنی جگہ ایک مسلک میں بھی صف بندی نہیں ہے، سب اپنی اپنی ڈفلی بجا رہے ہیں اور معصوم عوام گمرہی کی شکار ہو رہی ہے۔ کسی مسجد میں مسلکی تنازعوں کی بنیاد پر دیواریں کھڑی کی جارہی ہیں تو کسی مسجد میں مسلکی تنازعے کی وجہ سے قتل کے واردات رونما ہوئے ہیں۔ چار سال قبل ایک مسجد میں روزہ افطار کے وقت مسلکی تنازعے کے بعد دو گروپوں میں تصادم کا انجام یہ ہوا کہ فریقین کے چار افراد جاں بحق ہو گئے اور رمضان کے پاک مہینے میں مسجد اور گاؤں میں ویرانی چھائی رہی۔

مختصر یہ کہ ایک جمہوری ملک میں اقلیت کے جو حقوق ہیں اس کی بازیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم متحد ہوں اور خود احتسابی کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں کہ دنیا کی تاریخ میں یہ حقیقت عیاں ہے کہ دنیا کے جس حصے میں کسی قوم نے بالخصوص اقلیت نے خود احتسابی کے ساتھ ساتھ عمل پیہم اور محبت فاتح عالم کے نسخے کو اپنایا ہے وہ تمام تر مصائب و آلام سے مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔

☆☆☆☆

موبائل: 9431414586

عالمی معیشت کس طرح منہدم ہو رہی!

یورپ سے لے کر ایشیا اور افریقہ سے لے کر لاطینی امریکہ تک شاید ھی کوئی ایسا علاقہ ھو جسے پوری طرح جدوجھد سے پاک کھا جاسکے، ایسے حالات میں بھی اقوام متحدہ تماشہ دیکھ رھا ھے

حسن سرور

میں نے حال کے ہفتوں میں جو سب سے زیادہ جھنجھوڑنے والے چند کارٹون دیکھے ہیں، ان میں سے ایک لندن کی گمنام اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اس میں ایک ٹھیلا دکھایا گیا ہے جس میں اقوام متحدہ کے مشہور نیویارک ہیڈکوارٹر کا ٹوٹا پھوٹا نمونہ رکھا ہوا تھا اور وہ ٹھیلا کھڑی پہاڑی سے نیچے کی طرف تیزی سے لڑھکتا جارہا تھا، جبکہ اس کے پاس ہی ہوڈی پہنے ایک شخص اسے دیکھتے ہوئے بدبدا رہا تھا: "...اور ختم ہوگئی عالمی معیشت!" ایسے وقت میں جب مایوسی کے کہرے میں لپٹے مستقبل کی طرف بڑھتے ہوئے ہم اس سال کو الوداع کر رہے ہیں، اس کارٹون نے دنیا کے موجودہ حالات کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ غزہ اور یوکرین کے 'موت والے علاقے' تاریک عالمی منظر نامہ کی پہچان بن گئے ہیں، لیکن دنیا کے تقریباً ہر حصے میں کئی آتش فشاں جیسی جنگ کے مراکز ابھر آئے ہیں جہاں کبھی بھی آتش فشاں پھٹ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپ سے لے کر ایشیا تک، افریقہ سے لے کر لاطینی امریکہ تک دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا علاقہ ہو جسے پوری طرح جنگ سے پاک کہا جاسکے۔ ایسے حالات میں بین الاقوامی طبقہ (اقوام متحدہ اور اس کے 193 رکن ممالک) بے حس تماشائی بن کر تماشہ دیکھ رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ کے بعد جنوب مشرقی ایشیا، بحیرۂ جنوبی چین میں بڑھتی کشیدگی کے درمیان بین الاقوامی مقابلے کا سب سے بڑا مرکز بن گیا ہے۔ تائیوان معاملہ پر امریکہ اور چین میں کشیدگی کا خطرہ منڈلا رہا ہے اور کوریائی جزیرہ نما میں لگاتار کشیدگی والے حالات بنے ہوئے ہیں۔ یہ سب نئی سرد جنگ سے متاثر ہے اور جنوری میں ڈونلڈ ٹرمپ کے امریکی صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اس کی شدت میں کافی اضافہ کا اندازہ ہے۔ حال ہی میں دونوں فریقین کی بیان بازی اور بھی تلخ ہوگئی ہے۔ گزشتہ مہینے روسی صدر ولادیمیر پوتن نے نیوکلیائی اسلحہ استعمال کرنے سے جڑی پالیسیوں کو کچھ ڈھیلا کردیا ہے اور روس نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ 33 ماہ پرانی جنگ میں یوکرین کی حمایت کرنے والے مغربی ملک روس کے خلاف جنگ کو فروغ دے رہے ہیں۔ بھلے ہی ٹرمپ-پوتن کا یکسر تال میل امریکہ-روس کے رشتوں میں کچھ بہتری لانے میں مدد کردے، لیکن بین الاقوامی رشتوں پر چھائی کشیدگی برقرار رہے گی۔ امیگریشن، ٹریڈ فیس اور ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق چین، یورپ، کینیڈا، ایران اور لاطینی امریکہ کے بیشتر حصوں کے تئیں ٹرمپ کے ٹکراؤ والے نظریے کی وجہ سے حالات مزید بدتر ہوسکتے ہیں۔ اس کے باوجود جدوجہد کو ختم کرنے کی کوششوں کی جگہ اقوام متحدہ کے کچھ اہم اراکین سرگرم طریقے سے اس میں فریق بن کر نفرت اور تقسیم کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ یہ ملک پہلے یا دوسرے فریق کی حمایت کر رہے ہیں۔

اسرائیل-فلسطین جنگ اور روس-یوکرین جنگ دونوں بہت پہلے ہی ختم ہو چکے ہوتے (یا یوں کہیں کہ شاید شروع بھی نہیں ہوئے ہوتے) اگر اقوام متحدہ کو بین الاقوامی امن کے محافظ کی شکل میں اس کا کردار نبھانے دیا گیا ہوتا۔ آج کی حقیقت یہی ہے کہ ہم جو دیکھ رہے ہیں، وہ عالمی جنگ کے بعد کے اصول پر مبنی عالمی نظام کا منظم زوال ہے، جسے پرامن طریقوں سے جنگ کو حل کرنے میں مدد کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ دو عالمی جنگوں سے ہوئے نقصانات کے بعد دنیا اس بات پر متفق ہوئی تھی کہ اب کوئی قتل عام نہیں ہوگا، کوئی اجتماعی سزا نہیں ہوگی، اپنے دفاع میں بھی طاقت کا غیر متناسب استعمال نہیں ہوگا۔ اس طرح اقوام متحدہ کو رکن ممالک اور دنیا کی اخلاقی دانشمندی کی شکل میں کام کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل کے 5 ویٹو پاور والے مستقل اراکین (امریکہ، چین، روس، برطانیہ اور فرانس) کو اقوام متحدہ چارٹر کے سخت عمل درآمد اور عالمی امن بنائے رکھنے، حقوق انسانی کی حفاظت کرنے اور قانون کی حکمرانی کو فروغ دینے کے اس کے ہدف کو یقینی بنانے کی خصوصی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ لیکن ان پانچوں نے اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل کو مذاق بنا کر چھوڑ دیا ہے۔ اسے اور اس کی مختلف ایجنسیوں کا استعمال اپنے خود کے سیاسی مفادات کو فروغ دینے کے لیے کیا ہے اور نیوٹرل امپائر کی شکل میں اپنے مقرر کردار کو کھونٹی پر ٹانگ دیا ہے۔

گزشتہ کچھ سالوں کے دوران خاص طور پر امریکہ نے اپنے ویٹو پاور کا استعمال کر کے جنگوں کو پرامن طریقے سے حل کرنے کی اقوام متحدہ کی کوششوں کو ناکام ہی کیا ہے۔ واشنگٹن اور اس کے ساتھیوں نے اکثر اپنے مفادات کے لیے اقوام متحدہ کو دھوکہ دیا۔ یاد رکھا جانا چاہیے کہ کس طرح انھوں نے اقوام متحدہ کو عراق پر ناجائز حملہ کے لیے مہر لگانے کے لیے دھوکہ دہی کا سہارا لیا۔ بعد میں ثابت بھی ہوا کہ یہ سب اس فرضی خفیہ جانکاری کی بنیاد پر کیا گیا کہ صدام حسین کے پاس نیوکلیائی اسلحے تھے اور وہ مغرب کے خلاف ان کا استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل کے ان قراردادوں کو ویٹو کرنا جو ان کے اہداف کو پورا کرنے میں مددگار نہیں، اور جب یونیسکو، ڈبلیو ایچ او، یو این ایچ سی آر اور ڈبلیو ٹی او جیسے اداروں کو اپنی خواہش کے مطابق موڑنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ان اداروں کو کمزور کرنا عام بات ہوگئی ہے۔

حقیقت میں کوئی بھی کثیر فریقی ادارہ تقسیم کرنے والی سفارتی طاقت کے تباہ کن اثرات سے بچ نہیں پائی ہے۔ ان میں بین الاقوامی مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) اور عالمی بینک جیسے ادارے بھی شامل ہیں، جن کا بین الاقوامی معاشی تعاون کو فروغ دے کر گلوبلائزیشن کو بہتر بنانے میں اہم کردار ہے۔ بین الاقوامی اداروں کو کمزور کرنے میں امریکہ کے کردار کے بارے میں اپنے جائزہ میں یورپین سنٹر فار پالیٹیکل اکونومی نے کہا ہے کہ اپنے تسلط کے لیے کسی بھی نام نہاد خطرے کے تئیں امریکہ کا رد عمل عالمی نظام کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ اس نے کہا کہ ڈبلیو ٹی او کا کمزور ہونا اور ڈبلیو ایچ او سے امریکہ کا ہٹنا اس کی سب سے واضح مثالیں ہیں، لیکن ان کے علاوہ بھی مثالیں موجود ہیں۔ اس معاملے میں سب سے تازہ نقصان بین الاقوامی جرائم عدالت (آئی سی سی یعنی انٹرنیشنل کریمنل کورٹ) کا ہے جس نے اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو اور ان کے سابق وزیر دفاع گیلنٹ پر 'جنگی جرائم' کے الزام میں فرد جرم لگایا ہے۔ امریکہ نے عدالت پر یہودی مخالف ہونے کا الزام عائد کرتے ہوئے فیصلے کو خارج کردیا۔ حالانکہ گزشتہ سال اسی بائڈن انتظامیہ نے یوکرین میں اپنے کاموں کو لے کر روسی صدر ولادیمیر پوتن کے خلاف آئی سی سی کے گرفتاری وارنٹ کے لیے حمایت کا اظہار کیا تھا، اور رکن ممالک سے عدالت کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی گزارش کی تھی۔

موجودہ حالات پر کوئی بھی سنجیدہ گفتگو غزہ اور یوکرین کی بات کیے بغیر پوری نہیں ہوگی، کیونکہ یہ اس بات کی مثال ہے کہ کس طرح سے حریف عالمی طاقتیں جنگ کے بعد کی عالمی معیشت کو کمزور کر رہی ہیں۔ غزہ میں کوئی بھی جگہ اسرائیلی بمباری سے محفوظ نہیں۔ فلسطینیوں نے بم حملہ سے خود کو بچانے کی جدوجہد کے درمیان مہلوکین کو شمار کرنا بند کردیا۔ تل ابیب کی ظالم فوجی مشین کے ذریعہ ملبہ میں تبدیل غزہ اب مردوں کی زمین جیسا نظر آتا ہے اور اسے نام نہاد 'بین الاقوامی طبقہ' کی سفارتی اور اخلاقی نامردی کی سب سے شرمناک مثالوں میں سے ایک کی شکل میں دیکھا جانا چاہیے۔ اس درمیان اپنے مغربی ساتھیوں سے بھر بھر کر اسلحہ حاصل کرنے والا یوکرین 2022 میں روس کے ذریعہ شروع کیے گئے حملے کے بعد سے اپنی خود مختاری کے لیے وجودی جنگ میں الجھا ہوا ہے، جسے دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں سب سے بڑی جنگ قرار دیا جارہا ہے۔ روس نے یوکرینی علاقہ کے تقریباً پانچویں حصہ پر قبضہ کر رکھا ہے اور صدر زیلنسکی پر دباؤ بڑھتا جارہا ہے کہ وہ صلح کا کوئی راستہ نکالیں، کیونکہ اگر روس کو مزید اکسایا گیا تو غالباً وہ نیوکلیائی اسلحوں کے استعمال سے بھی پیچھے نہ ہٹے۔ مشرق وسطیٰ میں کوئی بھی امن کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہے۔ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان تازہ جنگ بندی سمجھوتہ دونوں فریقین کے ذریعہ مستقل خلاف ورزی کے سبب بے معنی ثابت ہو رہا ہے۔ پچھلی بار بین الاقوامی طبقہ 1992 میں ایک ساتھ آیا تھا جب اقوام متحدہ اور ناٹو نے بوسنیا میں خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لیے سرگرم طریقے سے مداخلت کی تھی۔ تب سے سب کچھ خراب ہوتا جارہا ہے۔ 2020 میں اقوام متحدہ کے قیام کی 75 ویں یوم تاسیس پر ادارہ کے جنرل سکریٹری اینٹونیو گٹیرس نے رکن ممالک کو یاد دلایا کہ 'کثیر فریقی حکومت کے اثردار نظام کی عدم موجودگی میں بکھراؤ اور پولرائزیشن (100 سال قبل) پہلی عالمی جنگ اور اس کے بعد دوسری عالمی جنگ کی وجہ بنا'۔ اگر اس بیان کا مقصد برسر اقتدار طبقات کو یہ یاد دلانا تھا کہ جو لوگ تاریخ سے نہیں سیکھتے ہیں وہ اسے دہرانے کی غلطی کرتے ہیں، تو ایسا لگتا ہے کہ یہ بات ان سنی کردی گئی ہے۔ ☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شرف دین و پاسبان مذہب

مولانا سید علی ہاشم عابدی

فقیہ ومجاہد آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسوی عاملیؒ ۱۲۹۰ھ کو کاظمین میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب سید یوسف شرف الدینؒ اور والدہ آیۃ اللہ سید ہادی صدرؒ کی بیٹی جناب زہرا صدرؒ تھیں اور جب آپ ایک برس کے ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ نجف اشرف چلے گئے۔

باب مدینۃ العلم حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے جوار میں دیندار واہل علم والدین کے زیر سایہ پروان چڑھے۔ چھ برس کی عمر میں مکتب گئے اور ایک برس بعد یعنی سات برس کی عمر میں قرآن کریم کی ایسی دلنشین تلاوت کرتے کہ سننے والوں کو بخوبی اندازہ ہوجاتا کہ یہ بچہ نوک نیزہ کے بے نظیر قاری حضرت امام حسین علیہ السلام کا حقیقی عبد ہے۔

نجف اشرف سے اپنے والد کے ہمراہ آبائی وطن جبل عامل آئے اور آٹھ برس کی عمر میں تعلیم کا مکمل سلسلہ شروع ہوا جسمیں ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔

۱۷ ربرس کی عمر میں چچا کی بیٹی سے شادی ہوئی اور ۲۰ ربرس کی عمر یعنی ۱۳۱۰ھ میں اپنے نانا آیۃ اللہ العظمیٰ سید ہادی صدرؒ کی ہدایت پر اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سامرہ تشریف لے گئے۔ سامرہ میں آئے آپ کو ابھی ایک برس بھی نہیں ہوئے تھے کہ مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا شیرازیؒ سامرہ سے نجف اشرف منتقل ہوگئے۔ اور آپ کی پیروی میں اکثر علماء وطلاب بھی نجف اشرف چلے گئے تو آیۃ اللہ سید عبدالحسین شرف الدین بھی نجف اشرف آگئے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدینؒ نے آیۃ اللہ شیخ حسن کربلائیؒ، آیۃ اللہ شیخ محمد طہؒ، آیۃ اللہ آخوند ملا کاظم خراسانیؒ، آیۃ اللہ سید محمد کاظم یزدیؒ، آیۃ اللہ سید اسماعیل صدرؒ، آیۃ اللہ شیخ فتح اللہ شریعت اصفہانیؒ، آیۃ اللہ سید حسن صدرؒ سے کسب فیض کیا اور ۳۲ ربرس کی عمر میں درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔

مختلف فقہاء سے سند اجتہاد حاصل کر کے آپ اپنے وطن جبل عامل تشریف لائے اور اپنے والد ماجد اور برادر عالی قدر کی مدد سے جبل عامل میں حوزہ علمیہ قائم کیا لیکن ابھی کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ آپ کے والد کی رحلت ہوگئی اور اس کے کچھ ہی دن بعد آپ کے بھائی کی بھی وفات ہوگئی۔

اخلاقی اختلاف شان علم کے خلاف ہے اور علمائے ربانی کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ ہمیشہ اخلاقی اختلافات اور مشکلات سے دور رہے۔ ہاں علمی اور نظریاتی اختلاف ہمیشہ رہا اور یہ علمی اور نظریاتی اختلاف نے ملک وملت کی تعمیر اور ترقی میں نمایاں کردار نبھایا۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ سے بھی ان کے ہم عصر افراد سے اختلاف نظر رہا لیکن کبھی بھی اس نظریاتی اختلاف

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسوی رحمۃ اللہ علیہ جب لبنان پہنچے تو یہ زمانہ پہلی جنگ جہانی کا زمانہ تھا ۔ عثمانی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ جو بھی اسلحہ چلا سکتا ہے وہ فوج میں داخل ہو جائے اور اس حکم سے صرف انہیں دینی علماء کو چھوٹ تھی جنکا نام سرکاری رجسٹر میں رقم تھا اور اس میں غیر شیعہ مذہب کے علماء کے نام ہی لکھے تھے اور شیعہ علماء اور طلاب کا نام نہ سرکاری رجسٹر میں لکھا تھا اور نہ کوئی لکھوانے والا تھا لہذا آپ نے اس سلسلہ میں اقدام کیا اور سرکاری حکم نامہ جاری کرایا اور اس طرح شیعہ علماء و طلاب کو بھی اس قانون سے سہولت ملی جس کے نتیجہ میں تعلیم وتعلم کا سلسلہ نہیں رکا اور حوزات علمیہ جاری رہے۔

کو بداخلاقی کی نذر نہیں ہونے دیا اور اگر کسی نے انکی حمایت میں ایسا کیا تو خود آپ نے اسکی مخالفت کی۔

مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا اور اگر مہمان عالم و دانشور ہوتا تو اس کا بے حد احترام فرماتے اور خدمت کرتے۔ اسی طرح آپ دنیا اور اسکی لالچ سے دور تھے ملک فیصل نے جب آپ کو پانچ ہزار مصری لیرہ بھیجا تو آپ نے یہ کہتے ہوئے اسے لینے سے انکار کر دیا کہ میں نے پیسے کے لئے جہاد نہیں کیا۔ جب ملک فیصل کو اسکی اطلاع ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے اب تک ایسا اعلیٰ ظرف انسان نہیں دیکھا جو اس طرح مال دنیا کو ٹھکرا دے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ جب لبنان پہنچے تو یہ زمانہ پہلی جنگ جہانی کا زمانہ تھا۔ عثمانی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ جو بھی اسلحہ چلا سکتا ہے وہ فوج میں داخل ہوجائے اور اس حکم سے صرف انہیں دینی علماء کو چھوٹ تھی جنکا نام سرکاری رجسٹر میں رقم تھا اور اس میں صرف اہلسنت اور عیسائی مذہب کے علماء کے نام ہی لکھے تھے اور شیعہ علماء اور طلاب کا نام نہ سرکاری رجسٹر میں لکھا تھا اور نہ کوئی لکھوانے والا تھا لہذا آپ نے اس سلسلہ میں اقدام کیا اور سرکاری حکم نامہ جاری کرایا اور اس طرح شیعہ علماء وطلاب کو بھی اس قانون سے سہولت ملی جس کے نتیجہ میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ نہیں رکا اور حوزات علمیہ جاری رہے۔

اسلامی وحدت اور اسلامی فرقوں کے درمیان اتحاد و نزدیکی کے سلسلہ میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ کی کوششیں قابل قدر بلکہ نقش اول کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے مصر کا سفر کیا اور وہاں علماء سے ملاقات کی ۔ جامعہ الازہر کے مفتی شیخ سلیم البشری المالکی سے خصوصی ملاقات کی اور امامت کے موضوع پر ۱۱۲ خطوط ایک دوسرے کے درمیان رد و بدل ہوئے جو بعد میں ''المراجعات'' نامی کتاب کی شکل میں طبع ہوئے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ کی کتاب ''المراجعات'' اس وقت سے آج تک امامت کی بحث سمجھنے اور حصول ہدایت میں مشعل راہ ہے۔ بزرگ علماء نے اس عظیم کتاب کی توصیف فرمائی۔

بانی حوزہ علمیہ قم حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ عبدالکریم، مرجع عالی قدر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ بروجردیؒ، استاد الفقہاء و المجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ، رہبر کبیر انقلاب حضرت امام خمینی قدس سرہ اور صاحب کتاب الغدیر علامہ امینیؒ نے آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ اور آپ کی کتابوں خصوصا ''المراجعات'' اور ''الفصول المہمہ'' کی تعریف وتمجید فرمائی ہے۔ اسی طرح ''المراجعات'' کو پڑھ کر بہت سے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی جسمیں جناب ڈاکٹر تیجانی سماوی حفظہ اللہ اور جناب عبدالحفیظ بنانی کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو سعودی بادشاہ عبدالعزیز سے ملاقات کی اور اسے تحفہ میں قرآن کریم دیا ۔شاہ عبدالعزیز نے قرآن کریم کی جلد کو چوما تو آپ نے اس سے کہا کہ یہ جلد تو بکری کی کھال کی بنی ہے اسے کیوں چوما تو اس نے کہا کہ چوں کہ اس کے اندر قرآن ہے اس لئے چوما تو آپ نے فرمایا ہم بھی روضہ رسولؐ کی دیواروں، جالی اور دروازے کو صرف اس لئے چومتے ہیں کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ جس کے بعد شاہ عبدالعزیز نے زائرین کو روضہ رسولؐ کے چومنے سے روکنا بند کر دیا اگر چہ اس کے بعد کے حکام نے دوبارہ پابندی لگا دی۔ اسی طرح آپ نے حرم الٰہی مسجد الحرام میں نماز جماعت کی امامت فرمائی کہ آپ کی اقتدا میں بلا تفریق مذہب وملت مسلمانوں نے نماز جماعت پڑھی۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ نے جہاں قابل قدر علمی اور مذہبی اقدامات کئے وہیں آپ کی سیاسی جد جہد بھی نا قابل فراموش ہیں ۔ فرانسیوں کے خلاف آپ کے حکم جہاد نے عالم اسلام خصوصا لبنان کو استعمار سے نجات دی اور اسی طرح فلسطین پر یہودی غاصبانہ قبضہ کے خلاف بھی آواز بلند کی۔

آخر ۸ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ کو ۸۷ ربرس کی عمر میں یہ آفتاب علم وہدایت غروب ہوگیا، جنازہ لبنان سے نجف اشرف لایا گیا اور مولا وآقا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے روضہ مبارک میں سپرد خاک کیا گیا۔ جب آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید روح اللہ موسوی خمینی قدس سرہ کو آپ کے انتقال کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے درس کو تعطیل کیا اور فرمایا: ہمارے زمانے کا ہشام بن حکم گذر گیا۔

مصافحہ، معانقہ اور تقبیل سے دوری وجہ خیر الٰہی میں کمی

ڈاکٹر شجاعت حسین

واقعہ کربلا کے چشم دید گواہ، شیعوں کے چوتھے امام، علی (ع) بن الحسین (ع) کے چشم چراغ اور پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مصافحہ امر امانت اہلبیت علیہم السلام ہے۔ خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اور ہماری صفت بھی بیان کرنے میں قدرت نہیں رکھتے۔ کیا علماء کرام، مومنین اور شیعوں نے کوتاہی کی؟ (حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ، اصول کافی، جلد 4، صفحہ 87)

امت مسلمہ بخوبی واقف ہے کہ علماء کرام وارث رسولؐ ہیں۔ مومنین کے لیے آپ کی پیروی، بہر حال، ہر حال میں لازمی ہے۔ لہٰذا کلام الٰہی، اُم الکتاب، قرآن حکیم میں ہر خشک وتر موجود ہے جس کی تعلیم، تبلیغ، تشہیر و اشاعت سبھی عالموں پر فرض ہے۔ منبر اور محراب کے قریب اور معاشرے میں واضح طور پر مصافحہ، معانقہ اور تقبیل کرتے ہوئے نمونہ پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس کے عمل میں کمی دیکھی گئی ہے جو باعث تشویش ہے۔

مصافحہ، معانقہ اور تقبیل کیا ہے؟ ان کو عمل میں کیسے لائیں، اس کی اہمیت کی وضاحت کی جائے، اس کا فضل و کرم یہ ہوگا کہ ہمارے نوجوان و نوخیز طبقے میں اہمیت معلوم ہوگی اور رفتہ رفتہ فروغ پائے گا۔ اگر معاشرہ میں اکے عمل میں کمی و کوتاہی برتی جارہی ہے، اس کا واضح اشارہ یہ ہے کہ اس کی اہمیت سے ناواقفیت کی وجہ ہوسکتی ہے۔

آیئے مُصافحہ کے معنی ومطالب کو سمجھیں۔ ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانے کے فعل کو مصافحہ کہا جاتا ہے۔ جب پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو مکمل نمونہ عمل قرار دیا ہے تو ظاہری بات ہے کہ تاجدار انبیاء نے کس طرح سے مصافحہ کا فعل عمل میں لایا کرتے تھے اس کو جاننے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم نے اس عمل کو تیز رفتار و مصروف زندگی، تعلیم یافتہ اور جدید ٹیکنالوجی دور میں تبدیل تو نہیں کر دیا یا نابلد ہو گئے۔ مشفق مومنین کرام اور علماء کرام کے ذہن عالیہ کے لیے تحریر کرنا لازمی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹا تا لیتا تھا۔“ (اصول کافی، جلد 4، صفحہ 90) کاش مصافحہ کی اہمیت پر تدبر و تفکر کیا ہوتا! حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

بابائے سلونی سلونی قبل ان تفقدونی، امیرالمومنین، امام المتقین، شیر خدا، فاتح خیبر، حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا ”جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔“

جب دو مومن، دو دوست یا دو بھائی آپس میں مصافحہ کرتے

ہیں تو اللہ تبارک تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تبھی تو محبوب کبریا نے اپنی امتیوں سے فرمایا جب تم میں سے اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے تو یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی اپنے رفیق سے مصافحہ کرتا ہے اور جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مصافحہ کیا کرو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

مُعانقہ کا مطلب ہے بغل گیر ہونا (گلے ملنا)۔ ایسا کہیں نہیں لکھا ہے کہ گلے صرف عیدالفطر اور عیدالضحیٰ میں ملیں۔ یوم جمعہ جو کہ سیدالیوم کہلاتا ہے اس روز بھی مصافحہ اور معانقہ کو عمل میں لایا جانا چاہیے لیکن جب معانقہ کے معنی سے واقفیت ہی نہیں تو عمل میں کیسے اور کیونکر لایا جائے۔ بدقسمتی اور المیہ یہ ہے کہ معاشرے میں مساوات نہیں۔ تعلیم، عہدہ، منصب، دولت، شہرت، حسب ونسب کے امتیازات معاشرے میں غالب ہے۔

الشیخ کلینی علیہ الرحمۃ کی معروف و مستند کتاب، اصول کافی کے بَابُ الْمُعَانَقَةِ، جلد 4، صفحہ 93-92 پر الذکر ہے کہ امام باقرؑ اور امام الصادقؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن بھائی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مباہات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے: ”دیکھو میرے ان دونوں بندوں کو، یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں میری خوشنودی کے لیے۔“

مصافحہ اور معانقہ کے معنی، مفہوم، عمل اور اہمیت کے بعد لفظ ”تقبیل“ کے معنی اور اہمیت پر غور کریں۔

تقبیل ایک عربی لفظ ہے جس کا اردو معنی بوس و کنار، چومنا یا بوسہ بازی ہے۔ عام طور پر یہ ایران، عراق اور عرب ممالک کی ثقافت ہے۔ ہندوستان میں اس کو مقبولیت حاصل نہ ہوسکی کیونکہ اس کی اہمیت اور فضیلت سے ہم آشنا ہی نہیں۔ معاشرے کی ثقافت میں مقام حاصل نہ کرسکی۔ اس بات کو زور دے کر لکھنا ضروری ہے کہ اگر کتب اربعہ کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس عمل کی فضیلت واہمیت سے آشنائی ہوتی اور عمل میں بھی نظر آتا۔ قارئین کرام غور کریں۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمھارے لیے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔ ایسا کرنا بدعت میں شمار نہ ہوگا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ”اگر کوئی اپنے نسبتی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیے۔ زوجہ اور طفل صغیر پر بوسہ دینا چاہیے۔ (اصول کافی، جلد 4، صفحہ 95)۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ نہ بوسہ کسی کو دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا جس کو رسول اکرمؐ نے چاہا ہو (یعنی وصی رسولؐ)

جس طرح سے سلام و دعا میں سلامتی، امن، محبت، شفقت، حفظ، امان، کامیابی و کامرانی ہے اسی طرح مصافحہ، معانقہ اور تقبیل میں کثیر خیر و برکت، آفیت اور نجات ہے کیونکہ یہ خوشنودی اور رضائے الٰہی ہے۔ ہمارا معاشرہ طبقوں میں تقسیم ہے۔ کیا یہ کہنا قابل قبول ہوگا کہ وارث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان عمل کی جانب معاشرے کو راغب کریں۔ یہ کوئی مبالغہ آرائی یا تہمت نہیں کہ ایسا مشاہدہ کیا جا رہا ہے کہ کسی بزم، محفل، مجلس، درع ت، شادی، ولیمہ کسی نوعیت کے پروگرام میں خود ساختہ گریٹ حضرات مصافحہ، معانقہ اور تقبیل تو دور کی بات، آنکھیں ملانا اور برابر میں کھڑا ہونا بھی ممنوع اور شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔

مصافحہ، معانقہ اور تقبیل کا عمل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رضائے الٰہی بھی۔ اے پروردگار عالم! ہم لوگوں کو مندرجہ بالا عمل کو انجام دینے کی توفیق عطاء فرما اور رحمت و کرم نازل فرما! آمین!!

علی گڑھ، موبائل 7060888223

پُرسکون نیند و خوابوں کے قاتل: الیکٹرانک آلات کے اسکرین ٹائمنگ

مسعود محبوب خان (ممبئی)

اوسا کا یونیورسٹی کی تحقیق میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سونے سے قبل کمپیوٹر، موبائل فون اور ٹی وی جیسے آلات کا استعمال کم خوابی اور نیند کی خرابی کا ایک بڑا سبب ہے۔ اس تحقیق کے مطابق، وہ لوگ جو رات کے وقت ان الیکٹرانک آلات کا استعمال کرتے ہیں، نہ صرف نیند کے دورانیے میں کمی کا شکار ہوتے ہیں بلکہ ان کی نیند کا معیار بھی متاثر ہوتا ہے۔ ایسے افراد کی نیند میں خلل کی وجہ سے نہ صرف ان کی صحت متاثر ہوتی ہے بلکہ روزمرہ زندگی میں ان کی کارکردگی بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ اگر نیند کی کمی اور اس کے منفی اثرات سے بچنا چاہتے ہیں تو نیند سے پہلے اسکرینز سے بچنا اور پُرسکون سرگرمیوں میں مشغول ہونا انتہائی مفید ہے۔ اس تحقیق میں بتایا گیا کہ کمپیوٹر، موبائل اور ٹی وی کی اسکرین سے نکلنے والی نیلی روشنی (blue light) دماغ کے میلانوپسن نامی فوٹو ریسپٹرز کو متاثر کرتی ہے، جس سے نیند کا ہارمون میلاٹونن کم ہوتا ہے۔ میلاٹونن ایک قدرتی ہارمون ہے جو نیند کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ جب اس کی سطح کم ہوجاتی ہے، تو انسان کو سونے میں دشواری پیش آتی ہے، اور نیند کا دورانیہ کم ہوجاتا ہے۔

رات کی نیند انسان کی ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ نیند کے دوران جسم میں نئی توانائی پیدا ہوتی ہے، دماغ کو سکون ملتا ہے، اور مدافعتی نظام بہتر ہوتا ہے۔ اگر نیند کا دورانیہ کم یا ناقص ہو تو یہ انسانی جسم کے مختلف نظاموں پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ چاق و چوبند رہنے اور روزمرہ کی زندگی میں اچھا پرفارم کرنے کے لیے مناسب نیند لینا نہایت ضروری ہے۔ ماہرین کے مطابق، رات کے ابتدائی گھنٹوں میں سونے کے لیے لیٹنا بہتر نیند کا آغاز کرتا ہے۔ قدرتی نظام کے تحت، شام ڈھلنے کے بعد جسم میں نیند کے ہارمونز کی سطح بڑھتی ہے، جو ابتدائی رات کو سونے کی صورت میں بہترین نیند فراہم کرتی ہے۔ اگر ہم یہ وقت الیکٹرانک آلات کے سامنے گزاریں تو نیند کے اس فطری سائیکل میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ جو لوگ سونے سے پہلے ہیجان انگیز یا خوفناک مواد دیکھتے ہیں، ان کے دماغ میں تناؤ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے نیند متاثر ہوتی ہے اور نیند کے مختلف مراحل (Sleep Stages) صحیح طریقے سے مکمل نہیں ہو پاتے۔ ان مراحل میں خلل سے نہ صرف ذہنی سکون خراب ہوتا ہے بلکہ جسمانی کارکردگی اور ذہنی توجہ میں بھی کمی آتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے الیکٹرانک آلات سے دُوری اختیار کرنا بہتر نیند کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ سونے سے پہلے کتاب پڑھنا، گہری سانسیں لینا، یا ہلکی آواز میں قرآن سننا نیند کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اس طرح کے طریقے نہ صرف نیند کا معیار بہتر بناتے ہیں بلکہ جسم و دماغ کو پُرسکون رکھتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق، برقی بلب اور الیکٹریکل مصنوعات جیسے ٹی وی، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور اسمارٹ فونز کی اسکرینز سے نکلنے والی مصنوعی روشنیاں انسان کی نیند کی خرابی کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں۔ ان آلات کی روشنی نیلی شعاعوں پر مشتمل ہوتی ہے، جو انسانی جسم کی قدرتی گھڑی کو متاثر کرتی ہے۔ انسانی جسم میں ایک قدرتی گھڑی موجود ہوتی ہے جسے Circadian Rhythm کہا جاتا ہے۔ یہ گھڑی دن اور رات کے وقت کے مطابق جسم کے مختلف نظاموں کو منظم کرتی ہے۔ قدرتی حالات میں، صبح کی روشنی انسانی جسم کو جاگنے کا پیغام دیتی ہے جب کہ رات کا اندھیرا نیند کو مدعو کرتا ہے۔ لیکن جب رات کے وقت مصنوعی روشنیاں جسم پر اثر انداز ہوتی ہیں، تو یہ گھڑی متاثر ہوجاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا سونے اور جاگنے کا قدرتی توازن بگڑ جاتا ہے اور نیند کا معیار کمزور ہوجاتا ہے۔

تحقیق کے مطابق، مصنوعی روشنی خصوصاً نیلی روشنی کا استعمال نیند کے ہارمون میلاٹونن (Melatonin) کے اخراج میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ میلاٹونن نیند کے آغاز کے لیے ضروری ہے، اور یہ ہارمون رات کو جسم میں زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے تاکہ انسان کو نیند کے لیے تیار کر سکے۔ لیکن جب مصنوعی روشنیاں اس کے اخراج کو روک دیتی ہیں، تو انسان کو نیند آنے میں مشکل ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نیند کا معیار متاثر ہوتا ہے، اور انسان بار بار جاگنے لگتا ہے۔ مصنوعی روشنی، خاص طور پر کمپیوٹر اور موبائل فونز کی ایل ای ڈی روشنی، نیورونز (Neurons) کو بھی متحرک کر دیتی ہے۔ نیورونز دماغ کے اعصابی خلیے ہیں جو پیغام رسانی کا کام کرتے ہیں۔ جب نیورونز کو یہ روشنی فعال کرتی ہے، تو دماغ میں چستی پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان کو نیند آنے میں مزید دشواری ہوتی ہے اور جاگنے کی حالت برقرار رہتی ہے۔ یہ صورتِ حال اس طرح ہے جیسے کیفین یا چائے کا اثر دماغ پر ہوتا ہے، جو انسان کو نیند سے روکنے کا باعث بنتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق، جو افراد روزانہ رات میں پوری نیند نہیں لیتے، وہ متعدد سنگین امراض کے خطرے میں آجاتے ہیں۔ ان میں موٹاپا، یاسیت (ڈپریشن)، دل کے امراض اور فالج کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ نیند کی کمی جسم میں ہارمونل توازن کو بگاڑ سکتی ہے، جس سے میٹابولزم پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں، دماغ کو مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے نفسیاتی امراض جیسے ڈپریشن اور انزائٹی کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اچھی اور پُرسکون نیند حاصل کرنے کے لیے کچھ اہم عوامل اور عادات پر توجہ دینا ضروری ہے۔ نیند کی اہمیت کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ، مختلف تدابیر اپناتے ہوئے ہم اپنے نیند کے معیار کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ نیند کو بہتر بنانے اور مصنوعی روشنی کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے یہاں درج ذیل احتیاطی تدابیر کی تجویز پیش کی جارہی ہے۔

روزانہ کی روٹین: نیند کے وقت کا ایک مقررہ شیڈول بنائیں۔ روزانہ ایک ہی وقت پر سونے اور جاگنے کی عادت ڈالیں۔ اس سے جسم کی قدرتی گھڑی مستحکم رہتی ہے، جس سے نیند کی کیفیت میں بہتری آتی ہے۔

تیز روشنی سے بچنا: سونے سے کم از کم آدھا گھنٹہ پہلے تیز روشنی کی موجودگی سے بچنا ضروری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ موبائل فونز، ٹیبلٹس، ٹیوب لائٹس، انرجی سیورز اور ٹی وی اسکرینز کا استعمال ترک کر دینا چاہیے۔ یہ الیکٹرانک آلات نیلی روشنی خارج کرتے ہیں، جو میلاٹونن کی پیداوار کو متاثر کرتے ہیں اور نیند کے عمل کو خراب کرتے ہیں۔ نیلی روشنی کے فلٹرز کا استعمال کریں۔ ایسے اسکرین فلٹرز یا ایپلی کیشنز کا استعمال کریں جو نیلی روشنی کو کم کر کے اسے پیلے رنگ میں تبدیل کر دیتے ہیں، اس سے میلاٹونن کی پیداوار متاثر نہیں ہوتی۔ رات میں دھیمی روشنی کا انتخاب کریں۔ کم روشنی والے برقی بلب یا رات کے وقت نارنجی روشنی کا استعمال کریں، کیونکہ یہ قدرتی طور پر سکون فراہم کرتی ہے اور نیند میں خلل پیدا نہیں کرتی۔

بچوں کی اسکرین کا وقت کم کرنا: بچوں کے لیے اسمارٹ فونز، ٹیبلٹس، اور آئی پیڈز کا استعمال محدود کرنا چاہیے۔ یہ نہ صرف ان کی نیند کے دورانیے کو بڑھاتا ہے بلکہ ان کی ترقی اور عمومی صحت کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ بچوں کے لیے نیند کی ضرورت بالغوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے، اور اسکرین کا زیادہ وقت انہیں نیند سے محروم کر سکتا ہے۔

سوشل میڈیا سے گریز: سونے سے کم از کم دو گھنٹے پہلے کمپیوٹر، موبائل، ٹی وی، الیکٹرانک آلات اور سوشل میڈیا کا استعمال سے دور رہیں۔ سوشل میڈیا پر گزارا جانے والا وقت ذہن کو متحرک کرتا ہے اور نیند کے لیے سکون حاصل کرنے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس کی جگہ کتابیں پڑھنے یا دیگر پُرسکون سرگرمیوں کا انتخاب کریں، جیسے کہ ہلکی سی تلاوت و نشید یا مراقبہ وغیرہ۔

کمرے کی روشنی کا انتظام: نیند کے دوران کمرے کی روشنی مدھم ہونا چاہیے۔ یہ ماحول کو سکون دہ بناتا ہے اور نیند کے لیے سازگار حالات فراہم کرتا ہے۔ کمرے کی کھڑکیاں بند کر کے اندھیرا کریں یا ایسی پردے لگائیں جو روشنی کو روک سکیں۔

درجۂ حرارت کا خیال رکھنا: کمرے کا درجۂ حرارت بھی نیند کے معیار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پنکھے یا اے سی کو معمولی درجۂ حرارت پر رکھیں تا کہ کمرے کا ماحول آرام دہ ہو۔ عام طور پر، 20 سے 22 ڈگری سینٹی گریڈ کا درجۂ حرارت نیند کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔

پُرسکون ماحول: نیند کے دوران شور اور خلل سے بچنے کے لیے کمرے کا دروازہ بند رکھیں۔ اگر ممکن ہو تو شور کو کم کرنے کے لیے کان میں ڈالنے والے ایئر پلگ یا سفید شور کی مشین کا استعمال کریں۔ ایک پُرسکون ماحول نیند کی بہتر کیفیت کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سوتے وقت پُرسکون سرگرمیوں کو اپنائیں۔ رات کے وقت کوئی سکون آور کتاب پڑھنا، مراقبہ کرنا، یا ہلکی آواز میں تلاوت یا نشید سننا بھی نیند کے معیار کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔

اچھی نیند کے متعدد فوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں:

اچھی نیند ذہن کو تر و تازہ کرتی ہے، توجہ اور یادداشت کو بہتر بناتی ہے۔ نیند جسم کے مختلف نظاموں کو بحال کرنے میں مدد کرتی ہے، جس سے قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے اور بیماریوں کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ نیند کی کمی سے انسان میں چڑچڑاپن، یاسیت، اور دیگر نفسیاتی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ اچھی نیند انسان کے موڈ کو بہتر بناتی ہے۔ اچھی نیند کی بدولت جسمانی اور ذہنی کارکردگی میں بہتری آتی ہے، جو کہ روزمرہ کی زندگی میں مثبت اثر ڈالتی ہے۔

نیند کے دورانیے اور معیار کو بہتر بنانا نہ صرف صحت کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ یہ زندگی کی معیاری حیثیت کو بھی بڑھاتا ہے۔ اگر ہم ان آسان لیکن موثر عادات کو اپنالیں تو ہم ایک صحت مند طرزِ زندگی کی جانب قدم بڑھا سکتے ہیں۔ نیند کو کبھی بھی ہلکا نہ لیں؛ یہ آپ کی جسمانی اور ذہنی صحت کے لیے، بہت اہم ہے۔

نیند کی اہمیت اور نیند کے معیار کی حفاظت کے حوالے سے قرآن و حدیث میں بھی مختلف احکامات موجود ہیں۔ یہاں کچھ نکات پیش کیے جا رہے ہیں۔ قرآن میں اللّٰہ تعالیٰ نے رات کی نیند کو انسان کی ایک اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ سورۃ الفرقان (25:47) میں فرمایا گیا: ”اور وہی ہے جو رات کو تمہارے لیے لباس اور نیند کو سکون بناتا ہے“۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نیند انسان کی جسمانی اور ذہنی صحت کے لیے ضروری ہے۔ نبیٔ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے ابتدائی حصّے میں سونے کی ترغیب دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میری اُمت کے لیے بہترین خواب وہ ہیں جو رات کے ابتدائی حصّے میں ہوں“۔ یہ حدیث نیند کے فطری سائیکل اور نیند کے ہارمون میلاٹونن کے بڑھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں سونے سے پہلے کچھ آداب بھی ہیں جو نیند کے معیار کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سونے سے پہلے وضو کرنا (مسلم: 2711)۔

سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا (ابن ماجہ: 1376)۔

بستر پر جانے سے پہلے قرآن کی کچھ آیات، خاص طور پر آیت الکرسی (سورۃ البقرۃ: 255) پڑھنا، جسے سونے کے دوران حفاظت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے (بخاری: 5010)۔ قرآن میں سونے کی حالت کو اللّٰہ کی نشانیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ الروم (23:30) میں فرمایا گیا: ”اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہاری نیند تمہارے دن کی سکون کی حالت ہے“۔ یہ آیت نیند کی حالت کو اللّٰہ کی قدرت اور حکمت کا ایک مظہر بتاتی ہے۔

نبیٔ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: خوشی کے خواب، غم کے خواب، اور وہ خواب جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو اسے اپنے پاس نہ رکھے، بلکہ اللّٰہ سے پناہ مانگے“ (بخاری)۔ یہ حدیث خواب کی کیفیت اور نیند کے اثرات پر روشنی ڈالتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں یہ بھی شامل ہے کہ سونے سے پہلے پُرسکون سرگرمیوں میں مشغول ہونا مفید ہے، جیسے کہ ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، اور نفسیاتی سکون حاصل کرنا۔

نیند انسانی صحت کے لیے انتہائی اہم ہے، اور قرآن و حدیث میں اس کی اہمیت اور اس کے آداب کا ذکر موجود ہے۔ سونے سے پہلے الیکٹرانک آلات سے دور رہنا اور پُرسکون سرگرمیوں میں مشغول ہونا نیند کے معیار کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ ان احکامات کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی نیند کی عادتوں میں بہتری لائیں اور اللّٰہ کی رضا کے حصول کے لیے کوشش کریں۔

masood.media4040@gmail.com

****

عدالتوں کو بے بنیاد دعووں کو قابل اعتناء نہیں سمجھنا چاہیے

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا وفد اجمیر شریف میں، درگاہ کمیٹی کے ساتھ اظہار یکجہتی

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے وفد نے اجمیر کی درگاہ پر مندر ہونے کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ عدالتوں کو اس طرح کے بے بنیاد اور جھوٹے دعووں کو قابل اعتناء ہی نہیں سمجھنا چاہیے یہ بات آج یہاں جاری ایک ریلیز میں کہی گئی ہے ریلیز کے مطابق عبادت گاہوں سے متعلق قانون "پلیسز آف ورشپ ایکٹ ۱۹۹۱" کی موجودگی میں اگر اسی طرح کے دعووں کو عدالتیں قبول کرتی رہیں اور ان پر سروے وغیرہ کے آرڈر پاس کرتی رہیں تو اندیشہ ہے کہ اس سے ملک میں لاقانونیت اور انارکی کو ہی ہوا ملے گی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا ایک وفد جس کی قیادت بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا شاہ محمد فضل الرحیم مجددی نے کی اور جس میں ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس ترجمان آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، مولانا ابوطالب رحمانی رکن عاملہ بورڈ اور ناظم الدین امیر حلقہ، جماعت اسلامی، راجستھان شریک تھے، نے درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، اجمیر کا دورہ کیا اور درگاہ کمیٹی وسجادگان سے ملاقات کی اور درگاہ پر کیے گئے مقدمہ پر اظہار افسوس کیا۔ وفد نے ذمہ داران درگاہ کو یقین دلایا کہ بورڈ نہ صرف اخلاقی طور پر ان کے ساتھ ہے بلکہ وہ ہر قسم کی قانونی، سیاسی اور دستوری لڑائی میں ہر طرح سے ساتھ دے گا۔ بعد ازاں سجادگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس میں بورڈ نے واضح طور پر کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اجمیر کی تاریخی درگاہ پر بے بنیاد دعوے کو پوری طرح مسترد کرتا ہے، اسے اس بات پر سخت حیرت اور تشویش ہے کہ تاریخی شواہد اور قانونی دستاویزات اور 1991 کے پلیسز آف ورشپ ایکٹ کی موجودگی کے باوجود کس طرح اجمیر کی مقامی عدالت نے اسے قبول کر کے اس پر نوٹس جاری کر رہی ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اس بات پر سخت برہمی اور تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ ملک کی مختلف عدالتوں میں یکے بعد دیگرے مساجد اور درگاہوں پر دعووں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ابھی سنبھل کی جامع مسجد کا معاملہ تھما ہی نہیں تھا کہ عالمی شہرت یافتہ اجمیر کی درگاہ پر سنکٹ موچن مہادیو مندر ہونے کا دعویٰ کر دیا گیا۔ شکایت کنندہ نے درگاہ کمیٹی، مرکزی وزارت برائے اقلیتی امور اور مرکزی محکمہ آثار قدیمہ کو مدعا علیہ بنایا ہے۔ عبادت گاہوں سے متعلق قانون پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991 کی موجودگی میں اس طرح کے دعوے قانون اور دستور کا کھلا مذاق ہیں۔ پارلیمنٹ میں قانون لاتے وقت یہ واضح کیا گیا تھا کہ 15 اگست 1947 کو جس عبادت گاہ کی (مسجد، مندر، گرودوارہ، بودھ وہار، چرچ وغیرہ) کی جو پوزیشن تھی وہ علیٰ حالہ باقی رہے گی اور اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔ دراصل اس کا مقصد بالکل واضح تھا کہ بابری مسجد کے بعد اب کسی اور مسجد یا دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو نشانہ نہیں بنایا جا سکے۔ تاہم یہ انتہائی افسوس اور شرم کی بات ہے کہ گیان واپی مسجد، وارانسی، متھرا کی شاہی عیدگاہ، بوجھ شالہ مسجد، (مدھیہ پردیش)، ٹیلے والی مسجد لکھنؤ، سنبھل کی جامع مسجد اور جونپور کی مسجد کے ساتھ ساتھ اجمیر کی تاریخی درگاہ پر بھی دعویٰ کر دیا گیا۔ مزید برآں یہ کہ اس قانون کے ہوتے ہوئے عدالت نے عرضی گزار وشنو گپتا کی درخواست کو نہ صرف سماعت کے لئے منظور کر لیا بلکہ اس پر فریقین کو نوٹس بھی جاری کر دیا۔ ہندو فریق نے دعویٰ کیا کہ درگاہ کی زمین پر بھگوان شیو کا مندر تھا، جس میں پوجا اور جل ابھیشیک ہوا کرتا تھا۔ بابری مسجد کیس کے دوران سپریم کورٹ کی پانچ رکنی بنچ نے نہ صرف یہ کہ اس قانون کا حوالہ دیا تھا بلکہ یہاں تک کہا تھا کہ اس ایکٹ کی موجودگی میں کوئی نیا دعویٰ پیش نہیں کیا جاسکے گا۔ لیکن جب گیان واپی مسجد پر نچلی عدالت نے دعویٰ قبول کر لیا تو مسلم فریق عدالت عظمیٰ کے سامنے یہ کہہ کر اپنا کیس لے گیا کہ پلیسز آف ورشپ ایکٹ کی موجودگی میں اس دعویٰ کو عدالت کو قبول نہیں کرنا چاہیے تاہم عدالت نے اس پر نرمی اختیار کر لی کہ سروے کئے جانے سے 1991 کے قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب متھرا کی شاہی عیدگاہ، گیان واپی مسجد، لکھنؤ کی ٹیلہ والی مسجد، سنبھل کی جامع مسجد، جونپور کی مسجد اور اب اجمیر شریف کی درگاہ پر دعویٰ کر دیا گیا۔ اجمیر کی درگاہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی شخصیت صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی یکساں طور قابل احترام و عقیدت ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر اس سلسلہ کو نہیں روکا گیا تو یہ ملک میں انتشار اور بدامنی کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ مرکزی و ریاستی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ہی بنائے ہوئے قانون "پلیسز آف ورشپ ایکٹ ۱۹۹۱" کو سختی سے نافذ کریں۔ پریس کانفرنس کو مولانا محمد فضل الرحیم مجددی، ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس اور مولانا ابو طالب رحمانی نے خطاب کیا۔ ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے صحافیوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ آخر میں درگاہ کمیٹی کی جانب سے مولانا سرور چشتی نے اس اظہار یکجہتی کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور بورڈ کے ساتھ مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا۔

ہماچل میں آفات سے متاثرہ لوگوں کو معاوضہ میں اضافہ سمیت بیس بڑے فیصلے

شملہ، 12 دسمبر (یو این آئی) ہماچل پردیش میں جمعرات کو کابینہ کی میٹنگ میں اہم فیصلے کیے گئے۔ وزیر ہرش وردھن چوہان نے کابینہ کے فیصلوں کی معلومات دی۔ ریاستی سکریٹریٹ میں وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں، انہوں نے ریاست کے عوام اور کانگریس ہائی کمان کا گزشتہ دو برسوں میں مختلف پالیسیوں اور پروگراموں کو نافذ کرنے میں ان کی غیر متزلزل حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا۔ کابینہ نے بلاس پور میں منعقدہ دو سالہ تقریبات کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے پر کانگریس پارٹی کارکنوں اور سرکاری محکموں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ کابینہ نے آفات سے متاثرہ علاقوں بشمول شملہ ضلع کے سمیج اور رامپور، جان باگی پل، کلو ضلع میں نرمنڈ اور منڈی ضلع میں حکم تھالوکوٹ کو خصوصی امدادی پیکیج فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس پیکج کے تحت گزشتہ سال کی طرح مکمل طور پر تباہ شدہ مکانات کے لیے متاثرہ کنبوں کے لیے معاوضے کی رقم 5.1 لاکھ روپے سے بڑھا کر 7 لاکھ روپے کی جائے گی۔ کابینہ نے محکمہ صنعت میں 80 مائن گارڈز کی تقرری کے لیے عمر کی حد 20 سے 30 سال مقرر کرنے کی منظوری دی۔ سینک ویلفیئر ڈپارٹمنٹ میں مختلف زمروں کی 26 آسامیاں، محکمہ تعلیم میں پنجابی زبان کے 17 اساتذہ اور اردو زبان کے 14 اساتذہ کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کی بھی منظوری دی گئی۔ کابینہ نے محکمہ تعلیم کے کسی بھی ادارے میں قلیل مدتی اسامیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لیے فی گھنٹہ کی بنیاد پر مہمان اساتذہ کی تقرری کی منظوری دی۔ کابینہ نے تقریباً 928 پارٹ ٹائم واٹر کیریئرز کی خدمات کو ریگولرائز کرنے کا فیصلہ کیا جنہوں نے محکمہ تعلیم میں درجہ چہارم کے ملازمین کے طور پر 11 سال کی ڈیلی اور پارٹ ٹائم سروس مکمل کر لی ہے۔ ساتھ ہی، کابینہ نے وزیر محصول جگت سنگھ نیگی کی صدارت میں ہائیڈرو پاور سیکٹر پر اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کی سفارشات کو اصولی طور پر قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان دفعات کے تحت حکومت 25 میگاواٹ تک کے ان منصوبوں کا جائزہ لے کر پالیسی بنائے گی جس میں کوئی واضح پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ ریاست میں اس وقت 700 سے زیادہ ایسے منصوبے تعطل کا شکار ہیں۔ کابینہ نے مہارشی والمیکی کامگار آواس یوجنا-2024 کو منظوری دی، جس کے تحت 5.2 لاکھ روپے سے کم سالانہ آمدنی والے والمیکی کمیونٹی کے صفائی ستھرائی کے کارکنوں کو مکانات کی تعمیر کے لیے 3 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ چیف منسٹر بیوہ اور سنگل ویمن ہاؤسنگ اسکیم-2023 کے تحت مکان کی تعمیر کے لیے مالی امداد کی رقم 1.5 لاکھ روپے سے بڑھا کر 3 لاکھ روپے کرنے کی بھی منظوری دی گئی۔

راجیہ سبھا کی کارروائی کل صبح 11 بجے تک ملتوی

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) راجیہ سبھا میں آج لنچ کے وقفے کے بعد اپوزیشن اراکین کی ہنگامہ آرائی کی وجہ سے ایوان کی کارروائی کل صبح 11 بجے تک کے لئے ملتوی کر دی گئی چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے لنچ کے بعد کارروائی شروع کرنے کی کوشش کی انہوں نے ترنمول کانگریس کے ڈیرک اوبرائن سے پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کو کہا لیکن جب مسٹر برائن نے بنگلہ دیش کے مسئلہ پر کچھ کہنے کی کوشش کی تو چیئرمین نے ترنمول کے رکن کا بیان ریکارڈ کرنے سے منع کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے جنتا دل سیکولر کے ایچ ڈی دیو گوڑا سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کو کہا۔ اپوزیشن کے زبردست ہنگامے کی وجہ سے مسٹر دیوگوڑا کی بات صاف سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کے بعد مسٹر دھنکھڑ نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے اپوزیشن لیڈر ملک ارجن کھڑگے کا نام لیا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ ضابطہ 238(2) کے تحت کوئی بھی رکن ایوان کے کسی دوسرے رکن کے بارے میں بولنے سے پہلے چیئرمین کو مطلع کرتا ہے اور متعلقہ وزیر کو بھی اسے تحریری طور پر دینا ہوتا ہے۔ اس پر چیئرمین نے ان سے پوائنٹ آف آرڈر پوچھنے کو کہا، لیکن مسٹر کھڑگے بار بار یہی کہتے رہے۔ تب مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ یہ آرڈر کا سوال نہیں ہے اور کچھ بھی ریکارڈ پر نہیں جائے گا۔ اس کے بعد انہوں نے ایوان کی کارروائی کل تک ملتوی کر دی۔ قبل ازیں آج صبح ایوان کی کارروائی شروع ہونے کے بعد بھی قانون سازی کا کام مکمل ہونے کے بعد حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی جس کے باعث کارروائی دوپہر 2 بجے تک ملتوی کر دی گئی تھی۔

سماج کے تعاون اور قانون کے خوف سے سڑک حادثات پر قابو پایا جائے گا: گڈکری

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ و قومی شاہراہ نتن گڈکری نے آج لوک سبھا میں کہا کہ ان کی وزارت کی تمام تر کوششوں کے باوجود سڑک حادثات کم نہیں ہوئے بلکہ بڑھے ہیں آئی ہے بلکہ اس میں اضافہ ہوا ہے انہوں نے کہا کہ جب تک سماج سے تعاون نہیں ملے گا، انسانی رویے میں تبدیلی نہیں آئے گی قانون کے خوف سے سڑک حادثات پر قابو نہیں پایا جاسکے گا مسٹر گڈکری نے کہا کہ ملک میں سڑک حادثات کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہر سال تقریباً 1 لاکھ 78 ہزار افراد سڑک حادثات میں لقمہ اجل بن جاتے ہیں جن میں سے 60 فیصد اموات 18 سے 34 سال کے نوجوانوں کی ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سڑک حادثات کے حوالے سے ہندوستان کا ریکارڈ اتنا خراب ہے کہ انہیں عالمی کانفرنسوں میں منہ چھپانا پڑتا ہے۔ مسٹر گڈکری نے اراکین پارلیمنٹ پر زور دیا کہ وہ سڑک حادثات کو روکنے کے لیے اپنی سطح پر کوششیں کریں اور محکمہ ٹرانسپورٹ کی مدد سے اسکولوں وغیرہ میں بیداری پروگرام منعقد کریں۔ انہوں نے کہا کہ نیتی آیوگ نے اطلاع دی ہے کہ سڑک حادثات کے 30 فیصد متاثرین کی موت ہنگامی طبی علاج نہ ملنے کی وجہ سے ہوتی ہے، اس لیے علاج کے لیے کیش لیس اسکیم کو پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر چلایا جا رہا ہے اور اس کے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ مستقبل میں کیش لیس اسکیم کو پورے ملک میں نافذ کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر نے ہندوستان میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے نظام میں اصلاح کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دنیا میں آسانی سے ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے کے لئے جس ملک کا نام سرفہرست ہے، وہ ہندوستان ہے۔ ہم اسے مزید بہتر کر رہے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ سڑک حادثات سے پورا ایوان پریشان ہے۔ اسے کم کرنے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لیے معاشرے خصوصاً نوجوانوں کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندوں کو بھی اس کے لئے پہل کرنی چاہیے۔

دھامی نے لان بال کیمپ پہنچ کر کھلاڑیوں اور کوچز کا حوصلہ بڑھایا

دہرادون، 12 دسمبر (یو این آئی) اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے جمعرات کو دہرادون کے پویلین میدان میں جاری لان بال کیمپ کا معائنہ کیا۔ اس دوران، انہوں نے کھلاڑیوں اور کوچز سے ملاقات کی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ کھلاڑیوں کا جوش بڑھاتے ہوئے وہ خود بھی میدان میں اترے اور لان بال کھیلنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کیمپ میں موجود کھلاڑیوں، کوچز اور افسران کو آئندہ 38 ویں قومی کھیلوں کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے کھلاڑی قومی اور بین الاقوامی سطح پر ریاست کا نام روشن کر رہے ہیں اور حکومت ان کی ہر ممکن مدد کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کھلاڑیوں کو محنت، نظم وضبط کے ساتھ کھیل کے لیے خود کو وقف کرنے کی نصیحت دی۔ اس موقع پر خصوصی پرنسپل سکریٹری کھیل، امیت سنہا، کھیل کے ڈائریکٹر پرشانت آریا، دھیرندر پوار اور دیگر افسران موجود تھے۔

مودی حکومت کی اقتصادی پالیسیاں معیشت کو سنبھالنے میں ناکام

غریبوں کو مالی امداد کی ضرورت: کانگریس ☐ کانگریس نے جمعہ، ہفتہ کے لیے لوک سبھا میں وہپ جاری کیا

نئی دہلی: کانگریس پارٹی نے چیف اکنامک ایڈوائزر (سی ای اے) وی اننت ناگیشورن کے ایک بیان کو بنیاد بنا کر الزام لگایا ہے کہ مرکزی حکومت کی اقتصادی پالیسیاں معیشت کو صحیح راہ پر لانے میں ناکام رہی ہیں۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ حکومت کو طلب بڑھانے کے لیے درمیانی طبقے پر ٹیکس میں کمی اور غریب عوام کو آمدنی سے متعلق مدد فراہم کرنی چاہیے۔ جے رام رمیش نے ایک خبر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ناگیشورن کے مطابق نجی شعبے کا منافع 15 سال کی بلند ترین سطح پر ہے لیکن ملازمین کی تنخواہیں مستحکم ہیں۔ انہوں نے 'ایکس' پر لکھا، "نجی شعبے کے منافع میں گزشتہ 4 سالوں میں چار گنا اضافہ ہوا ہے، جبکہ تنخواہوں میں سالانہ صرف 8.0 سے 4.5 فیصد کے درمیان اضافہ ہوا ہے۔" جے رام رمیش نے مزید کہا کہ ناگیشورن نے تجویز دی ہے کہ ہندوستانی صنعت کو اپنے نظام پر غور کرنا چاہیے اور سرمایہ کاروں کے منافع اور مزدوروں کی تنخواہوں کے درمیان بہتر توازن قائم کرنا چاہیے۔ کانگریس لیڈر نے نشاندہی کی کہ اگر 2019 میں حکومت نے کارپوریٹ ٹیکس میں زبردست کٹوتی نہ کی ہوتی، تو اس پالیسی کے ذریعے کچھ توازن ممکن ہو سکتا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت کی حکمت عملی نے سرمایہ کاری یا روزگار میں قابل ذکر اضافہ کیے بغیر صرف بڑے تاجروں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا، "ہمارے لیے ضروری ہے کہ غریبوں کے لیے آمدنی سے متعلق امداد فراہم کی جائے اور درمیانی طبقے کے لیے ٹیکس میں کمی کی جائے تاکہ طلب کو بڑھایا جاسکے۔" خیال رہے کہ وی اننت ناگیشورن نے بدھ کے روز یہ بھی کہا کہ مالیاتی اور غیر مالیاتی شعبوں کے ضابطوں میں فرق کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مالیاتی شعبے میں زیادہ خطرہ اٹھانے کی رجحان پر قابو پایا جاسکے۔

کانگریس نے لوک سبھا کے اراکین کو ایک وہپ جاری کر کے تمام اراکین سے کہا ہے کہ وہ جمعہ اور ہفتہ کو آئین پر خصوصی بحث کے لیے پارلیمنٹ میں موجود رہیں۔ جمعرات کو وہپ جاری کرتے ہوئے لوک سبھا میں کانگریس کے چیف وہپ کے سریش نے کہا کہ 13 اور 14 دسمبر کو لوک سبھا میں ایک بہت اہم مسئلہ پر بحث ہونی ہے اور اس دوران پارٹی کے تمام اراکین کو ایوان میں موجود رہنا ہے۔ انہوں نے کہا، "ممبران کو دونوں دن صبح 11 بجے ایوان میں پہنچنا ہوگا اور اس مسئلے پر پارٹی کے موقف کی حمایت کرنے کے لئے ہر قیمت پر ایوان کے ملتوی ہونے تک موجود رہنا ہوگا۔"

کانگریس سوروس اور سونیا کے معاملے سے توجہ ہٹانا چاہتی ہے: نڈا

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) راجیہ سبھا میں قائد ایوان اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر جگت پرکاش نڈا نے جمعرات کو کانگریس پر الزام لگایا کہ وہ متنازعہ امریکی سرمایہ کار جارج سوروس اور کانگریس کی سینئر لیڈر سونیا کے درمیان تعلقات کے معاملے سے توجہ ہٹانے کے لیے مختلف حربے اختیار کر رہی ہے۔ راجیہ سبھا کی کارروائی ملتوی ہونے کے بعد، مسٹر نڈا نے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ایوان میں جمہوریت کے وقار کا سوال اٹھانے والی کانگریس نے وقتاً فوقتاً جمہوری نظام کو طاق پر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے منہ سے پارلیمانی نظام پر بحث کرنا مضحکہ خیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی نظام کی بات کرنے والی کانگریس کے سینئر لیڈر پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں راجیہ سبھا کے چیئرمین کی نقالی کے واقعے کی ویڈیو گرافی کرتے ہیں اور دیگر اراکین کو اس کے لیے اکساتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "مجھے تو ایسا لگا جیسے مجھے کالج کے دنوں کی یاد آگئی ہو۔ جب کالج میں یونیورسٹی کے باہر کالج کے لڑکے جیسا کرتے ہیں اسی طرح کی حرکت اپوزیشن لیڈر پارلیمنٹ کے احاطے میں کرتے ہیں اور محترمہ سونیا گاندھی جی ایک لفظ بھی نہیں بولتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پارلیمانی روایات کا وقار مجروح ہوتا ہے اور پارلیمانی روایات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا مقصد محترمہ گاندھی اور جارج سوروس کے تعلقات کے معاملے سے توجہ ہٹانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کوئی جاننا چاہتا ہے کہ محترمہ گاندھی کا ایسے شخص سے کیا تعلق ہے جو ہمارے ملک کو غیر مستحکم کر کے اسے مشکل میں ڈالنا چاہتا ہے۔ وہ شخص ہندوستان کی خودمختاری پر سوال کھڑا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی جمہوری اتحاد اس کی شدید مذمت کرتا ہے اور ہم اس معاملے کو عوام کے سامنے لے کر جائیں گے۔ پارلیمنٹ میں تعطل کو حل کرنے سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا کہ یہ کانگریس کی ذہانت پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح کا قدم اٹھاتی ہے۔

دہلی میں اجیت پوار کی شرد پوار سے ملاقات، مہاراشٹر میں سیاست گرم

دہلی: مہاراشٹر میں کابینہ تشکیل کو لے کر تذبذب کی حالت بنی ہوئی ہے۔ اسی درمیان نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے جمعرات کو این سی پی (شرد) سربراہ شرد پوار سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ان کے ساتھ ایم پی اہلیہ سنیترا پوار، این سی پی رہنما پرفل پٹیل اور چھگن بھجبل سمیت پارٹی کے دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ اجیت پوار کی شرد پوار سے ملاقات کے بعد مہاراشٹر کی سیاست ایک بار پھر گرم ہو گئی ہے۔ دراصل اجیت پوار اپنے چچا شرد پوار کو یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لیے ان کے گھر پر پہنچے تھے۔ سبھی رہنماؤں نے شرد پوار کو یوم پیدائش کی مبارکباد دی۔ یہ ملاقات پوار کے 6 جنپتھ رہائش، دہلی میں ہوئی۔ اس کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے اجیت پوار نے کہا کہ یوم پیدائش کے موقع پر انہوں نے شرد پوار کو نیک خواہشات پیش کیں۔ شرد پوار 84 سال کے ہو گئے ہیں۔ اجیت پوار نے کہا کہ ملاقات کے دوران خاندانی گفتگو کے علاوہ دیگر امور پر بھی بات چیت ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ ملاقات کافی دیر تک چلی۔ واضح ہو کہ مہاراشٹر میں مہایوتی کی حکومت بننے کے بعد بھی ابھی تک کابینہ کی تشکیل نہیں ہو سکی ہے۔ مہایوتی میں شامل شیوسینا، این سی پی اور بی جے پی کی نظریں وزارت کی تقسیم پر ہیں۔ اس کو لے کر بدھ کی رات دہلی میں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے گھر پر ایک اہم میٹنگ بھی کی۔ ذرائع کے مطابق دیویندر فڑنویس کی بی جے پی کے بڑے رہنماؤں کے ساتھ مہایوتی حکومت میں شامل پارٹیوں کے درمیان پورٹ فولیو کی تقسیم کو لے کر بات چیت ہوئی۔ بی جے پی کے ایک سینئر رہنما نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بتایا ہے کہ مہاراشٹر میں کابینہ کی توسیع 14 دسمبر کو ہو سکتی ہے۔ شرد پوار کی بات کی جائے تو آج ان کا یوم پیدائش ہے۔ 12 دسمبر 1940 کو بارہ متی، پونے میں پیدا ہوئے شرد پوار گووندراؤ پوار اور شاردا بائی پوار کے 11 بچوں میں سے ایک ہیں۔ شرد پوار 1960 سے سیاسی زندگی میں فعال ہیں۔ گزشتہ 6 دہائی کے دوران مہاراشٹر کی سیاست ان کے آس پاس ہی گھومتی رہی ہے اور اس لیے انہیں ریاست کی سیاست کا چانکیہ بھی کہا جاتا ہے۔

مرکز کسانوں سے بات کرے اور ان کے مطالبات تسلیم کرے: مجیٹھیا

امرتسر، 12 دسمبر (یو این آئی) پنجاب کے سابق وزیر بکرم سنگھ مجیٹھیا نے جمعرات کو مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ وہ ایک نئے نوٹیفکیشن کے ذریعے منسوخ کیے گئے تین زرعی قوانین کو دوبارہ متعارف کرانے کی کوشش کرنے کے بجائے احتجاج کرنے والے کسانوں سے بات چیت کرے اور ان کے مطالبات کو تسلیم کرے۔ اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے اکالی لیڈر نے کہا کہ زرعی مارکیٹنگ پر نئے قومی فریم ورک کے مسودے نے کسانوں میں یہ خدشہ پیدا کر دیا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مرکزی حکومت دوبارہ زرعی مارکیٹنگ کو نجی کمپنیوں کے حوالے کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ مسودہ نوٹیفکیشن میں تمام دلچسپی رکھنے والی جماعتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ 15 دنوں کے اندر اپنی تجاویز دیں۔ یہ وزیر اعظم کی کسان برادری کو اس یقین دہانی کی روح کے خلاف ہے کہ تین کالے قوانین کی منسوخی کے بعد اس معاملے میں مزید کوئی بھی فیصلہ ان کی مشاورت سے ہی کیا جائے گا۔ مسٹر مجیٹھیا نے کہا کہ تجویز کا مسودہ ایسے وقت میں آیا ہے جب کسان احتجاج کر رہے ہیں اور انہیں مرکزی حکومت کے سامنے اپنے مطالبات رکھنے کے لیے دہلی جانے سے روکا جا رہا ہے۔ مرکزی حکومت سے آگ سے نہ کھیلنے کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسان لیڈر جگجیت سنگھ ڈلیوال جو کہ انشن پر بیٹھے ہیں ان کی حالت خراب ہے اور حالات کو مزید خراب نہیں کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس معاملے میں آگے بڑھنے سے پہلے کسان رہنماؤں اور کسان برادری کے ساتھ مسودہ نوٹیفکیشن پر تبادلہ خیال کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں سے کئے گئے وعدوں کو عملی جامہ پہنایا جائے تاکہ ایم ایس پی کو قانونی ضمانت بنایا جاسکے۔ سینئر اکالی لیڈر نے کہا کہ مسودہ نوٹیفکیشن نے وفاقی خود مختاری پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا، "اگرچہ زراعت اور مارکیٹنگ ریاستی مضامین ہیں، مرکزی حکومت ایک ہی قومی پالیسی کو نافذ کرنا چاہتی ہے جو سب کے لیے موزوں ہو۔" اس سے ریاستوں، خاص طور پر پنجاب جیسی ریاستوں کے حقوق کمزور ہوں گے، جن کے پاس اناج خریدنے کے لیے مضبوط زرعی مارکیٹنگ کا بنیادی ڈھانچہ اور خریداری کا نظام ہے۔ XX انہوں نے کہا کہ ماہرین نے یہ بھی نشاندہی کی کہ مسودہ پالیسی میں اناج کی بین الاقوامی مارکیٹنگ کے ساتھ ساتھ ایکسپورٹ ڈیوٹی اور برآمدات پر عائد پابندیوں کا معاملہ بھی بات نہیں کی گئی جس کی وجہ سے کسانوں کو گزشتہ کئی برسوں میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ پنتھک اتحاد کے بارے میں مسٹر مجیٹھیا نے کہا کہ وہ پنتھ کے اندر اتحاد کے لئے مضبوطی سے کھڑے ہیں اور کہا کہ اکالی دل کی تمام الگ الگ پارٹیوں کو دوبارہ متحد ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کی آواز بلند کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے عوام کی علاقائی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے یہ بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ریاست کے زیر التوا مسائل جیسے کہ دریائی پانی کی حفاظت، چنڈی گڑھ کی پنجاب منتقلی، واگھہ بارڈر کو تجارت کے لیے کھولنا، کسانوں کے مسائل کے حل اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔

سرکاری املاک فروخت کرنے کے خلاف اپوزیشن کا پارلیمنٹ ہاؤس میں احتجاج

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) انڈیا گروپ کے لیڈروں نے جمعرات کو پارلیمنٹ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں سرکاری جائیدادوں کی فروخت کے خلاف احتجاج کیا اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے انڈیا گروپ کے لیڈروں نے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں جمع ہو کر حکومت مخالف نعرے لگائے اور کہا کہ بدعنوانی کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور سرکاری اثاثے اڈانی جیسے صنعت کاروں کو فروخت کئے جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ارکان نے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں بینرز لے کر مظاہرہ کیا۔ گروپ نے کہا، "ایک طرف نریندر مودی حکومت ملک کے اثاثوں کو اڈانی کے حوالے کر رہی ہے اور دوسری طرف اڈانی پر لگائے گئے گھپلے اور بدعنوانی کے الزامات پر پردہ ڈال کر انہیں بچا رہی ہے۔ یہ ملک کے عوام کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے نیم فوجی دستوں میں بھرتی کے عمل کو جاری رکھنے کی ہدایت دی

کلکتہ 12 دسمبر (یو این آئی) کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی روزگار میلہ میں ملازمت کیلئے امیدواروں کو روزگار کے خطوط دے سکتے ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے ملک بھر میں نیم فوجی دستوں میں 46 ہزار 617 اسامیوں پر بھرتی کے لیے ہری جھنڈی دے دی ہے۔ جمعرات کو جسٹس تپوبرتا چکرورتی اور پارتھا سارتھی چٹوپادھیائے کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ نیم فوجی دستوں کی میرٹ لسٹ شائع کی جاسکتی ہے۔ عدالت سے رجوع کرنے والوں سے متعلق عدالت نے کہا کہ اگر وہ اہل ثابت ہو گئے تو انہیں بھی میرٹ لسٹ میں شامل کیا جائے۔ 2022 سے، مرکز روزگار میلہ کا انعقاد کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے اس پروگرام میں مرکزی حکومت کے مختلف محکموں میں ملازمت حاصل کرنے والوں کو براہ راست تقرری کے خطوط دیئے ہیں۔ یہ تقریب 23 دسمبر کو منعقد ہونے والی ہے۔ پیرا ملٹری فورسیس میں 46000 آسامیاں ہیں۔ قانونی چارہ جوئی کی وجہ سے بنگال میں بھرتی کا عمل روک دیا گیا تھا۔ 38 امیدواروں نے کلکتہ ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تھا کہ ان کے نام میرٹ لسٹ میں نہیں ہے جب کہ وہ اہل ہیں۔ اس معاملے میں سنگل بنچ نے کہا کہ درخواست گزاروں کے معاملے پر غور کیے بغیر بھرتی کا عمل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ 10 دن میں وزیر اعظم کی تقریب ہے۔

اوشو سالگرہ تقریب اوشو کے نقطہ نظر کے ساتھ گہری وابستگی کا منفرد موقع: سوامی چیتنیہ کیرتی

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) اوشو کی سالگرہ تقریب ہم سب کے لئے اوشو کے نقطہ نظر کے ساتھ گہری وابستگی کا ایک منفرد موقع ہے سنیاس اختیار کرنے کا سفر مکتی کا سفر ہے اور یہ روشن خیالی کی طرف لے جاتا ہے ان خیالات کا اظہار سوامی چیتنیہ کیرتی نے اوشو کی 93 ویں یوم پیدائش کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ 25 نئے دوستوں کو اس روحانی راہ پر اگلا قدم بڑھاتے ہوئے اور سنیاس لیتے ہوئے دیکھنا متاثر کن لمحہ تھا۔ خیال رہے کہ اوشو دھام دہلی میں اوشو کا 93 واں یوم پیدائش انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا جس میں 200 سے زائد افراد نے شریک ہو کر اپنے گرو کے تئیں اظہار عقیدت کیا۔ اس موقع پر قلبی تقریبات منائی گئیں، جن میں 25 افراد نے سنیاسی کا راستہ اختیار کیا، جو کہ اوشو کی تعلیمات کے مطابق ان کے روحانی سفر کا ایک اہم لمحہ ہے۔ اوشو سنیاسیوں کے لئے اوشو کا یوم پیدائش نہ صرف فنکشن ہے بلکہ دھیان اور مراقبہ دن کا بھی جشن ہے۔ یہ دن مراقبہ اور اندرونی بیداری کے لیے وقف ہے۔ اوشو دھام کی تقریب موسیقی، رقص، کیرتن اور مراقبہ کا ایک خوبصورت امتزاج تھا۔ لائیو میوزک پرفارمنس نے خوشی اور عقیدت کا ماحول پیدا کیا، جب کہ رقص اور کیرتن نے روحانی سماں باندھا۔ اس جشن نے شرکاء کی اس بات کے لئے حوصلہ افزائی کی کہ وہ اوشو کے فلسفے کی پیروی کرتے ہوئے پورے ہوش وحواس کے ساتھ اس لمحے کا تجربہ کریں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں غیر ملکی طلباء داخلہ لینے سے کر رہے ہیں گریز

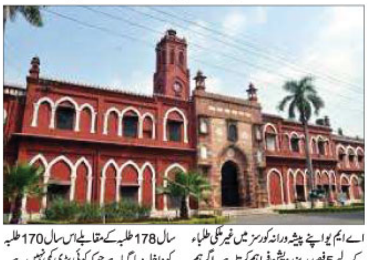

علی گڑھ: 12 دسمبر (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جو اپنی تعلیم کے حوالے سے ملک و بیرون ممالک جھنڈا لہراتی رہی ہے، وہیں ایک بار پھر غیر ملکی طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سرخیوں میں ہے، جہاں پہلے مختلف ممالک کے طلبہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں آتے تھے۔ لیکن اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں غیر ملکی طلباء داخلہ لینے سے گریز کر رہے ہیں۔ جس کا اندازہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں موجود غیر ملکی طلبہ کے داخلے سے لگایا جاسکتا ہے، پہلے طلبہ درجنوں کی تعداد میں تعلیم حاصل کرتے تھے لیکن اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں چند طلبہ ہی تعلیم حاصل کرنے آرہے ہیں۔ دراصل علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں گزشتہ پانچ سالوں میں غیر ملکی طلباء کی تعداد میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ سال 2020-21 میں جہاں غیر ملکی طلباء کی تعداد 337 تھی وہ 2024-25 تک کم ہو کر 170 رہ گئی ہے۔ یہ وہ صورتحال ہے جب اے ایم یو اپنے پیشہ ورانہ کورسز میں غیر ملکی طلباء کے لیے 5 فیصد ریزرویشن فراہم کرتا ہے۔ اگر ہم پچھلے پانچ سالوں میں غیر ملکی طلباء کی تعداد کا اندازہ لگائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ غیر ملکی طلبا کی آمد کا سلسلہ تھمتا چلا جارہا ہے۔ اے ایم یو کے انٹرنیشنل اسٹوڈنٹس کلاس کے مشیر پروفیسر سید علی نواز زیدی نے کہا کہ غیر ملکی طلباء کی تعداد میں کمی سنگین مسئلہ نہیں ہے۔ ان کا خیال ہے کہ گزشتہ سال 178 طلبہ کے مقابلے اس سال 170 طلبہ کو داخلہ دیا گیا ہے جو کہ کوئی بڑی کمی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پی ایچ ڈی پروگرامز میں غیر ملکی طلبا کی مزید دلچسپی نظر آئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یونیورسٹی میں غیر ملکی طلباء کے لیے خصوصی سہولیات کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے بین الاقوامی طلباء کے لیے ایک مخصوص ہاسٹل بنانے کی تجویز دی ہے۔ فی الحال، کچھ کمرے خصوصی طور پر غیر ملکی طلباء کے لیے مخصوص ہیں۔ پروفیسر زیدی نے کہا کہ دیگر مرکزی یونیورسٹیوں کے مقابلے اے ایم یو کی غیر ملکی طلبہ کے لیے فیس کم ہے۔ اس کے باوجود طلبہ کو ریلیف دینے کے لیے ایک سال میں چار قسطوں میں فیس جمع کرانے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اے ایم یو میں، غیر ملکی طلباء گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کے مقابلے پی ایچ ڈی کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں اے ایم یو اب بھی ایک پرکشش آپشن ہے۔ فی الحال اے ایم یو میں 26 ممالک کے 170 غیر ملکی طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ان طلباء میں سے زیادہ تر کا تعلق یمن، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور افغانستان سے ہے۔ غیر ملکی طلبہ کی تعداد میں کمی اے ایم یو کے لیے تشویشناک صورتحال ہے لیکن علی گڑھ مسلم یونیورسٹی غیر ملکی طلبہ کے لیے ہر ممکن کوشش کررہی ہے تا کہ غیر ملکی طلبہ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سنبھل کے سپا ایم پی ضیاالرحمن برق کی مشکلات میں اضافہ

نقشہ پاس کروائے بغیر بنایا گیا گھر، نوٹس جاری

سنبھل: 12 دسمبر (پی این ایس) یوپی کے سنبھل ضلع میں تشدد کے بعد سماجوادی پارٹی کے ایم پی ضیاالرحمان برک کی مشکلات میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پہلے جامع مسجد کے سروے کے سلسلے میں تشدد کے معاملے میں ایف آئی آر درج کی گئی، پھر ان کے گھر کے ساتھ ہی بجلی چوری پکڑی گئی۔ اب اس کا مکان بغیر نقشے کے بنا ہوا پایا گیا ہے۔ جس پر انتظامیہ نے انہیں نوٹس بھیجا ہے۔

صدر کے ایس ڈی ایم ڈاکٹر وندنا مشرا نے ایس پی ایم پی کو نوٹس بھیجا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ایس پی ایم پی ضیاء الرحمن برق نے سنبھل میں ایک مکان بنایا ہے جو نقشہ پاس کرائے بغیر بنایا گیا تھا۔ تاہم اس معاملے پر ایس پی ایم پی کا کہنا ہے کہ انہیں نوٹس کی اطلاع نہیں ہے۔ انتظامیہ نے کوئی نوٹس بھیجا تو جواب دیا جائے گا۔ ڈی ایم سنبھل ڈاکٹر راجیندر رپنسیا نے بتایا کہ نقشہ پاس کرائے بغیر مکان کی تعمیر کے سلسلے میں نوٹس دیا گیا ہے۔

اس دوران سنبھل میں 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے بعد پولیس نے شرپسندوں کے خلاف سخت ترین کارروائی شروع کردی ہے۔ پولیس مجرموں کی تلاش میں مسلسل چھاپے مار رہی ہے۔ حال ہی میں ایس پی ایم پی ضیاء الرحمن برق کے گھر کے ارد گرد پولیس کا مسلسل چھاپہ جاری تھا۔ جہاں پولیس نے کچھ لوگوں کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں بھی لیا تھا۔ ان میں سے کچھ کے پاس سے بندوقیں، کارتوس اور سماک برآمد ہوئے ہیں۔ ڈی ایم ڈاکٹر راجندر پنسیا اور ایس پی کرشنا کمار وشنوئی کی قیادت میں پولیس فورس نے دیپا سرائے اور تیمر داس سرائے کے علاقوں میں تلاشی مہم چلائی تھی۔ انتظامیہ نے یہاں ایک دکان میں بجلی کا کھمبہ دیکھا تو بلڈوزنگ ایکشن شروع کر دیا۔ کئی ناجائز تجاوزات کو بلڈوزر سے مسمار کر دیا گیا۔

سماجوادی پارٹی کے ایم پی ضیاء الرحمن برق پولیس انتظامیہ کی کارروائی سے برہم ہیں۔ انہوں نے بلڈوزر کارروائی پر حکومتی انتظامیہ کو نشانہ بنایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں میں خوف پیدا کرنے کے لیے بلڈوزر کی کارروائی کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو شک کی بنیاد پر جیلوں میں ڈالا جارہا ہے۔ سپا ایم پی نے کہا کہ بے قصور لوگوں کو قصوروار ٹھہرایا جارہا ہے اور سزا دی جا رہی ہے۔ وہ لوک سبھا میں مسلمانوں پر مظالم کا مسئلہ زور سے اٹھائیں گے۔

دوسری سرکاری زبان اردو کے فروغ میں مشاعرہ آج

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ریاست کی دوسری سرکاری زبان اردو کو فروغ دینے کے لئے اتر پردیش اردو اکیڈمی اور ساحل ایجوکیشنل سوسائٹی کے اشتراک سے 13 دسمبر بروز جمعہ کی شب 30-08 بجے ٹانڈہ تحصیل کے ہنسوار میں شاندار کل ہند مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مشاعرہ کے ڈپٹی کنوینر سمیع اللہ صدیقی نے بتایا کہ مشاعرہ میں ملک کی معروف شاعرہ ڈاکٹر عنا دہلوی، کویتا شاہین مدھیہ پردیش، پرتیا یادو بلیا، شگفتہ انجم لکھنؤ کے علاوہ ملک کے نامور شاعر جمیل خیرآبادی کانپور، ڈاکٹر جلیل الرحمن برہان پور، خورشید حیدر، عزم شاکری، ناصر فراز اڑیسہ، کریم الدین ممبئی، نوشاد انگڑ سنبھلی، میکش اعظمی، ڈاکٹر جمشید ایودھیا، ڈاکٹر آفتاب عرشی، عمران فیض ناگپوری، صابر جلالپوری، مظہر جمال جمالپوری، سلیم دریا پوری سمیت تمام شعراء و شاعرات کی تشریف آوری یقینی ہے۔ جبکہ مشاعرہ کے سرپرست جاوید صدیقی ایڈووکیٹ نے بتایا کہ اس مشاعرہ میں مہمان خصوصی کے طور پر ایس ڈی ایم ٹانڈہ ڈاکٹر ششی شیکھر سنگھ اور مہمان ذی وقار کے طور پر باسکھاری بلاک پرمکھ سنیے سنگھ شرکت کرینگے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سرپرست اعلیٰ جلال صدیقی کی نگرانی میں مشاعرہ کی تیاریاں تقریباً مکمل ہوگئی ہے۔

ایم پی کنگنا رناوت کی بڑھ سکتی ہیں مشکلیں

آگرہ: 12 دسمبر (پی این ایس) رکن پارلیمان فلم اداکارہ کنگنا رناوت غداری کیس میں جمعرات کو خصوصی عدالت کے ایم پی ایم ایل اے انوج کمار سنگھ کی عدالت میں حاضر نہیں ہوئیں۔ ان کی طرف سے کوئی وکیل بھی پیش نہیں ہوا۔ عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 18 دسمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ راجیو گاندھی بار ایسوسی ایشن کے صدر اور سینئر ایڈوکیٹ راما شنکر شرما نے فلم اداکارہ اور بی جے پی ایم پی کنگنا رناوت کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ وکیل کا بیان ایم پی ایم ایل اے انوج کمار سنگھ نے سیکشن 200 سی آر پی سی کے تحت خصوصی عدالت میں درج کیا تھا۔ وکیل نے درخواست میں لکھا ہے کہ وہ ملک کے کسانوں اور بابائے قوم مہاتما گاندھی کے لیے مکمل احترام اور عقیدت رکھتے ہیں۔ 26 اگست 2024 کو بی جے پی ایم پی کنگنا رناوت نے ٹی وی چینلز پر دیے گئے ایک انٹرویو میں کسانوں پر نازیبا تبصرہ کیا۔ اس سے قبل 16 نومبر 2021 کو بابائے قوم مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کے اصول کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ 13 نومبر کو عدالت نے کنگنا کے دہلی اور کلو منالی کے پتے پر دو نوٹس بھیجے تھے اور انہیں 28 نومبر کو حاضر ہونے کا حکم دیا تھا۔ نوٹس ملنے کے بعد بھی کنگنا 28 نومبر کو عدالت میں حاضر نہیں ہوئیں۔ اس کے بعد عدالت نے دوبارہ دو نوٹس دیے اور سماعت کے لیے 7 دسمبر کی تاریخ مقرر کی۔ بعد میں آج کی تاریخ دی گئی۔

پروفیسر افضال احمد مشفق استاد، خوددار اور صاحب کردار تھے: ڈاکٹر سیّد احمد خاں

رامپور میں مولانا محمد علی جوہر کے یوم پیدائش کی مناسبت سے طبی کانگریس (اتر پردیش) کی جانب سے میموریل لیکچر اور سی ایم ای کا انعقاد

رامپور، 12 دسمبر (یو این آئی) آل انڈیا یونانی طبی کانگریس (اتر پردیش) کی جانب سے مولانا محمد علی جوہر کے یوم پیدائش کی مناسبت سے رامپور میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق ڈین فیکلٹی آف یونانی میڈیسن پروفیسر افضال کی حیات وخدمات پر ایک یادگاری لیکچر اور سی ایم ای کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال اور صفدر جنگ ہسپتال میں واقع یونانی میڈیکل سنٹر کے سابق سربراہ ڈاکٹر سیّد احمد خاں نے کی۔ انہوں نے کہا کہ اب لازمی طور پر آیوش ڈاکٹروں کو سی ایم ای جوائن کرنا چاہیے کیونکہ این سی آئی ایس ایم کی گائڈ لائن کے مطابق آیوروید اور یونانی ڈاکٹرس کے رجسٹریشن اور تجدید کے لیے سی ایم ای پروگراموں میں شرکت کا سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔ انہوں نے پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر محمد عبدالسلام خاں اور شریک کنوینر ڈاکٹر محمد کاشف اور اُن کی ٹیم کو کامیاب پروگرام منعقد کرنے کے لیے مبارکباد پیش کی۔ مولانا محمد علی جوہر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر سیّد احمد خاں نے کہا کہ وہ ہمارے قومی رہنما تھے اور جنگ آزادی میں بے مثال قربانی پیش کی اس کے لیے پوری قوم ان کی ہمیشہ قرض دار رہے گی۔ پروفیسر افضال احمد کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر سیّد احمد خاں نے کہا کہ وہ ایک مومن صفت، صاحب کردار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ انہوں نے سوشل ہیلتھ اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے ذریعہ ریٹائرمنٹ کے بعد عوام کی بے لوث خدمات انجام دی۔ یہی وجہ ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ہر شعبہ کے لوگ ان کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر علاقائی آیوروید اور یونانی آفیسر ڈاکٹر ہری اوم نے شرکت کی اور پروگرام کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کی سرگرمیاں پورے ملک میں تسلسل کے ساتھ جاری ہیں، ہم اس تنظیم میں شامل سبھی کے شکرگزار ہیں اور مبارکباد پیش ہے۔ پروگرام میں کشمیر یونانی میڈیکل کالج سے آئے ڈاکٹر ارسلان بیگ نے لیزر تھیراپی کے استعمال کے بارے میں تفصیل سے حاضرین مجلس کو خطاب کیا اور لیزر تھیراپی کے تعلق سے مفید معلومات فراہم کیں۔ اس پروگرام میں دہلی سے آئے سی ایم او تہاڑ جیل ڈاکٹر حبیب اللہ، سابق ڈپٹی ڈائرکٹر سی سی آر یو ایم ڈاکٹر ذکی الدین اور نیما رامپور کے عہدے داران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آل انڈیا یونانی طبی کانگریس اتر پردیش کے نائب صدر ڈاکٹر محمد عبدالسلام نے پروگرام کی نظامت بحسن وخوبی انجام دی۔ پروگرام میں ان ڈاکٹروں کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا جو برسوں سے اپنی خدمات ضلع رامپور میں دے رہے ہیں۔ ان میں 44 سالوں سے شاہ آباد ضلع رامپور میں ڈاکٹر فہیم احمد خان، 39 سالوں سے ڈاکٹر محمد یونس، 34 برسوں سے ڈاکٹر محمد انیس کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ رائزنگ اسٹار ایوارڈ سے بچوں کے ماہر ڈاکٹر سید سیف الرحمن میاں کو نوازا گیا اور حکیم الغربا ایوارڈ سے ڈاکٹر مہدی حسن جو کہ ایک لمبے عرصے سے ضلع رامپور میں اپنی خدمات دے رہے ہیں۔ اہم شرکاء میں ڈاکٹر احسان احمد صدیقی، ڈاکٹر محمد عارف سیفی، حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی، حکیم آفتاب عالم، اسرار احمد اجینی، مظفر اللہ خاں اور محمد عمران قنوجی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

قرآن کے بیان کردہ احکامات وہدایات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں: مولانا ڈاکٹر طارق ایوبی

نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بھلسر کی جامع مسجد میں محفل درس قرآن کا انعقاد

بھلسر، ایودھیا: ہمیں اللہ کے احکامات اور اس کے بنائے ہوئے قوانین کا ہر حال میں پاس و لحاظ رکھنا چاہیئے۔ قرآن نے انسانی زندگی کے کسی گوشے کو تشنہ نہیں چھوڑا ہے، عبادات، معاملات، معاشیات اور اخلاقیات کے میدان میں جو رہنمائی اللہ کی اس کتاب نے فرمائی ہے اگر اس پر عمل ہو جائے تو آج بھی ہمارا معاشرہ لوگوں کے لئے نمونہ بن سکتا ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا ڈاکٹر محمد طارق ایوبی ندوی مدیر ماہنامہ ندائے اعتدال و پرنسپل مدرسۃ العلوم الاسلامیہ علی گڑھ نے جامع مسجد بھلسر میں محفل درس قرآن سے سورہ حجرات کی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہوں، ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکاریں، آپس میں حسن ظن اور خلق حسن کے ساتھ باہمی ربط قائم رکھیں، ہمارا سب مضبوط رشتہ ایمانی رشتہ ہونا چاہئے، عدل و انصاف کے ساتھ آپس میں اخوت و محبت سے رہنا چاہئے، قرآن نے ہمیں جن چیزوں کا حکم دیا ہے اگر ہم تدبر کے ساتھ ان کا جائزہ لیں تو قرآن کے بیان کردہ احکامات و ہدایات ہمارے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ مزید کہا کہ ایک مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ کی محبت کو سب پر مقدم رکھنا چاہئے اور آپ کی سنت و شریعت کی روشنی میں زندگی گزارنا چاہیے۔ اس موقع پر شبیر ندوی، صدیق اکبر ندوی، ابو بکر ایوب فلاحی، مجاہد الاسلام ندوی، عارف بشیر ندوی، شمیم ندوی، محمد ارسلان، ڈاکٹر عبید روشن، حافظ مرسلین، محمد عامش، حمزہ، مفید احمد، شہباز، محمد نعمان کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

انجمن پنجاب سے قبل نظیرا کبرآبادی نے نظم کے حوالے سے خاصا کام کیا: پروفیسر کوثر مظہری

اردو نظم آج بھی توانا اور مضبوط شکل میں موجود ہے: پروفیسر ریشما پروین

میرٹھ 12/دسمبر 2024ء۔ انجمن پنجاب سے قبل نظیرا کبرآبادی نے نظم کے حوالے سے خاصا کام کیا۔ اس کے بعد انجمن پنجاب کے کام کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے جس نے اردو نظم کے حوالے سے بڑا کام کیا۔ قلق میرٹھی نے نظموں کے ترجمے کیے اور قلق میرٹھی کی کتاب "جواہر منظوم" نے خوب دھوم مچائی۔ اگر یہ تحریک نہ ہوتی تو شاید نظموں کے لیے اقبال کو بھی راستہ دیر سے ملتا۔ ترقی پسندی کے دور میں کیفی اعظمی، ساحر لدھیانوی وغیرہ نے اس صنف کو تقویت بخشی۔ نظم کے حوالے سے حلقہ ارباب ذوق کے کاموں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ میراجی، ن۔م۔راشد نے ہندوستانیت کو اپنی نظموں کا حصہ بنایا۔ یہ الفاظ تھے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر معروف شاعر و ادیب کوثر مظہری کے جو شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی اور بین الاقوامی نوجوان اردو اسکالرز انجمن (آیوسا) کے زیر اہتمام منعقد" 1980ء کے بعد اردو نظم" موضوع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز محمد عیسیٰ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف فکشن نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے اور مہمان خصوصی کے بطور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر کوثر مظہری نے آن لائن شرکت کی۔ مقررین کے بطور ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین، لکھنؤ، ڈاکٹر مشتاق صدف، علی گڑھ شریک ہوئے۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر شاداب علیم، نظامت کے فرائض ریسرچ اسکالر شہناز پروین اور شکریے کی رسم محمد ندیم نے ادا کی۔ موضوع کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ 1980ء کے بعد اردو نظم کی اہم تاریخ رہی ہے۔ حالانکہ مولانا حالی، شبلی، چکبست، جمیل مظہری وغیرہ سے اقبال، احسان دانش، جوش ملیح آبادی، علی سردار جعفری، فیض وغیرہ نے اردو نظم کے میدان میں ایک سنہری تاریخ رقم کی۔ ترقی پسند شعرا میں ان۔م۔راشد، میراجی وغیرہ نے اردو نظم کے میدان کو وسیع کیا۔ فرحت احساس۔ ش۔ق نظام، ف۔س اعجاز وغیرہ نے نظم نگاری کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ پروگرام کا تعارف پیش کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ پروفیسر کوثر مظہری نے نظم کے حوالے سے بڑا کام کیا ہے۔ نظیرا کبر آبادی نے زمین سے جڑی ہوئی نظمیں کہیں۔ رنج میرٹھی، اسماعیل میرٹھی اور قلق میرٹھی وغیرہ نے نظم نگاری میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ 1980ء کے بعد دو طرح کے شعرا ملتے ہیں ایک وہ جو صرف نظم لکھنے میں مصروف رہے۔ فہمیدہ ریاض، احمد فراز وغیرہ نے نظموں میں اپنا کمال دکھایا۔ آج بھی نظم نگاری کے میدان کو وسیع کرنے والے شعرا کی کمی نہیں ہے اور یہ صنف روز بروز ترقی کے منازل سے گزر رہی ہے۔ اس موقع پر ریسرچ اسکالر عظمیٰ سحر اور عرفان عارف، جموں و کشمیر نے نظم کے تعلق سے اپنے مقالات پیش کیے۔ مشتاق صدف نے کہا کہ 1980ء کے بعد صلاح الدین پرویز اور گلزار بڑے نام ہیں جن کی نظمیں اہمیت کی حامل ہیں۔ ہیئتی اعتبار سے جو نظمیں منظر عام پر آرہی ہے ان کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ کوثر مظہری کی نظموں اور ان کی نظموں کی تنقید سے قارئین متاثر ہورہے ہیں۔ ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ 1980ء کے بعد اردو نظم ایک طویل موضوع ہے۔ ریسرچ اسکالر کے مقالات اچھے تھے مگر یہ بھی یاد رکھیں کہ مقالہ نگار جو بات بھی لکھیں ان میں احتیاط سے کام لیں۔ مشتاق صاحب نے اردو نظم کے حوالے سے جو مثالیں دیں وہ بڑی اہم ہیں۔ اردو نظم نہ صرف ہمارے نصاب یا اردو کی اہم صنف ہے بلکہ یہ ہمارے احساسات اور جذبات کی نمائندگی بھی کرتی ہے۔ اردو نظم آج بھی توانا اور مضبوط شکل میں موجود ہے۔ پروگرام کے آخر میں پروفیسر صغیر افراہیم نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ندا فاضلی، ساحر لدھیانوی نے نظم کے حوالے سے اپنے جذبات و خیالات کو بڑی فن کاری سے پیش کیا ہے۔ راشد انور راشد یا فرحت احساس کے حوالے سے بات کریں تو نظم نگاری میں ان کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مشتاق صدف نے بھی بہترین گفتگو کی مگر انہیں وقت کی قلت نے زیادہ موقع عنایت نہیں فرمایا۔ پروگرام سے ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر الکا وششٹھ، محمد شمشاد، سعید احمد سہارنپوری، فرحت اختر، نزہت اختر، لائبہ اور دیگر طلبا وغیرہ آن لائن جڑے رہے۔

بہرائچ ضلع میں الاؤ کے لیے 256 مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے

بہرائچ 12 دسمبر۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے بتایا کہ ایم اے۔ وزیر اعلیٰ اور حکومت کی ہدایت پر شدید سردی اور سردی کی لہر کے پیش نظر ضلع میں تحصیل اور بلدیاتی اداروں کے تحت الاؤ کے انتظامات کے لیے 256 مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے جس کا مقصد بے سہارا، بے سہارا افراد کو ریلیف فراہم کرنا ہے۔ خطرے میں لوگ۔ ڈی ایم نے بتایا کہ تحصیل مہسی کے تحت، تکورا موڑ، بیدنا پور، رام پوروا اسکوائر، نیوا ڈا موڑ، آریاورت بینک کے قریب جیتا پور، بونڈی بس اسٹینڈ، راجی اسکوائر، بہرہ بس اسٹینڈ، تحصیل ہیڈ کوارٹر، بھگوان پور اسکوائر، مہسی ٹیکسی اسٹینڈ، مہاراج گنج بینک کے قریب، کسان گنج اسکوائر، بونڈی موڑ، ایلیا اسکوائر اور کیام پور۔ چوراہے، تحصیل قیصر گنج کے تحت، بمھورا طوفانی کراسنگ، جروال روڈ، جروال روڈ بس اسٹینڈ، مروچہ کراسنگ، فخر پور ٹیکسی اسٹینڈ (غاسی پور کراسنگ)، حضور پور کراسنگ، پورینی کراسنگ، گجادھر پور کراسنگ، فخر پور سی ایچ سی۔ کرمولہ پور (بھاگدوا بازار) کے گیٹ پر، مصطفی آباد C.H.C اور منگل میلہ گودھیا نمبر 2، تحصیل میہن پوروا (موتی پور) کے تحت، میہن پوروا پنچایت بلڈنگ نیو یگ روڈ رین بسیرا کے قریب، تحصیل ہیڈ کوارٹر، مشرقی اور مغربی بس اسٹینڈ میہن پوروا، ریلوے اسٹیشن میہن پوروا، گاؤں کدھوا میں درگا آٹو ایجنسی اور کستوربا کے رہائشی گاندھی اسکول۔ قریب، بیچیا بازار بس اسٹینڈ، ارڈا اسکوائر، گڈھ اسکوائر، گانگھاٹ اسکوائر، رائبو جھنگہ چوراہے، بالائی گاؤں چوراہا (سہونی)، متھیا موڑ، گنگا پور منڈی، سجولی بس اسٹینڈ اور گوپیا چوراہے پر الاؤ کے انتظامات کیے جائیں گے۔ تحصیل نانپارہ، بہرائچ روڈ پرائیویٹ بس سٹیشن نانپارہ کے تحت نانپارہ، ریلوے سٹیشن نانپارہ، تحصیل ہیڈ کوارٹر گیٹ، بائی پاس چوراہے نزد گلہ منڈی، گرگھٹہ پرہلاد شاپ کے قریب، ریلوے سٹیشن کراسنگ متیرا، متیرا کراسنگ نزد پولیس بوتھ، شنکر پور کراسنگ، سینٹ بوتھ کراسنگ، بورا ایل اسٹیشن بابا گنج (سورہیا) اور بس اسٹیشن نواب گنج، پیاگ پور تحصیل کے تحت تحصیل ہیڈ کوارٹر، پیاگ پور بس اسٹینڈ، ہنومان مندر کے قریب، ریلوے اسٹیشن کے قریب، بھوپ گنج بازار، گنگوال بازار، وشیشور گنج اسکوائر، وشیشور گنج بازار، پورینا بازار، لکھر ام پور اسکوائر، جاگرم پور اسکوائر، جاگرا پور اسکوائر، بیدکار کے قریب، بھوپ گنج بازار، گنگوال بازار۔ دھنوہی بینک، تحصیل صدر کے تحت رسیا بازار ریلوے اسٹیشن کے قریب، بیگم پور اسکوائر، چلوریا، انیس کو بیدار کے گھر کے قریب، کٹی اسکوائر حضور پور روڈ دا۔ رائے پور راجہ، نانپارہ بس اسٹینڈ محمد نگر، راموا پور چوراہا، تکسی پور چوراہا گاؤں رائے پور، راجگیل چوراہا گاؤں سوہڑوا، کٹی پریمید اس چوراہا گاؤں جگدیا مہیپال سنگھ، کلپیارا چوراہے اور دونکا تیراہ گاؤں امین پور ناگور کی شناخت کی گئی ہے۔ میونسپل کونسل بہرائچ کے تحت ہسپتال نائٹ بسیرا، روڈ ویز نائٹ بسیرا، روڈ ویز پولیس چوکی، ہسپتال پولیس چوکی، ٹیکسی اسٹینڈ بھکونی باغ پولیس چوکی، واٹر ٹینک کراسنگ، ہسپتال کے قریب بی جے پی آفس، ہسپتال پولیس چوکی، ڈیکھیمندر، ٹی وی 24 کے سامنے پانی کی ٹینک، کیسر ہاسپٹل، حمزہ پور، کنکو پورہ ساؤتھ، گھسیاری پورہ، برہمنی پورہ، کازی پورہ ساؤتھ اور مہو پورہ وارڈ کے قریب مختلف مقامات پر الاؤ کے انتظار رام لیلا اسکوائر، رام جانکی مندر، پنچکری اسکوائر، کیون پور اسکوائر، دسہرہ باغ اتین کا ہسپتال، نائٹ شیلٹر، سی ایچ سی اور عدالت کے اندر، نگر پنچایت جروال کے تحت محمد۔ احمد شاہ نگر کے قریب، عثمان ٹینٹ، اقرار شاپ، جیپ اسٹینڈ اور شراب کی دکان، ویراجی گلی منڈی، شیعہ مسجد، پختہ پلیٹ فارم، بلاک گیٹ، کٹرہ علیم ہوٹل، عمران ٹینٹ، بس اسٹینڈ، پولیس چوکی، گورو ہوٹل کے قریب اور سرائے میں جینا، چوک میں سبزی منڈی اور ذاکر ہوٹل اور عارضی نائٹ شیلٹر نگر پنچایت دفتر، نگر پنچایت پیاگ پور کے تحت بس اسٹینڈ چوراہے، پیپل چوراہے، مال گودام چوراہے، کوٹ بازار پی ایچ سی، کے وی انٹر کالج موڑ، نائٹ شیلٹر، تحصیل کمپلیکس، باری پوروا چوراہا، مسور پور چوراہے ہے۔

نوجوان خاتون کا قتل

مرادآباد: 12 دسمبر (پی این ایس) یہاں کے کٹگھر تھانہ علاقے کے بلدیو پوری علاقے میں بدھ کی دیر رات ایک خاتون کا گلا دبا کر قتل کر دیا گیا۔ خاتون کی لاش گھر کی بالائی منزل پر بیڈ پر پڑی ہوئی ملی۔ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ خاتون کے ایک مسلم نوجوان کے ساتھ محبت کے تعلقات تھے۔ خاتون کا شوہر شادی کی تقریب میں گیا ہوا تھا۔ ملزم قتل کے بعد موقع سے فرار ہوگیا۔ بلدیو پوری کا رہنے والا رام کشور مزدوری کرتا ہے اور اپنے خاندان کے ساتھ رہتا ہے۔ بدھ کو وہ ایک رشتہ دار کی شادی کی تقریب میں گیا ہوا تھا۔ اس کی بیوی بھوری (40 سال) تین بیٹیوں کے ساتھ گھر پر تھی۔ بیٹیوں نے پولیس کو بتایا کہ رات کو اسلم نامی نوجوان گھر آیا تھا، صبح بیٹیوں نے ماں کو فون کیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ محلے کی ایک خاتون نے دروازہ کھولا تو بیڈ پر بھوری کی لاش پڑی تھی۔ واقعہ کے بعد رام کشور گھر واپس آیا اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس اور فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ رام کشور نے بتایا کہ بدھ کی شام بھوری نے اسے فون کیا اور شادی کی بارات میں رکنے کو کہا۔ اس نے رات کو دو بار فون کیا اور کہا کہ رات کو گھر لوٹنے کی ضرورت نہیں۔ صبح آسانی سے آجائیں۔

نو ماہ کے معصوم کے قتل کا معاملہ: 12 سالہ لڑکی کا چونکا دینے والا اعتراف

کشی نگر: 12 دسمبر (پی این ایس) ضلع کے تمکوہیراج کے کرن پٹی میں نو ماہ کے معصوم بچے کے قتل کی ملزم 12 سالہ لڑکی کا بالغ جیسا کام لوگوں کو حیران کر رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ نشہ کی عادی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے داہو گنج بازار میں نشیلی دوا خریدتے دیکھا تھا، لیکن اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ اب یہ اس وقت زیر بحث ہے جب اسے اپنی نو ماہ کی پھوپھیری بہن کے قتل کے الزام میں جوینائل ہوم بھیج دیا گیا تھا۔ تمکوہیراج تھانہ علاقہ کے کرن پٹی میں منگل کی صبح کیسوی (نو ماہ) کی معصوم کی لاش اس کے ماموں کے گھر کی چھت پر پانی کی ٹنکی سے ملی۔ پولیس کی کئی گھنٹوں کی پوچھ گچھ کے بعد 12 سالہ پھوپھیری بہن نے قتل کا اعتراف کر لیا۔ ضروری کاغذی کارروائی کے بعد پولیس نے لڑکی کو ون اسٹاپ سینٹر بھیج دیا۔ کیسوی کی لاش منگل کی شام پوسٹ مارٹم کے بعد اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دی گئی۔ شام دیر گئے والد امیت گپتا، ماں سونم اور دیگر رشتہ دار لاش کو لے کر بہار کے گوپال گنج ضلع کے گاؤں بیکنٹھ پور پہنچے۔ اس نے اپنے دل کا ایک ٹکڑا وہیں دفن کر دیا۔ قتل کی ملزم 12 سالہ لڑکی کے بارے میں چونکا دینے والی معلومات سامنے آ رہی ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ لڑکی جو کہ رشتہ دار ہے، بالغ کی طرح برتاؤ کرتی ہے۔ اس واقعے سے ایک دن پہلے گاؤں کے کچھ لڑکوں نے اسے داہو گنج بازار میں نشہ آور دوا خریدتے ہوئے دیکھا تھا۔ تاہم جدید دور میں اور شادی بیاہ کی تقریب ہونے کی وجہ سے اس معاملے پر کسی نے خاص توجہ نہیں دی۔ اتوار کی شام کو بھی کچھ خواتین نے لڑکی کو گلاس اور سگریٹ کے ساتھ دیکھا تھا۔ واقعے کے بعد لوگوں میں یہ بات زوروں پر ہے کہ لڑکی نشے کی عادی ہے۔ لڑکی اتنی چالاک ہے کہ پولیس اور گھر والوں کو گمراہ کرتی رہتی ہے۔ وہ حقائق جو لڑکی نے کئی چکروں کی پولیس پوچھ گچھ کے بعد قبول کر لیے۔ ایسا لگتا ہے کہ اگر لڑکی کی تلاش فوری طور پر شروع نہ کی گئی ہوتی اور معاملہ پولیس تک نہ پہنچا ہوتا تو اس کی حرکتیں منظر عام پر نہ آتیں جس کی وجہ سے لوگ اس واقعہ کو محض ایک حادثہ تصور کرتے۔ پانی کی ٹنکی میں ڈوب کر اس کے بھائی کی موت ہوئی تو لوگوں نے اسے حادثہ سمجھا اور اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ایک رشتہ دار نے بتایا کہ منگل کو بات چیت کے دوران لڑکی نے اعتراف جرم کرتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ کیسوی کو پانی کی ٹنکی میں تیرا رہی تھی لیکن جب وہ ڈوبنے لگی تو اس نے ڈھکن بند کر دیا اور چھت سے نیچے اتر گئی۔ ڈر کے مارے یہ بات کسی سے نہیں بتائی۔ واردات کے بعد سے ملزم لڑکی جو کہ کہانیاں گھڑنے میں ماہر ہے کا رویہ مشکوک ہے۔ وہ پولیس، خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ لمحہ بہ لمحہ اپنے خیالات بدلتی رہی اور نئی کہانیاں سناتی رہی۔ جائے حادثہ اور سدرشن گپتا کے گھر کے درمیان فاصلہ 100 میٹر سے بھی کم ہے۔ اس لیے گھر والوں نے فوراً دونوں گھروں کی چھان بین کی۔ اچانک کسی کو یقین نہیں آیا کہ وہ اتنی شاطر ہے۔ لیکن، بدھ کو لڑکی کے بارے میں مقامی لوگوں کی رائے بدلتی نظر آئی۔ سی او تمکوہیراج امیت سکسینہ نے بتایا کہ ملزم لڑکی کو طبی معائنے کے بعد جوینائل ہوم بھیج دیا گیا ہے۔ لاپتہ شخص کو قتل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

پاور کارپوریشن منیجمنٹ بنا رہا صنعتی بد امنی کا ماحول

نجکاری مخالف دن منائیں گے بجلی ملازمین

لکھنؤ: 12 دسمبر (پی این ایس) یوپی میں بجلی کے ملازمین کی جوائنٹ جدوجہد کمیٹی کی کال پر بھی توانائی کارپوریشنوں کے تمام بجلی ملازمین اور انجینئر 13 دسمبر کو نجکاری مخالف دن منائیں گے۔ دفتری اوقات کے بعد تمام اضلاع، پروجیکٹوں اور راجدھانی لکھنؤ میں میٹنگیں ہوں گی۔ سنگھرش کمیٹی نے الزام لگایا کہ پاور کارپوریشن انتظامیہ نے غیر ضروری طور پر نجکاری کا فیصلہ کر کے انرجی کارپوریشنوں میں صنعتی بے چینی کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ بجلی کے کارکن پرامن طریقے سے بجلی کے نظام کو بہتر کرنے میں مصروف تھے لیکن اب انتظامیہ اسے پٹری سے اتارنے پر تلی ہوئی ہے۔ سنگھرش کمیٹی کے عہدیداروں راجیو سنگھ، جتیندر سنگھ گرجر، گریش پانڈے، مہندر رائے، سہیل عابد، پی کے ڈکشٹ، راجندر گھلدیال وغیرہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ اتر پردیش میں ڈبل انجن والی حکومت کی وجہ سے سب سے زیادہ بہتری صوبے میں ہو رہی ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں بجلی کے کارکن اور انجینئر مسلسل بجلی کے سسٹم کو بہتر بنانے میں لگے ہوئے ہیں، لیکن پاور کارپوریشن انتظامیہ نے اچانک ریاست کے 42 اضلاع میں بجلی کی تقسیم کی نجکاری کا اعلان کر کے بجلی کارکنوں کو مشتعل کر دیا ہے۔ اس سے توانائی کارپوریشنوں میں غیر ضروری طور پر صنعتی بے چینی کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ بجلی کے کارکن اب بھی تندہی سے کام کر رہے ہیں اور دفتری اوقات کے بعد نجکاری کے خلاف تمام توجہ کے پروگرام کر رہے ہیں تاکہ بجلی کے نظام پر کوئی سائیڈ ایفیکٹ نہ ہو اور صارفین کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سنگھرش کمیٹی کے عہدیداروں نے بتایا کہ دکشنانچل ودیوت وترن نگم کو سال 2023-24 میں 4.47 روپے فی یونٹ مل رہا ہے، جب کہ آگرہ شہر میں پاور کارپوریشن کو نجی شعبے کی ٹورینٹ کمپنی سے صرف 4.36 روپے فی یونٹ مل رہا ہے۔ یہ اعداد و شمار صاف ظاہر کرتے ہیں کہ دیہی علاقہ اور ناہموار چمبل ہونے کے باوجود پاور کارپوریشن کو دکشنانچل ودیوت وترن نگم سے زیادہ رقم مل رہی ہے۔ پاور کارپوریشن ٹورینٹ کو بجلی فراہم کرنے میں نقصان اٹھا رہی ہے، پھر بھی پاور کارپوریشن انتظامیہ اتر پردیش کے بجلی صارفین پر نجکاری کا ایسا ناکام تجربہ کیوں مسلط کرنا چاہتی ہے؟ کمیٹی کے عہدیداروں کا الزام ہے کہ بلاشبہ پوروانچل ودیوت وترن نگم اور دکشنانچل ودیوت وترن نگم کی اربوں روپے کی زمین صرف ایک روپے میں نجی مکانات کو کس بنیاد پر دی جائے گی۔ یہ ایک عوامی اثاثہ ہے۔ اس کے علاوہ اربوں روپے کے اثاثے اور دفاتر کسی پرائیویٹ کمپنی کو اثاثوں کی جانچ کیے بغیر فروخت کرنے کی تیاری ہے، کس بنیاد پر اور کتنے روپے میں؟ ان تمام چیزوں کی وجہ سے بجلی ملازمین اور صارفین سخت پریشان اور مشتعل ہیں۔ اسی لیے پرامن طریقے سے توجہ کے پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔

ڈپریشن کا شکار ہیں راہل گاندھی: برجیش پاٹھک

پریاگ راج و آس پاس کے اضلاع میں چست درست ہوں طبی سہولیات: برجیش پاٹھک

لکھنؤ: 12 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی برجیش پاٹھک نے جمعرات کو کہا کہ کانگریس کے سینئر لیڈر اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی ڈپریشن کا شکار ہیں جو بے بنیاد بیانات سے ریاست کو لاقانونیت اور فساد کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ پاٹھک نے یہاں کہا کہ راہل گاندھی فسٹریشن اور ڈپریشن کے شکار ہیں۔ وہ بے بنیاد بیان بازی کر کے عوام کو ورغلانا چاہتے ہیں۔ ریاست کو لاقانونیت اور فسادات کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ راہل گاندھی کنفیوژ ہیں۔ یوپی میں صنعتی انقلاب آ رہا ہے۔ ہر شعبے میں ریاست کے بڑھتے قدم اپوزیشن کو ہضم نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کبھی سنبھل کو کبھی علی گڑھ جانا چاہتے ہیں۔ اپنی ہوائی بیان بازی سے عوام کو اکسانا چاہتے ہیں۔ ہاتھرس میں سی بی آئی نے جانچ پوری کر لی ہے۔ معاملہ عدالت میں زیر غور ہے۔ راہل گاندھی کو یہ سمجھنا چاہئے کہ عوام ان کی اصلیت جان چکے ہیں۔ آج اتر پردیش تیزی سے بڑھتا ہوا صوبہ ہے۔ ملک میں ہم جلد ہی نمبر ایک پائیدان پر پہنچ جائیں گے۔ نائب وزیر اعلی نے کہا کہ راہل گاندھی کو یوپی کے بڑھتے قدم ہضم نہیں ہو رہے ہیں۔ وہ ریاست کو فساد کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ آج یوپی کا نظم و نسق کا ذکر پورے ملک میں ہو رہا ہے۔ یوپی ماڈل کو دیگر ریاستیں اپنا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی سے اپیل ہے کہ وہ اپنی حالت حوالے سے مراقبہ کریں۔ عوام اب ان سے عاجز آ چکے ہیں۔

اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی برجیش پاٹھک نے جمعرات کو ہدایت دی کہ پریاگ راج اور آس پاس کے اضلاع میں طبی سہولیات چاک و چوبند رکھی جائیں۔ مہا کمبھ کی تیاریوں کے سلسلے میں انہوں نے جمعرات کو سکریٹری رنجن کمار کو پریاگ راج سمیت آس پاس کے دیگر اضلاع میں طبی سہولیات درست رکھنے اور ایمس رائے بریلی و گورکھپور کی طبی سہولیات کو یقینی کرانے کے لئے مرکزی وزارت صحت سے رابطہ قائم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ پاٹھک نے بتایا کہ اگلے سال 13 جنوری سے 26 فروری تک پریاگ راج میں مہا کمبھ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ اس انعقاد میں تقریبا 45 کروڑ لوگوں کے آنے کا امکان ہے۔ انعقاد کے حوالے سے محکمہ صحت نے کمر کس لی ہے۔ میلہ کے مقام پر اسپتال قائم کیا گیا ہے۔ تقریبا چھ ہزار بستروں کا نظم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سکریٹری رنجن کمار کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مرکزی ہیلتھ اور پریوار بہبود وزارت کے سکریٹری سے رابطہ قائم کر ایمس رائے بریلی اور گورکھپور اور انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (بنارس ہندو یونیورسٹی) کی طبی سہولیات کے لئے ضروری طبی سہولیات کو یقینی بنائیں۔ پاٹھک کی ہدایت پر سکریٹری رنجن کمار نے سنت روی داس نگر، کوشامبی، جونپور، چترکوٹ، پرتاپ گڑھ، فتح پور، سونبھدر، مرزاپور اور رائے بریلی کے چیف میڈیکل افسران کو مہا کمبھ کے لئے ضروری طبی سہولیات کو یقینی کرنے کا حکم دیا ہے۔

تکمیل الطب کالج کے زیر اہتمام 3 روزہ ورکشاپ کا اختتام

لکھنؤ۔ نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن (NCISM) کے زیر اہتمام گورنمنٹ تکمیل الطب کالج اور ہسپتال، لکھنؤ میں 10 دسمبر سے 12 دسمبر 2024 تک سائنسی تحریر، تحقیقی سالمیت اور اشاعت اخلاقیات پر تین روزہ ورکشاپ کا تیسرا دن۔ نئی دہلی میں تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر عبدالقوی، پرنسپل اور سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ تکمیل علم کالج اور اسپتال، لکھنؤ نے بتایا کہ ورکشاپ تیسرے دن صبح 9:30 بجے شروع ہوئی اور شام 6:00 بجے تک جاری رہی۔ اس تربیتی ورکشاپ میں پوسٹ گریجویٹ طلباء کو تحقیقی کام سکھانے والے اساتذہ کو آج ٹریننگ دی جا رہی ہے، اس ٹریننگ میں گورنمنٹ طبی کالج اینڈ ہاسپٹل، پٹنہ کے ڈاکٹر محمد تنویر عالم نے ایک لیکچر "کیا چیز اچھی ہوتی ہے" اور دوسرا لیکچر دیا۔ "ایک خلاصہ کی تیاری" کے عنوان پر، ڈاکٹر وسیم احمد، گورنمنٹ یونانی میڈیکل کالج، پریاگ راج نے "رپورٹنگ گائیڈ لائنز" پر لیکچر دیا اور دوسرا لیکچر "تحریر" پر دیا۔ جائزہ" اور ڈاکٹر محمد علیم الدین کماری، پروفیسر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، بنگلورو، کرناٹک نے "لینگویج کی رکاوٹ پر قابو پانے" پر لیکچر دیا اور دوسرا لیکچر "اور اتی عمل کو جانیں۔" اس طرح آج کی ورکشاپ میں کل چھ لیکچر ہوئے۔ مکمل ہو گئے تھے آج کے کل 6 سیشن ڈاکٹر شمیم ارشاد اور ڈاکٹر عبدالمالک نے کئے۔ 6 سیشنز کی تکمیل کے بعد، ٹرینی NCISM پورٹل پر پوسٹ ٹیسٹ اور فیڈ بیک جمع کراتے ہیں۔ آخر میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈاکٹر وسیم احمد، پرنسپل گورنمنٹ یونانی میڈیکل کالج، پریاگ راج، پروفیسر مکھن لال پرنسپل گورنمنٹ آیورویدک کالج، لکھنؤ اور ڈاکٹر محمد تنویر عالم، ریڈر گورنمنٹ تبی کالج اور اسپتال مہمان خصوصی تھے۔، پٹنہ موجود تھے، اختتامی تقریب کی صدارت پروفیسر جمال اختر، ڈائریکٹر یونانی سروسز، اتر پردیش اور آخر میں پروفیسر عبدل نے کی۔ لکھنؤ کے گورنمنٹ تکمیل یوتب کالج اور اسپتال کے پرنسپل اور سپرنٹنڈنٹ کاوی نے تمام مہمانوں اور کمیٹی کے تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا۔

یونانی طریقۂ علاج میں بہت سی بیماریوں کا موثر علاج ہے: وسیم اختر

انٹرنیشنل یونانی فورم کے زیر اہتمام یونانی کوئز پروگرام کے کامیاب طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا

لکھنؤ: 12 دسمبر (پی این ایس) حکومت ہند کی وزارت تعلیم کے زیر اہتمام اسمارٹ انڈیا ہیکاتھون 2024 کا فائنل انٹگرل یونیورسٹی، لکھنؤ میں شروع ہوا۔ ملک بھر کے ۵۱ نوڈل مراکز میں سے انٹگرل یونیورسٹی کو اتر پردیش کے بڑے نوڈل سینٹر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ یہ تقریب طلباء کو اختراعات اور تکنیکی حل پیش کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔ پروگرام کا افتتاح انٹگرل یونیورسٹی کے مرکزی جلسہ گاہ میں معزز مہمانوں کے ہاتھوں چراغاں کر کے کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ونیت کنسل جی، ڈائریکٹر آئی ای ٹی لکھنؤ نے کہا کہ یہ شرکاء کے لیے ایک منفرد موقع ہے، جہاں وہ ملک بھر سے مسائل حل کرنے والوں سے مل سکتے ہیں۔ جس طرح سے حالیہ برسوں میں ٹیکنالوجی میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں وہ حیرت انگیز ہے، اور تبدیلی صرف ایک مستقل چیز ہے۔ آپ کو صرف اپنی مخصوص شاخ تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ یہ پروگرام طلباء کے درمیان کثیر الضابطہ تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس سے معاشرے کے لیے نئے امکانات کے نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کے بعد، مہمان خصوصی بی این تیواری، اسسٹنٹ ڈائریکٹر نیشنل ایجوکیشن الائنس ٹیکنالوجی نے اس پروگرام کے تصور کو ایک دور اندیش لیڈر کا تصور قرار دیا اور کہا، "اس پروگرام کا مقصد اپنے اندر خود اعتمادی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ ہمیں ایک ایسی ثقافت کو فروغ دینا چاہئے جہاں ہمارے مسائل کو حل کرنے کے لئے کسی دوسرے ملک پر انحصار نہ کرنا پڑے، جناب گرو پرساد داتار، نوڈل سینٹر کے سربراہ نے کہا یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو ویب سائنس یا سافٹ ویئر کو ہیک کرتے ہیں، بلکہ وہ اختراعی ذہن ہیں جو زندگی کے معیار کو بہتر بناتے ہیں اور ہمارے مسائل کے حل کے لیے دوسروں پر ہمارا انحصار کو ختم کرتے ہیں۔ ہیکاتھون کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، مدن موہن شرن سنگھ، نوڈل سینٹر کے سربراہ اور اختراعی مینیجر، اے آئی سی ٹی ای، وزارت تعلیم، حکومت ہند نے کہا، یہ صرف ایک مقابلہ نہیں ہے، بلکہ ترقی پسند ہندوستان کی ایک تحریک ہے، جہاں نوجوان ذہن اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو اپنی تصوراتی ذہن کے ذریعے مسائل کو حل کرنے اور ملک کو ایک عالمی جدت کا مرکز بنانے کی راہ ہموار کریں گے۔ انٹگرل یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر محمد حارث صدیقی نے کہا کہ یونیورسٹی کو اس باوقار تقریب کا حصہ بننے پر فخر ہے۔ یہ ہیکاتھون نہ صرف تکنیکی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے بلکہ 'خود کفیل ہندوستان' کے وژن کو بھی تقویت دیتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس ہیکاتھون کا بنیادی مقصد شرکاء میں 'آؤٹ آف باکس' سوچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے یعنی روایتی سوچ سے ہٹ کر نئے اور تخلیقی طریقوں سے مسائل کو حل کرنا ہے۔ ڈاکٹر ندا فاطمہ، ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، انٹگرل اسٹارٹ اپ فاؤنڈیشن اور سینٹر فار انکیوبیشن اینڈ انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں وزیر اعظم نریندر مودی، حکومت ہند اور وزارت تعلیم کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس طرح کے مقابلے ملک کی تعمیر و ترقی میں کارآمد ثابت ہوں گے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کرنا ایک انتہائی حوصلہ افزا عمل ہے اور صرف یہی طریقہ کار ایک دن ہندوستان کو عالمی رہنما کے طور پر متعارف کرانے میں کارگر ثابت ہوگا۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کو نشان یادگار سے نوازا گیا۔ افتتاحی سیشن کی خاص بات یہ تھی کہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی نے ۷ویں اسمارٹ انڈیا ہیکاتھون ۲۰۲۴ کے شرکاء کے ساتھ عملی طور پر بات چیت کی، جہاں انہوں نے 'سب کی کوشش' سے آغاز کیا۔ وزیر اعظم نے کہا، "آج کا ہندوستان ہر ایک کی کوششوں سے ہی آگے بڑھ سکتا ہے اور ہیکاتھون کا فائنل اس کی ایک مثال ہے۔ آپ سب کے درمیان آنے سے مجھے بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے، کیونکہ آپ سب کا ۲۱ویں صدی کے ہندوستان کو دیکھنے کا نظریہ مختلف ہے، اور اسی لیے آپ سب کے حل بھی مختلف ہیں۔ اسی کے ساتھ وزیر اعظم نے تمام شرکاء کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ تقریب ہمارے ملک میں جدت کی نئی سمت کو اجاگر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا،" آپ سب کی کوششیں نہ صرف آپ کی سوچ کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ ہماری قوم کی ترقی اور خود انحصاری کے تئیں آپ کے عزم کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ آپ کے حل مستقبل کے ہندوستان کو ایک نئی سمت دینے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ افتتاحی اجلاس کے اختتام کے بعد، تمام نوڈل مراکز عملی طور پر مرکزی افتتاح میں شامل ہوئے جس میں ہندوستان کے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے ۷ویں ایڈیشن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ ہیکاتھون ۲۰۱۶ میں سے ۵۳ شعبوں میں دنیا میں ٹاپ ۵ میں ہے۔ یہ ہیکاتھون پروگرام صرف ۳۶ گھنٹے طویل ایک پروگرام یا تقریب نہیں ہے، بلکہ یہ ایک طرز زندگی ہے، جسے ہمیں اپنے ملک کے مستقبل میں ضم کرنا ہے۔

اٹاوہ: آگ سے لاکھوں کا مال خاکستر

اٹاوہ: 12 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اٹاوہ کے اکدل علاقے کے گرام انگلا پٹھ میں جمعرات کی دوپہر ایک گھر میں شارٹ سرکٹ سے لگی آگ میں لاکھوں کا مال جل کر راکھ ہو گیا۔ متاثرہ کے مطابق لاکھوں کی ملکیت کا نقصان ہوا ہے۔ بتایا گیا کہ شیام کشور کے دو منزلہ مکان ہے۔ مکان کے کچن میں دوپہر جمعرات کو اچانک آگ لگ گئی۔ مکان سے آگ کی شعائیں دیکھ مقامی افراد میں افراتفری مچ گئی۔ مقامی افراد لوگوں نے اس کی اطلاع مقامی تھانے کو دی۔ اطلاع ملتے ہی مقامی افراد کی مدد سے کافی مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا۔ مکان مالک شیام کشور نے بتایا کہ تقریبا ایک لاکھ سے زیادہ روپئے کی ملکیت خاکستر ہوئی ہے۔ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ بتایا جا رہا ہے۔ فرج، ٹی وی، گیہوں کی ٹنکی، گیہوں سمیت گھر میں استعمال ہونے والی تمام چیزیں جل کر راکھ ہو گئیں۔

زندگی ذکر خدا کا نام ہے، مردہ دل دنیا میں ڈوبا شخص ہے: مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی

لکھنؤ۔ 12 دسمبر (پریس ریلیز) آستانہ حمیدیہ فرنگی محل ٹکسال لکھنؤ میں مفتی اعظم شاہ ابوالقاسم محمد عتیق میاں قدس سرہ کے عرس کے سلسلے میں دوسری نشست صبح ساڑھے آٹھ بجے ہوئی۔ جس کا آغاز حضرت پیر طریقت مفتی ابوالعرفان محمد نعیم الحلیم حنفی قادری رزاقی فرنگی محلی نے اپنی تقریر سے کیا۔ اور بتایا کہ آج ہی کے دن 28 مئی 1977ء آٹھ جمادی الثانی کو پیر و مرشد اور والد و استاذ مفتی ابوالقاسم محمد عتیق میاں قدس سرہ فرنگی محلی کی تجہیز و تکفین ہوئی اور نماز جنازہ دو جگہ ہونے کے بعد باغ مولوی انوار رکاب گنج لکھنؤ میں اپنے والد حضرت علامہ شیخ ابوالحامد محمد عبدالحمید فرنگی محلی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ جو کہ استاذ ہند شیخ ملا نظام الدین بانی درس نظامی قدس سرہ کی پانچویں پشت میں ان کے سجادہ نشیں تھے اور آج ہی کے تاریخ آپ کی یوم ولادت بھی تھی۔ آپ نے اپنی حیات مبارک کی ستر سالہ زندگی میں اشاعت دین اور عظمتیں رسول اجاگر کرنے کے ساتھ خلق خدا کی رہنمائی کرتے ہوئے بے دینی سے لوگوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کی آپ سلسلہ قادریہ رزاقیہ حمیدیہ سے خلیفہ بھی تھے اور سلسلہ قادریہ رزاقیہ کو فروغ دینے میں مشغول رہے آپ مفسر قرآن، محدث، مبلغ اور معلم، حافظ و قاری و مفتی اعظم کے ساتھ ساتھ بے شمار علوم کے حامل تھے جس میں تقریبا 60 کتابیں مطبوعہ و غیر مطبوعہ شامل ہیں۔ فرنگی محل کی سب سے معروف و مشہور کتب خانہ آپ نے قائم کیا جس میں لگ بھگ چھ ہزار نایاب نسخے شامل ہیں، لکھنؤ کے علاوہ بھی آپ نے مختلف اضلاع میں عید میلاد النبی کی محفلیں خصوصی طور پر لکھنؤ میں جلوس محمدی کا قیام کیا، فرنگی محل کا قدیم ادارہ۔ ادارہ شرعیہ دارالافتاء والقضا بھی آپ نے ہی قائم کیا تھا، آپ ہی کی طرف سے لکھنؤ میں چاند کا اعلان کیا جاتا تھا جس کی بنیاد پر مختلف اضلاع میں مجموعی طور پر اعلان ہوتا تھا۔ فرنگی محل کا قدیم ادارہ مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل کو فروغ بھی آپ ہی کی ذات گرامی سے ہوا، لہٰذا ان کی روحانی تسکین کیلئے ہم لوگ اس وقت ذکر الٰہی و ذکر رسول ﷺ و اصحابہ وسلم کر کے اپنے لئے بھی ذخیرے آخرت بنانے کیلئے تھوڑی کوشش کرتے ہیں۔ مفتی ابوالعرفان نے فرمایا کہ ایک مومن کی زندگی شریعت کا آئینہ دار ہوتی ہے۔ زندگی ذکر خدا کا نام ہے مردہ دل دنیا میں ڈوبا شخص ہے۔ اور خاص طور سے اولیاء اللہ اور علماء ربانی تو اپنی زندگی کا کوئی بھی لمحہ غفلتوں میں نہیں گزارا کرتے تھے اور علم کے حصول کے بعد عمل آوری اور بقدر ضرورت دنیاداری کرتے تھے۔ مفتی ابوالعرفان نے فرمایا کہ آج دنیا تعلیم رسول ﷺ سے غافل ہو کر آخرت کی جنت کے بجائے دنیا کی فانی جنت فانی زندگی بنانے میں لگی ہے اور وہ کہتی ہے کہ زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں اور نبی کی تعلیمات میں ہے کی بہت زیادہ مت ہنسو کہ دل پتھر ہو جائیں۔ حقیقت قبول کرنے کیلئے اور خدا کے خوف میں آنسو بہاؤ تاکہ دل نرم پڑیں اور حقیقت آخرت جانے کی تیاری کریں۔ اور اپنی قبر کو عذاب کا گڑھا نہ بنا کر جنت کا نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔ مفتی ابو العرفان نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی زندگی نمونہ ہے کہ جس میں اصل کھانا آخرت کی تیاری ہیں جس میں دنیاداری نمک کی طرح ہوتی ہے۔ جبکہ آج کی زندگی میں الٹی گنگا بہائی جا رہی ہے اور گناہوں اور ظلم و ستم، خون ریزی و جفاکاری کی وجہ سے ہر طرف تراہی تراہی مچا ہوا ہے جس کو جتنا مل رہا ہے اس کی ہوس خود اپنے و دوسرے کیلئے عذاب بنی ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو ہدایت و توفیق سے سرفراز فرمائے۔ آخر میں نماز نافلہ کی ادائیگی کے بعد مفتی صاحب نے قصیدہ بردہ نحیف آواز میں پڑھا اور سب کے آخر میں چند آیت پڑھی گئی اور حضور ﷺ سے لیکر آخر تک سب کو ایصال ثواب ہوا۔

کانگریس کا یوپی میں بڑے پیمانے پر احتجاج کا اعلان

حکومت کو گھیرنے کی تیاری

لکھنؤ: اتر پردیش میں کانگریس پارٹی نے حکومت کے خلاف بڑے احتجاج کی تیاری شروع کر دی ہے۔ رامپور خاص سے کانگریس کی رکن اسمبلی آرادھنا مشرا نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ 18 تاریخ کو یوپی اسمبلی کے اجلاس کے دوران اسمبلی کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسانوں کے مسائل، بے روزگاری اور نجکاری جیسے معاملات میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ آرادھنا مشرا نے الزام لگایا کہ یوپی کی حکومت لاء اینڈ آرڈر کے معاملے میں بھی ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے کئی بار اسمبلی کے اندر حکومت کی توجہ اہم مسائل کی جانب مبذول کرانے کی کوشش کی، لیکن حکومت ہر بار بحث سے گریز کرتی ہے۔ کانگریس ایک ذمہ دار اپوزیشن پارٹی کے طور پر عوام کے مسائل پر حکومت کو جوابدہ ٹھہرانا اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتی ہے۔" بجلی کی نجکاری کے حوالے سے مشرا نے کہا کہ "بجلی جیسے عوامی وسائل حکومت کی ذمہ داری ہیں، لیکن موجودہ حکومت عوامی خدمت کی بجائے سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچانے میں مصروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شعبے میں نجکاری عوام کے لیے ایک بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔" کسانوں کے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "آج کسان کھاد کی قلت کا شکار ہیں، ڈی اے پی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور وزن کم ہو رہا ہے۔ گنا کسانوں کو ادائیگی بھی نہیں کی جا رہی۔ حکومت نے جو پیسہ دیا وہ مل مالکان کو دیا گیا، لیکن کسان خالی ہاتھ ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ کسانوں کی لاگت زیادہ ہے اور آمدنی کم، جس سے ان کی حالت مزید خراب ہو رہی ہے۔" بے روزگاری کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ "انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مطابق، ہر 100 میں سے 85 نوجوان بے روزگار ہیں۔ حکومت نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور الٹا ان پر لاٹھیاں اور مقدمے تھوپ رہی ہے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ 69000 اساتذہ کی بھرتی میں بھی حکومت نے ریزرویشن کے معاملے کو نظرانداز کیا، حالانکہ عدالت نے اس پر فیصلہ دیا تھا۔ کانگریس نے عوامی مسائل کو اجاگر کرنے اور حکومت کو عوام کے سامنے جوابدہ بنانے کے لیے اس احتجاج کا اعلان کیا ہے۔

ماں کا قتل: بیٹے کے بستر پر بچھے ملے 100 اور 500 روپے کے نوٹ

گورکھپور: 12 دسمبر (پی این ایس) بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر، چنئی کے اسسٹنٹ سائنسدان رام ملن نے اپنی بیوی آرتی کی موت کے سلسلے میں پپرائچ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرایا ہے۔ اس کے بعد بدھ کو بیٹے کو اس کی نانی کے گھر سے لایا گیا اور تھانے میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ اس دوران وہ جذباتی ہو گئے اور مایوسی سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھنے لگے۔ رام ملن نے بتایا کہ بیٹا مکمل طور پر صحت مند ہے۔ ہائی اسکول تک اس نے بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر کے اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے اسے یہاں پڑھنے کے لیے بھیج کر بہت بڑی غلطی کی۔ بری صحبت میں پڑ کر وہ ضدی ہو گیا۔ بدھ کو پپرائچ پولیس نے نابالغ کو حراست میں لے لیا اور اسے ایک نابالغ گھر بھیج دیا، رام ملن نے کہا کہ اسے چنئی سے دوستوں اور رشتہ داروں کی کالیں موصول ہو رہی ہیں۔ سب پوچھ رہے ہیں کہ یہ سب کیسے ہوا؟ اس کی بیوی اور اکلوتا بیٹا دونوں چلے گئے۔ اب لوگوں کو کیسے بتائیں کہ بیوی کی موت کا ذمہ دار بیٹا ہے۔ اس دوران ان کی بیٹی جو کہ لکھنؤ سے ایم بی بی ایس کر رہی ہے، اسے چپ کرواتی رہی، اپنے بیٹے کی حرکت سے شرمندہ ہو کر اپنے گھر کو تالا لگا کر کسی رشتہ دار کے پاس چلے گئے ہیں۔ رام ملن کا کہنا ہے کہ اب انہیں کسی کی بات کا جواب دینے میں دل نہیں لگتا۔ پپرائچ پولیس نے سائنسدان کے گھر کی تلاشی لی تو نابالغ کے کمرے میں بستر پر 100 اور 500 روپے کے نوٹ پڑے پائے گئے۔ اس کی قیمت تقریباً 15 ہزار روپے بتائی جاتی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ انٹرمیڈیٹ کا طالب علم شاذ و نادر ہی اسکول جاتا تھا۔ وہ روز کوچنگ کلاس میں جایا کرتا تھا، اور وہ وہاں بری صحبت میں پڑ گیا۔ اس نے وہاں کچھ لڑکوں کے ساتھ نشہ بھی کرنا شروع کر دیا۔

وزیر نریندر کشیپ نے محکمہ جاتی اسکیموں کے نفاذ کا لیا جائزہ، افسران کو دی سخت ہدایت

عالمی یوم معذوری پروگرام کو بڑے پیمانے پر منعقد کرنے اور مہا کمبھ میں محکمہ معذوروں کے لیے کیمپ منعقد کرنے کی ہدایات

لکھنؤ: 12 دسمبر (پی این ایس) ریاستی وزیر مملکت برائے پسماندہ طبقہ بہبود اور معذور افراد بااختیار کے (آزاد چارج) جناب نریندر کشیپ نے آج اسمبلی سکریٹریٹ میں منعقدہ محکمہ جاتی جائزہ میٹنگ میں اسکیموں کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کے سلسلے میں افسران کو سخت ہدایات دیں۔ وزیر نے کہا کہ اسکیموں کے لیے مختص فنڈ کے بروقت اور موثر استعمال کو یقینی بنایا جائے، تاکہ اہل استفادہ کنندگان کو اسکیم کے فوائد جلد مل سکیں۔ میٹنگ کے دوران، وزیر نے شادی گرانٹ، اسکالرشپ اسکیموں، اور کمپیوٹر ٹریننگ کے مستفیدین کو فنڈ کو تیزی سے منتقل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے زیر التواء درخواستوں کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹانے کو کہا اور اس بات کو یقینی بنانے پر زور دیا کہ اسکیموں کی تشہیر ہر گاؤں تک پہنچ جائے۔ معذور افراد کو بااختیار بنانے پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے وزیر موصوف نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ موبائل کورٹس کے ذریعہ معذور افراد کے مسائل حل کریں۔ نیز معذور افراد کو تکنیکی طور پر قابل بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ ٹیبلیٹ کی تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔ وزیر موصوف نے یہ بھی ہدایت دی کہ عالمی یوم معذوری کو بڑے پیمانے پر منایا جائے، تاکہ معاشرہ میں شعور کو بڑھایا جا سکے۔ مہا کمبھ 2025 کو ذہن میں رکھتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ پریاگ راج میں مہا کمبھ کے دوران محکمہ معذور افراد اور پسماندہ طبقات کا ایک کیمپ منعقد کیا جانا چاہیے، جس میں محکمہ کی اسکیموں اور فوائد کے بارے میں جانکاری دی جانی چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ کیمپ میں زیادہ سے زیادہ معذور افراد اور پسماندہ طبقے کے افراد کو شامل کیا جائے اور ان کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔